دلدارم

امتل روب

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔

پورے ہال میں ایک دم خاموشی چھائی تھی۔۔۔۔پروفیسر حماد کی حد درجہ سرخ آنکھیں دیکھ کر تمام سٹوڈنٹ اپنی اپنی جگہ سن بیٹھے تھے۔۔۔جبکہ وہ اپنے اسی گال پر ہاتھ رکھے کھڑا اشا کڈ تھا جس پر ابھی پروفیسر حماد نے طمانچہ مارا تھا۔۔۔

تیری اتنی ہمت تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا مجھ پر۔۔۔۔ تم جانتے نہیں میں کون ہوں اپنی طرف انگلی کرتے وہ غصے سے بولا

ہاں تم پر اور مجھے تمہیں جاننے کا کوئی شوق بھی نہیں ہے پتا چل رہا ہے تمہاری بات چیت سے کس بیک گراؤنڈ سے ہو ۔۔۔آئندہ تم میری کلاس میں نظر نہیں آؤ گے سمجھے جسے نا بات کرنے کی تمیز ہے نا ہی یہ پتا ہے کے کسی لڑکی سے کیسے پیش آنا ہے یہ تمہاری کوئی پہلی حرکت نہیں ہے بہت سن چکا ہوں مگر آج دیکھ بھی لیا۔۔۔ نکل جاؤ میری کلاس سے گیٹ آؤٹ فرام ہیئر۔۔۔پروفیسر حماد دھاڑے تھے جبکہ وہ اپنی اس توہین پر

لال ہوتا کلاس سے باہر نکلا تھا۔۔۔نکلتے وقت زور سے ڈور پر پاؤں مارا

سب نے افسوس سے سر ہلایا۔۔۔۔

دیکھ لوں گا میں تجھے بڈھے دیکھ لوں گا۔۔۔اپنی اس توہین کا بدلہ ضرور لوں گا کینٹین کی طرف اپنا رخ کرتے وہ اس وقت غصے کی انتہا پر تھا۔۔۔

زرداد خان کو تو نے تھپڑ مارا ہے۔۔۔جانتا نہیں مجھے۔۔۔خوب مزہ چکھاؤں گا ایک بار صرف ایک بار داجی آجائیں واپس دیکھنا تیری تو بینڈ بجاتا ہوں۔۔۔غصہ تھا کے کم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔۔۔

زرداد خان ایک بگڑے باپ کا بگڑا بیٹا۔۔۔کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں اپنی بدتمیزی کی وجہ سے پوری یونیورسٹی میں مشہور۔۔۔زیادہ تر لڑکیوں کو محبت کے جھانسے میں پھسانا اسکی ہوبیز میں شمار ہوتا۔۔۔ہینڈسم لک اور نیلی آنکھوں کی وجہ سے لڑکیاں کھنچی چلی آتیں۔۔۔۔جو اسے پسند آتی ٹائم پاس کرتا جب دل بھر جاتا تو چھوڑ دیتا ہر وقت ایٹیٹیوڈ میں رہنا جیسے اسے وراثت میں ملا ہو۔۔۔۔

آج بھی ایک لڑکی کو چھیڑتے ہوئے پکڑا گیا پکڑنے والے سر حماد جو پہلے ہی اسکی مغرور طبیعت سے نالاں تھے۔۔۔۔

پتا نہیں کیسے کیسے لوگ ہیں بھئی ۔۔۔ کسی کا کوئی قصور نہیں ہے یہ ماں باپ کا قصور ہے جو اولاد اتنی بگڑتی ہے بے پناہ دولت کا غرور ان لوگوں کو ساتویں آسمان پر پہنچا دیتا زہر لگتے مجھے ایسے لوگ اب میں نے اپنی انکھوں سے سب دیکھ لیا ہے میں ایسے نہیں بیٹھ سکتا پرنسپل کو شکایت لگانی پڑے گی ورنہ یہ تو معصوم بچیوں کو تنگ کرنے سے باز نہیں آئے گا ۔۔۔

ارے رہنے دے میں تو کئی دفعہ اسکی کمپلین کر چکا ہوں مگر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا بڑی بھاری آسامی ہے نا ۔۔۔ سمجھا کر خیر چھوڑ اپنا بی پی ہائی نا کر ۔۔۔ یہ دیکھ یہ علی کا پیپر بہت زبردست رسپانس ہے اس بار تو ۔۔۔ پروفیسر شوکت نے سر حماد کا ذہن بٹانا چاہا

دیکھیں نا بھائی یہ چڑیل میرا موبائل نہیں دے رہی لیٹ ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔ہارون۔۔۔۔سے کہتا زوار اس وقت کوفت کا شکار تھا

تو تم بھی وقت پر دیا کرو نا موبائل جب پتا ہے اسے گیم پسند ہے ۔۔۔ہارون نے تنک کر جواب دیا۔۔۔

ہاں ہاں جیسے اس کے پاس موبائل ہی نہیں ہے نا ہزار بار کہا ہے ڈاؤن لوڈ کر لو پر نہیں مجھے جو تنگ کرنا ہوتا ہے محترمہ کو۔۔۔

زوار۔۔۔۔مجھے تنگ مت کرو پہلے ہی میں لیٹ ہو رہا ہوں اس سب کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے جاؤ جا کر زوریز سے کہو وہی ٹھیک کرے گا تم لوگوں کو۔۔۔ہارون نے اپنا موبائل اٹھایا اور چلتا بنا۔۔۔

ہنہہ کرہی نا دیں میری ہیلپ۔۔۔اور زوریز بھائی ان سے کون پنگا لے گا ہلا کو خان کچا چبانے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔۔۔امی ۔۔۔پلیز لے کر دیں نا میرا موبائل اس چڑیل سے۔۔۔زوار جھلایا .....

پاس بیٹھی زہرہ بیگم نے کوئی نوٹس نالیا بس آملیٹ کے لئے پیاز کاٹتی رہیں جانتی تھی یہ روز کا تماشا تھا جس کے بغیر انکی صبح نہیں ہوتی تھی

لائیں بھابھی میں کرتی ہوں آپ اپنی اشنا اور اشفہ کو اٹھادیں گھوڑے گدھے بیچ کر سوئی ہوئیں ہیں دونوں کی دونوں میرم نے ان کے ہاتھ سے چھری لی اور خود کاٹنے لگی۔۔۔۔

کیا مسلہ ہے زوار کیوں منہ بنایا ہوا ہے سب خیر تو ہے۔۔۔ میرم نے زوار کا پھولا ہوا منہ دیکھا تو پوچھے بنارہ نا سکی۔۔۔ لیکن جب نظر کچھ فاصلے پر بیٹھی میرال پر پڑی تو ایک سیکنڈ نا لگا سب سمجھنے میں۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔اٹھو شاباش جلدی اٹھو لیٹ ہو رہا اسکول سے میرم نے میرال کے ہاتھ سے موبائل چھینا اور زوار کے ہاتھ میں تھمایا ۔۔۔ چلو تم بھی نکلو پتلی گلی سے۔۔۔۔۔

یاہو۔۔۔۔۔۔ پھپھو جانی زندہ باد خوشی سے نعرہ لگاتا زوار یہ جا وہ جا۔۔۔

پھپھو۔۔۔۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔۔ میرال نے منہ بسور کر کہا

ادھر آؤنا میں بتاتی ہوں کیا اچھا نہیں کیا میں نے۔۔۔۔ میرم کا چپل کی طرف جاتا ہاتھ دیکھ کر میرال غائب۔۔۔۔۔

ہاہ۔۔۔۔ اشنا ہڑبڑا کر اٹھی تھی

یہ کیا امی۔۔۔۔ پورا بستر پانی سے بھیگ گیا تھا۔۔۔۔ زہرہ بیگم دونوں کو اٹھانے آئیں تھیں اشفہ تو ایک آواز پر اٹھ گئی جبکہ بیس منٹ تک اٹھانے کے بعد بھی اشنا نے اٹھنے کا نام نہیں تبھی غصے سے پانی پھینک کر اٹھایا گیا

یہ وہی ہے جو نظر آرہا ہے۔۔۔۔غصے سے ان کی سانس پھول گئی

پتا ہے مجھے۔۔۔سہی سے پتا ہے بلکہ آج تو پکا یقین ہو گیا میں ہوں ہی سوتیلی۔۔۔۔

آجا تجھے سہی سے بتاؤں سوتیلا پن ہوتا کیا ہے۔۔۔کچن سے ساتھ لایا گیا وائیپر اشنا کی کمر کی صفائی اچھے سے کر رہا تھا

افف امی پلیز چھوڑ دیں نا۔۔۔آئندہ نہیں کروں گی جلدی اٹھوں گی پکا والا وعدہ۔۔۔اشنا مار کھاتی واشروم بھاگی تھی ۔۔۔جبکہ اپنے لمبے بالوں کی پونی بناتی اشفہ کی کھی کھی نے ان کو مزید غصہ دلایا تھا۔۔۔۔

اچھا اچھا سوری امی جان۔۔۔۔اشفہ باہر کو بھاگی کہیں امی کا جان سے پیارا وائپر اسکی دھلائی بھی نا کر دے۔۔۔۔

بھاگتے بھاگتے۔۔۔اچانک دیوار سے ٹکرائی تھی

افف ہائے۔۔۔۔ سر پکڑ کر بیٹھتی ہی چلی گئی۔۔۔

اٹھو یہاں سے۔۔۔زوریز جو ساری کروائی دیکھ رہا تھا لال آنکھیں لئے بھاری آواز میں بولا۔۔۔

ہیں یہ پتھر کا بنا آدمی کب یہاں آیا مارے گئے۔۔۔۔ بوکھلا کر اشفہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ زوریز بھائی۔۔۔۔۔ کوئی جواب نا بنا تو سر جھکا لیا۔۔۔۔

ہو گیا آج کا کوٹا پورا۔۔۔۔ کر لی اچھل کود۔۔۔۔ قد دیکھو اپنا عمر دیکھو۔۔۔۔ مگر بچپنا نہیں گیا دوبارہ نا دیکھوں میں اس طرح کودتے تمہیں۔۔۔۔

وارن کرتا زوریز اس وقت اشفہ کو سخت زہر لگا تھا

ہنہہ۔۔ آئے بڑے۔۔۔۔ بھاگ رہی تھی میں کود کب رہی تھی اس کو چوڑی پشت کو گھورتی اشفہ بڑبڑائی۔۔۔۔۔

آ گے ۔۔۔آ گے زوریز پیچھے پیچھے اشفہ ۔۔۔ناشتے کی ٹیبل پر سب ہی نفوس سمجھ چکے تھے کے آج پھر اشفہ میڈم کی واٹ لگ چکی ہے

ابھی اپنی چیئر پر بیٹھنے ہی لگی تھی کے وین آگئی وین والا ہارن پر ہارن دیئے جارہا اشفہ کو کوفت محسوس ہوئی۔۔۔۔
ابھی ٹپکنا تھا اسکو بھی۔۔۔۔ کتنی بھوک لگی تھی افففف خاموشی سے کھڑی انڈے پراٹھے پر نظر تھی۔۔۔۔

کیا ہے سنائی نہیں دے رہا کیا۔۔۔۔ چلو وین آگئی ہے زوریز کی آواز پر وہ واپس دنیا میں لوٹی اپنے خیالوں میں وہ ناشتا کر رہی تھی کے ہلاکو خان نے جگہ دیا۔۔۔

خاموشی سے ناشتے پر الودعی نظر ڈالتی باہر کو نکلی۔۔۔

تم لوگوں کے لئے سپیشل انویٹیشن آئے گا کیا توپ کا رخ اب ۔۔ باقی ینگ جینریشن کی طرف تھا۔۔۔

جی جی بھائی۔۔۔۔ اپنا اپنا ناشتہ چھوڑتے سب اٹھے تھے

شاہ ولا '' شہزاد شاہ نے بڑی لگن اور محبت سے بنوایا تھا اپنی شریک حیات اور بچوں کے ساتھ زندگی کا خوبصورت حصہ گزار کر چل بسے کچھ ہی عرصے بعد ان کی شریک حیات بھی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔۔۔۔۔ بہروز شاہ بڑے بیٹے اور حماد شاہ چھوٹے بیٹے باپ کا بزنس بڑے بیٹے یعنی بہروز شاہ نے سنبھال لیا جبکہ حماد شاہ کو بزنس سے کوئی لگاؤ نہیں تھا جس یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اپنی زہانت کی بدلت وہیں پروفیسر بھی لگ گئے دونوں بھائیوں نے شادی اپنی اپنی پسند کی شادی کی۔۔۔ بہروز شاہ کے تین بیٹے ہارون، زوریز اور زوار جبکہ ایک بیٹی میرال تھی حماد شاہ کی دو ہی بیٹیاں اشفہ اور اشنا ۔۔۔ہارون اپنی تعلیم کے مکمل کر کے شہروز کے ساتھ مل کر ان کا بزنس سنبھالنے میں مصروف ہو گیا جبکہ زوریز کا ابھی

آخری سمسٹر باقی تھا۔۔۔زوار اسی سال یونیورسٹی میں داخل ہوا جبکہ میرال ابھی میٹرک میں تھی۔۔۔دوسری طرف اشفہ اور زوار ہم عمر بھی تھے اور ہم جماعت بھی ایک ساتھ یونیورسٹی جاتے اور اشنا ابھی سیکنڈ ایئر کا امتحان پاس کر کے چھٹیوں کے مزے لوٹ رہی تھی

ہارون اپنے باپ کی طرح کافی نرم مزاج انسان تھا غصہ کرنا جیسے اسے آتا ہی نہیں اور آگر آجائے تو کسی کی خیر نہیں اس خاندان کا بڑا سپوت ہونے کا اعزاز بھی ہارون کو حاصل تھا جبکہ زوریز دوسرے نمبر پر تھا ہر وقت ناک پر غصہ دھرے سب کو ڈانٹ پلاتا رہتا باقی اپنے غصے کی وجہ سے ینگ پارٹی میں سٹون مین، پتھر دل انسان اور اکڑو جیسے ناموں سے مشہور تھا اور یہ نام رکھنے والی

اشفہ تھی جو تھی تو بڑی نفاس طبیعت کی مالک مگر ذوریز کے سامنے بوکھلاہٹ میں اوٹ پٹانگ حرکت کرنے سے خود کو باز نا رکھ پاتی اشنا شوخ و چنچل سی لڑکی تھی جس کی تیز طراری پورے کالج میں مشہور تھی گھر میں بھی سب کی ناک میں دم کئے رکھتی ۔۔۔اپنی شرارتوں سے سب کو تنگ کیا ہوا تھا

کیا ہوا ہے ایسے کیوں منہ لٹکایا ہوا ہے ۔۔۔زوار نے اشفہ کی طرف دیکھا جو منہ پھلا کر اس کے ساتھ اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھی

بات مت کرو مجھ سے پتا بھی ہے میں نے ایک نوالہ بھی نہیں لیا کم از کم تم دوستی کی لاج رکھ کر چپکے سے خالی پراٹھا ہی اٹھا لیتے اب

پیٹ میں چوہے ڈور رہے اوپر سے پاپا نے جو ٹیسٹ دیا تھا وہ بھی
یاد نہیں کیا

ہاں تو کرنا تھا نا کس نے کہا لیٹ اٹھو وقت سے اٹھتی اور ناشتا کرتی
اب میرا قصور ہے یہ بھی

زوار کی مکمل تیاری تھی حماد شاہ کے بیسٹ سٹوڈنٹ میں سے
ایک تھا جبکہ اشفہ کو کوئی شوق نا تھا بیسٹ سٹوڈنٹ بننے کا

خان صاحب زرداد ابھی تک گھر نہیں آیا میرا بہت دل گھبرا رہا ہے۔۔۔۔۔۔ فون بھی بند جا رہا ہے آپ پلیز کچھ کریں۔۔۔۔

ارے پلوشہ بی بی۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا آجائے گا ہو گا اپنے دوستوں کے ساتھ اب دوبارہ مجھے تنگ مت کرنا کہہ کر اسفند خان نے کال کاٹی تھی

پلوشہ بی بی افسوس سے سر ہلا کر رہ گئیں

خان جی یہ سب آپ کا قصور ہے جیسے خود تھے ویسا ہی بیٹے کو بنا دیا ۔۔۔۔

کیا ہوا بی جان۔۔۔۔کیوں اداس بیٹھی ہیں سب خیر تو ہے؟

کیا ہو سکتا ہے کشف بیٹی۔۔۔۔زرداد کی من مانیوں سے تنگ آگئی ہوں اب برداشت نہیں ہوتا یہ دیکھ کر میری اولاد کس تباہی کی طرف جا رہی ہے کھلی چھوٹ دے رکھی تمہارے دا جی نے اسے اس کے لئے سب جائز قرار دیا ہوا ہے اچھے برے کا فرق اسے یاد ہی نہیں۔۔۔۔بی جان کا رونا کشف سے برداشت نا ہوا تھا

خود بھی وہ زرداد لالہ کے کرتوتوں سے واقف تھی پر بی جان کے لئے کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔۔

اچھا آپ پریشان نا ہوں ابھی زرناب بھی آنے والی ہو گی

۔۔۔۔آپکو ایسے دیکھے گی تو پریشان ہو جائے گی۔۔۔۔۔میں

کہتی ہوں براک لالہ سے وہ خود ہی ڈھونڈ کر لے آئیں گے

۔۔۔۔ چلیں اٹھیں شاباش۔۔۔۔۔

کشف نے بی جان کو سہارا دے کر کمرے تک پہنچایا۔۔۔۔

کیا ہوا گڑیا۔۔۔۔آج کھانے کو کچھ نہیں ملے گا کیا۔۔۔براق

آستین فولڈ کرتا منہ ہاتھ دھونے واشروم گھسا

نہیں لالہ۔۔۔کھانا تیار ہے بس آپ کا اور زرناب کا ہی انتظار کر

رہی تھی۔۔۔۔ابھی لگاتی ہوں کھانا

ھمم ۔۔۔لگاؤ بھئی جلدی لگاؤ بڑی بھوک لگی ہے ہاں یاد آیا ۔۔۔بجو کا فون آیا تھا تمہارا فون آف کیوں ہے وہ کب سے کال کر رہیں تھیں آخر کوئی جواب نا پا کر مجھے کال کی ۔۔۔

جی لالہ ساری رات لائٹ گئی تھی صبح آئی ہے تو میں نے چارج پر لگایا ہے بس تھوڑی دیر بعد کال بیک کر لیتی ہوں

ھمم زرناب کہاں ہے اور بی جان ۔۔۔۔؟

زرناب کپڑے تبدیل کر کی آتی ہو گی ۔۔۔۔اور بی جان بس زرداد لالہ کی وجہ سے پریشان ہیں ابھی تک گھر نہیں لوٹے

۔۔۔۔۔۔

کشف کی بات پر منہ میں جاتا نوالہ واپس پلیٹ میں رکھا تھا ۔۔۔ماتھے پر بے شمار بل اس بات کی گواہی تھے کہ براق خان کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا ہے

چلو نا۔۔۔اٹھو نا۔۔۔۔اشنا اور میرال کب سے زوار اور اشفہ کو اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے جو کب سے مل کر اپنے اگلے ٹیسٹ کی تیاری میں مگن تھے۔۔۔۔

کہا ہے کتنی بار دفعہ ہو جاؤ یہاں سے کٹ نا کھا لینا میرے سے اشفہ نے تنگ آ کر اشنا کو ڈانٹا

ہنہہ۔۔۔ دیکھ لینا زیرو نمبر لے کر فیل ہی ہو گے دونوں کے دونوں انشاءاللہ۔۔۔۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی اشنا اس وقت دونوں کو زہر لگی تھی۔۔۔۔

خود تو بس پاسنگ نمبر لے کر پاس ہوئی ہو اب اگر کوئی محنت کر رہا ہے تو اس تمہیں بڑی تکلیف ہو رہی۔۔۔ کہا ہے نا نہیں کھیلنا چلو نکلو یہاں سے نالائق بچہ پارٹی کا یہاں کوئی کام نہیں زوار کو غصہ آیا تھا۔۔۔ ہاتھ پکڑ کر اشنا اور میرال کو باہر نکالا

۔۔۔۔۔۔

کھٹاک سے ان کے منہ پر دروازہ بند ہوا تھا دونوں اپنا سا منا لے کر رہ گئیں

اشنا آپی یہ کچھ اچھا نہیں ہوا ہمارے ساتھ کچھ کچھ بے عزتی سی فیل ہو رہی۔۔۔۔ میرال نے آنکھیں مٹکا کر اشنا سے کہا تھا

کچھ کچھ نہیں مکمل بے عزتی کہو۔۔۔۔ چلو خیر ہمیں کونسا اثر ہونا ہے آؤ ہارون بھائی کو دیکھتے ہیں ان کو مناتے ہیں کرکٹ کے لئے

ہاں آپی ناٹ آ بیڈ آئیڈیا چلیں۔۔۔۔ اچھلتی کودتی دونوں کا رخ اب ہارون کے کمرے کی طرف تھا

ہارون بھائی ہارون بھائی۔۔۔۔۔۔آپ دنیا کے سب سے پیارے اور ہینڈ سم بھائی ہیں۔۔۔۔۔اشنا نے میٹھے لہجے میں کہا

لیپ ٹاپ پر جھکا ہارون سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔آ گئیں چڑیلیں

۔۔۔۔۔

ہاں ہاں پتا ہے مجھے میں بہت اچھا اور ہینڈ سم ہوں بس تم لوگ وہ بات اگلو جو کہنے آئی ہو۔۔۔۔اپنا کام چھوڑ کر اب توجہ ان دونوں پر تھی جانتا تھا توجہ سے بات نا سنی گئی تو کام اس صدی کیا اگلی صدی میں بھی پورا نہیں کر سکتا تھا

بھائی۔۔۔پلیز آپ منا نہیں کریں گے پہلے وعدہ کریں

۔۔۔میرال نے ٹھنک کر کہا

کیا بات ہے خیر ہے کوئی پیسے ویسے چاہئے کیا۔۔۔اشنا نے نفی

میں سر ہلایا۔۔۔

ھمم تو گول گپے یا آئس کریم کھانی ہے؟تب بھی سر نفی میں ہلے

پھر کیا کام پیش آگیا۔۔۔؟

بھائی اصل میں ہم بور ہو رہے ہیں اشفہ آپی اور زوار بھائی کو بھی

کہا تھا ہمارے ساتھ کرکٹ کھیلے پر انہوں نے ہمیں کمرے سے

نکال دیا میرال نے معصوم سی شکل بنا کر کہا ہارون کو ترس آگیا

تواب ہم آپ کو لے جانے آئیں ہیں بس آپ ہی تو ہیں ہمارے اچھے والے بھائی جو ہماری ساری باتیں مانتے ہیں۔۔۔اشنا کی معصومیت نے میرال کو بھی پیچھے چھوڑا تھا

ہارون سمجھ تو گیا تھا کے اسے چونا لگایا جا رہا ہے پر اپنی بہنوں کا دل وہ کبھی نہیں توڑتا تھا

دونوں کو کان سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔چلو میری چڑیلوں مزید میں یہ معصومیت نہیں دیکھ سکتا بس بہت ہو گئی ایکٹنگ اب کھیلتے ہیں

اور تھوڑی ہی دیر میں شاہ ولا پوری طرح شور میں ڈوبا ہوا تھا

افف حد کر تیں ہیں یہ لڑکیاں۔۔۔۔۔۔ سورج سر پر ہے اور ان کو کھیل کود کی پڑی ہے۔۔۔ ابھی جو آگیا زوریز تو شامت آجانی سب کی۔۔۔۔۔ لو بھلا یہ بڑا تو کسی نام کا بڑا نہیں ہے بچہ بن کر کھیل رہا ہے۔۔۔۔۔ صبا بیگم نے اپنے ہارون کو ایسے دیکھ کر اپنا ماتھا پیٹا تھا

ارے بھابھی کیا کرتی ہیں کھیلنے دیں یہی دن ہیں کھیل کود کے ۔۔۔ہارون بڑا اچھا بچہ ہے کھیل رہا اپنی بہنوں کے ساتھ تو اچھا ہی ہے بور ہو رہا ہوگا وہ بھی زہرہ بیگم ہارون کو بہت پسند کرتی تھیں تبھی اس کی سائیڈ لینا کبھی نہیں بھولتی تھیں۔۔۔۔۔

زوار دیکھو نا یہ والا سوال سمجھاؤ۔۔۔اشفہ اتنی دیر سے ایک ہی سوال پر اڑی تھی

افف بعد میں کر لیں گے نا چلو پلیز ابھی چلتے ہیں کھیلنے ہارون بھائی بھی کھیل رہے ہے ایسا موقع بار بار نہیں ملتا وہ کبھی کبھی راضی ہوتے ہیں چلو نا پلیز بڑے زور کی کرکٹ آئی ہے۔۔۔آئی پرومس میں تمہیں سمجھا دوں گا بعد میں۔۔۔

اچھا چلو سہی ہے۔۔۔۔جیسے ہی اشفہ مانی تھی زوار اسکی پونی کھینچ کر بھاگا تھا

افففف۔۔۔بدتمیز انسان۔۔۔۔ادھر آؤ بتاتی ہوں میں تمہیں
زوار کے پیچھے ایسے سپیڈ سے بھاگی تھی کے سامنے سے آتے
زوریز کو نادیکھ پائی سیدھا جا کر اس سے ٹکرائی تھی

تم۔۔۔۔ تمہیں بس ایک ہی کام ہے ٹکریں مارنے کا یا دوسرا
کودتے رہنے کا شرم کروا تنی بڑی ہو گئی عقل نام کی نہیں ہے کیا
فائدہ اتنا پڑھنے لکھنے کا جب تمیز نام کی کوئی چیز ہی نا ہو بندے میں
۔۔۔۔۔ بھسم کر دینے والی نگاہوں سے گھورتا زوریز اس وقت
اشفہ کو جن ہی لگا تھا جیسے کچا چبا جائے گا
اب کیا ایسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی۔۔۔۔ خبردار آئندہ نظریں
نیچی ہوں۔۔۔۔ نیا حکم جاری کرتا ایک سائیڈ سے نکلا تھا

حد ہے یہ حادثے میرے ساتھ ہی ہونے ہوتے ہیں ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں مجھے بڑے پاپا سے شکایت لگاؤ نگی۔۔۔۔۔۔

اپنا بازو سہلاتی اٹھی اور باہر کو بھاگی کہیں کرکٹ ختم ہی ناہو جائے۔۔۔۔۔۔

آج میرا انٹرویو ہے ہارون مجھ وقت پر چھوڑ دینا۔۔۔۔

میرم نے سب کی موجودگی میں ہارون کو مخاطب کیا مقصد تھا کہ بھائی لوگ سن لیں

پیاری گڑیا کتنی بار منع کیا ہے کیوں کرنی ہے جاب کس چیز کی کمی ہے بھلا بہروز شاہ نے کھانے سے ہاتھ روک کر میرم کو نرم نگاہوں سے دیکھ کر کہا

میرم ان کی سب سے چھوٹی بہن تھی۔۔۔ہارون سے پانچ سال ہی بڑی ہو گی بچپن میں خالہ زاد سے نکاح ہوا تھا مگر نکاح کے اگلے ہی روز اس کا شوہر ایک کار ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا خالہ کی فیملی پڑھی لکھی ہونے کے باوجود جاہل ثابت ہوئی میرم کو منحوس ہونے کے طعنے دے دے کر پورے خاندان میں مشہور کر دیا اس وقت سے آج تک جتنے بھی رشتے آئے سب کو خالہ کی جانب سے پہلے ہی بری بری باتیں موصول ہو جاتیں کے کوئی دوسری بار پلٹ کر نہیں آتا۔۔۔تنگ آ کر میرم نے کسی سے بھی

شادی سے انکار کر دیا میرم میں بھائیوں کی جان تھی اپنے بچوں سے بھڑ کر پیار کرتے تھے ہر بات پوری کرتے بس نصیب کی بارے میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔اور اب آ کر میرم چاہتی تھی وہ کہیں مصرف ہو جائے تبھی جاب کرنے کا سوچا۔۔۔۔

بھائی کسی چیز کی کمی نہیں ہے بس دل کر رہا تھا خود کو مصروف کرنے کے لئے جاب کرنا چاتی ہوں۔۔۔۔ میرم نے سر جھکا کر جواب دیا

اچھا اچھا میری گڑیا ٹھیک ہے جیسے آپ چاہو بہروز شاہ نے جلدی سے حامی بھری کہیں میرم رونے نا لگ جائے بہن کے آنسوان کے دل پر لگتے تھے

حماد شاہ کو تو پہلے بھی کوئی مسلہ نا تھا میرم کی جاب سے ۔۔۔بس زوریز تھوڑا بہت غصہ ہوا تھا پر ہارون کے سمجھانے پر وہ بھی خاموش ہو گیا

سکون کا سانس لیتی میرم نے کھانا سٹارٹ کیا

اشفہ ،زوار اور اشنا نے اشارے سے گوڈ لک کہا تھا
میرم مسکرائی

صبح سے وہ آفس پہنچ چکی تھی۔۔۔۔پر پہلے ہی اتنی لمبی لائن دیکھ کر اسے اپنی دال گلتی نظر نا آئی مگر پھر بھی میرم نے ہمت نا ہاری زندگی میں پہلی بار کسی جاب کے لئے نکلی تھی ہارون چھوڑ کر جا چکا تھا ہارون نے کئی بار اپنے آفس میں جاب کا کہا تھا مگر میرم جانتی تھی کوئی سیٹ خالی نہیں تھی وہ کسی کا روزگار چھین کر اپنا وقت نہیں گزار سکتی تھی اور ظاہر تھا ہارون میرم کے لئے کسی نا کسی کو جاب سے نکالتا تبھی میرم کی جگہ بنتی مگر میرم نے نفاست سے انکار کر دیا کے میں یہاں کوئی بھی غلطی کروں گی آپ سب اسے غلطی نہیں کہیں گے مجھے اپنا آپ منوانا ہے کہیں اور جاب کر کے۔۔۔۔تب سب خاموش ہی رہے جیسے میرم کی خوشی انہیں بس میرم کی خوشی عزیز تھی

میرم شہزاد۔۔۔ایک لڑکی نے اسکا نام لیا میرم کا دل دھڑکا

۔۔۔۔جی میں ہوں۔۔۔۔۔

آپ کی باری ہے مس اندر جائیں۔۔۔۔لڑکی نے مسکرا کر جواب دیا

اوکے۔۔۔۔۔ہمت کرتی اندر جانے کی اجازت چاہی

یس۔۔۔۔۔خاور نے کہا جی پلیز بیٹھیں

کیا نام ہے آپکا۔۔۔۔۔خاور کے سوال پر میرم نے خود میں حوصلہ پیدا کیا

جی وہ۔۔۔۔۔

میرم شہزاد۔۔۔۔ براق خان کی بھاری آواز پر میرم نے جھکا سر اٹھایا اس نے سمجھا صرف ایک ہی آدمی ہے مگر یہاں تو دوسرا بول پڑا

براق جو میرم کی فائل دیکھ رہا تھا میرم کو ابھی تک نہیں دیکھا

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی میرم نے جواب نا دیا تو براق خان نے اپنی نظر فائل سے ہٹا کر سامنے بیٹھی لڑکی پر ڈالی ایک پل کے لئے وہ جیسے تھم سا گیا تھا مگر اگلے ہی پل خود کو نارمل کیا

جی تو آپ ریڈی ہیں ؟

براق کی آواز اور میرم کو لگا شائد وہ کبھی بول نا پائے گی ۔۔۔۔

نن ۔۔۔۔ نہیں مجھے یہ جاب نہیں کرنی گھبرا کر میرم چیئر سے اٹھی

بٹ وائے ۔۔۔۔؟ ابھی تم ہم نے کچھ پوچھا ہی نہیں آپ اتنا کیوں گھبرا رہیں ہیں اب کی بار براق خان نے نرم لہجا اختیار کیا

نہیں کچھ نہیں ۔۔۔۔۔۔ میرم کو سمجھ نہیں آئی کیا جواب دے ۔۔۔ گھر میں سب اس سے پیار سے بات کرتے تھے اس رعب و

دبدبے کی وہ بلکل عادی نہیں تھی تبھی شائد گھبرا رہی تھی جبکہ
براق نے کچھ کہا بھی نہیں تھا بس نارمل لہجے میں بات کہی تھی
مگر یہ سامنے کھڑی لڑکی نا جانے کیوں اس سے گھبرا رہی تھی
براق نے ایک پل میں فیصلہ کیا

مس میرم شہزاد۔۔۔۔۔ براق کی پکار پر میرم نے نے سر اٹھایا

جی جی آپ سے مخاطب ہوں۔۔۔۔آپ سلیکٹ ہو چکی ہیں ون
ویک تک جوائن کریں اس سے پہلے جو بھی کام ہے کیسے کرنا ہے
خاور آپکو سمجھا دے گا براق نے لہجے کو بہت نارمل رکھا تھا مگر
میرم ساکت سی بیٹھی تھی

پر میں نے تو کچھ بتایا ہی نہیں۔۔۔۔میرم کی حیران آنکھیں
براق مسکرایا

جی آپ نے کچھ نہیں بتایا کیوں کے ہم نے کچھ پوچھا ہی نہیں وجہ
آپکا نا بولنا نہیں ہے بلکہ آپکی یہ ڈگری ہے۔۔۔اس بنا پر آپکو یہ
جاب دے رہا ہوں ہو جاتا ہے اس سیٹ پر جہاں آپ بیٹھی ہیں
گھبراہٹ ہو جاتی ہے میں نے اتنے سالوں میں بہت انٹرویو لیے
ہیں میرا کسی کو جاب دینے کا اپنا ہی انداز ہے اینڈ گڈ لک فار یو بات
کے اختتام پر براق خان نے گہری نظر میرم پر ڈالی تھی۔۔۔۔

خاور نے اتنا نوٹ نہیں کیا کیوں کے جانتا تھا یہ سر پھرا انسان کچھ
ایسے ہی اچانک فیصلے کرتا ہے

واہ آج تو بڑا مزہ آیا۔۔۔زرداد نے خمار آلود لہجے میں اپنے دوستوں سے کہا

ھمم مزہ تو آئے گا ہی اپنا زرداد ہیرو جو ہے۔۔۔فارس نے شیشہ پیتے دھواں ہوا میں اڑایا

کل کیا پروگرام ہے چیتے۔۔۔۔زرداد نے فارس کے کندھے پر ہاتھ مارتے پوچھا

کیا ہونا ہے بھئی فل چل کریں گے مزے میں ہے اپنی زندگی

ایک آنکھ دبا کر کہتا فارس۔۔۔زرداد کا قہقہہ بلند ہوا آنکھیں

موند کر خود کو پرسکون کرنا چاہا تھا کے پروفیسر حماد کا تھپڑ یاد آگیا

۔۔۔تجھے تو میں اچھی طرح بتاؤں گا بڈھے دیکھ بس میں کرتا کیا

ہوں آگے کا پلان سوچتے زرداد خباثت لیے مسکرایا تھا

زوار بھائی۔۔۔۔پلیز پلیز مان جائیں نا لے چلیں ہمیں شاپنگ پر

۔۔۔۔پھر اماں حضور اپنی بات سے مکر جائیں گیں اگر تھوڑی

دیر اور لگا دی ہم نے۔۔۔۔۔

زہرہ بیگم نے انہیں بازار جانے کی اجازت تو دے دی مگر انہیں شام سے پہلے واپس لوٹنے کا کہا تھا حماد شاہ کو رات کے اندھیروں میں لیڈیز کا بازار میں گھومنا پسند نا تھا سختی سے منع کرتے ہاں دن دن چاہے سارا بازار خرید لو مگر شام میں نہیں۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے زوار کیوں نخرے کر رہے ہو لے جاؤ بچیوں کو۔۔۔۔حد کرتے ہو ہر وقت کا نخرہ مجھے بھی سخت ناپسند ہے۔۔۔۔۔۔۔بتا رہی میں ابھی سے پھر نا کٹ لگا دی سب کے سامنے۔۔۔۔صبا بیگم نے ناراض لہجے میں زوار کو وارن کیا تھا

اچھا اچھا چلو۔۔۔۔ایک تو انسان چھٹی والے دن اپنی مرضی سے کچھ کر بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔آج سنڈے تھا اور خیر سے پاکستان

کا میچ بھی تو بھلا کس کی مجال تھی زوار کو ٹی وی کے سامنے سے ہٹا سکے۔۔۔۔تو یہ مجال صرف اشنا نے کی تھی وہی تھی ان سب میں ضدی۔۔۔جو ٹھان لیتی اسے پورا کر کے دم لیتی

چلو چلو۔۔۔ جلدی اٹھو زوار بھائی روم میں گاڑی کی چابی لینے گئے ہیں ہم باہر نہیں ہوں گے تو نہیں لے جائیں گے انکا پسندیدہ میچ جو لگا ہوا ہے زوار کے مانتے ہی اشنا بھاگتی ہوئی اشفہ کو اٹھانے آئی جو آرام سے بستر میں گھسی تھی کے زوار بلکل نہیں مانے گا مگر اشنا نے یہ کام بھی کر دکھایا۔۔۔۔

کیسے مان گیا وہ۔۔۔۔ جلدی سے کمبل سائیڈ پر پھینکتی اشفہ اٹھی

یہ بعد میں بتادوں گی ابھی نکلو۔۔۔۔ورنہ رہ گئی تو بولنا مت پھر

دو منٹ میں اشنا اچھلتی کودتی نیچے تھی

ارے ارے کیا ہوا گڑیا۔۔آرام سے کتنی بار سمجھایا ہے زوریز اشنا کو میرال کی طرح بچی ہی سمجھتا تھا اس کی نظر میں اشنا ابھی نا سمجھ تھی تبھی بچپنا زیادہ تھا جبکہ اشفہ پر وہ اچھی خاصی سختی کرتا کے یونیورسٹی میں پہنچ گئی ہے پر عقل نام کو نہیں ایسا صرف زوریز کو لگتا تھا

ہنہہ ابھی تو کسی نے کسی کو نہیں ڈانٹا میں تھوڑا سا ہنس کیا لوں ادھر تو فتوے جاری ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ نکلی تو وہ بھی اشنا کی طرح ہی تھی کمرے سے مگر سامنے سے آتے زوریز کو دیکھ کر

فوراً گود کر جانے کا ارادہ ترک کیا اور بقول زوریز کے انسان کی بچی بن کر گزری۔۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔۔زوریز کی رعب دار آواز۔۔۔۔۔ہائے ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے پھر کس لئے روکا ہے اشفہ نے سوچا۔۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو تم لوگ۔۔۔؟

اشفہ نے سر اٹھا کر دیکھا جیسے زوریز کا دماغ خراب ہو۔۔۔اچھی طرح جانتے تو ہیں پھر یہ سوال کیوں

کیا ہے آج ہی سوچ سوچ کر علامہ اقبال بننے کا ارادہ ہے کیا ۔۔۔۔اشفہ کے سامنے چٹکی بجاتا زوریز بولا

نن۔۔۔نہیں وہ ہم بازار جا رہے ہیں۔۔۔گھبرا کر جواب دیا

اچھا تو ادھر آؤ ذرا بازو سے پکڑ کر سامنے دیوار پر لگے آئینے کے سامنے لے گیا۔۔۔

بازار جا رہی ہو نا شادی پر تو نہیں۔۔۔۔۔تو یہ جو لپ اسٹک سے ہونٹوں کو رنگ و روغن کیا ہے صاف کر کے جاؤ ورنہ ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔۔۔۔۔ایک جھٹکے سے بازو چھوڑتا اپنے کمرے میں گیا تھا

افف کتنی شرمندگی ہو رہی۔۔۔۔۔بل بتوڑا کہیں کا منہ بسور کر آنکھوں میں آئے آنسوں صاف کرتی ساتھ ہاتھ کی پشت سے اپنے لبوں کو رگڑ ڈالا تھا۔۔۔۔۔۔

بس کر دو اب اشنا بہت ہو گیا مجھ سے نہیں چلا جا رہا تم انسان ہو
کے جن اتنا کچھ لے لیا مگر مجال ہے کے تھکن تمہارے چہرے
سے عیاں ہو۔۔۔ حد ہے بس اب مجھے بھوک لگ رہی ہے پیاس
بھی لگی ہے مزید میں نہیں گھوم سکتی

اشفہ کی چھوٹی موٹی شاپنگ تو کب کی ہو چکی تھی وہ کسی بھی چیز کو
سلیکٹ کرنے میں زیادہ دیر نا لگاتی تھی جبکہ اشنا پورا بازار کھنگال
کر بھی سکون نا ملتا یہ کیسے ممکن تھا جہاں اشنا ہو وہاں خاموشی ہو

ہاں ٹھیک ہے چلو مجھے بھی لگ رہی ہے بھوک دونوں مال سے
باہر نکلیں تھیں زوار گاڑی میں ہی بیٹھا موبائل پر کرکٹ لگا کر
دیکھ رہا تھا ان کے ساتھ مال کے اندر نا گیا جانتا تھا سر میں درد ہو

جائے گی مگر اشنا میڈم کو چیزیں پھر بھی پسند نہیں آنی اوپر سے دوکاندار سے چھوٹی سی چیز کی پرائز میں بھی لڑاکا عورتوں کی طرح بحث کرتی تھی الٹا ساتھ آئے بندے کو شرمندگی ہی ہوتی ان کے ساتھ اندر جانے سے اچھا گاڑی میں بیٹھ کر اپنا میچ دیکھا جائے ۔۔۔۔۔

ہو گئی شاپنگ آج کی تاریخ میں ۔۔۔ زوار نے موبائل جیب میں رکھتے پوچھا

یہ طنز تھا یا سوال ۔۔۔ ؟ آنکھیں مٹکا کر پوچھتی اشنا ۔۔۔ اشفہ کو ہنسی آ گئی

ظاہر ہے اپنے کرتوتوں کا پتا جو ہے تم لوگوں کو اب جو سمجھو
۔۔۔زوار نے بھی سنائی

بھائی پلیز کسی اچھے سے ریسٹورنٹ لے چلیں بھوک لگی ہے اشنا
نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے دہائی دی

ہک ہا۔۔۔ میرا میچ اور آج کا دن برباد سمجھو ٹھنڈی آہیں بھرتا
زوار گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

گاڑی جیسے ہی پارک کی اشنا جلدی سے اتر کر اندر کی طرف بھاگی

۔۔۔۔۔

یہ والا ٹیبل لیں گے بھائی۔۔۔۔ہاتھ کے اشارے سے بتاتی
ایک چیئر پر بیٹھ بھی گئی

ہاں بھئی ٹھیک ہے محترمہ۔۔۔زوار جانتا تھا اب ندیدے پن کا
ایک اور مظاہرہ دیکھنے کو ملے گا

افففف۔۔۔اشنا کیسے کھا لیتی ہو تم یہ کھٹے پکوڑے۔۔۔۔اشفہ نے
اشنا کے سامنے گول گپوں کی بھری پلیٹ کو دیکھتے کہا

ایسے۔۔۔۔ایک گول گپا کھٹے پانی سے بھر کر منہ میں رکھتے
ہوئے کہا اور خبردار جو ان کو کھٹے پکوڑے کہا گول گپے کہو صرف
۔۔۔ایک کے بعد ایک اور پھر دوسری پلیٹ ختم کرتے اشنا کو

ارد گرد کا بلکل احساس نا تھا جبکہ زوار اور اشفہ اس کو اس کے حال پر چھوڑتے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

چھوٹے بچوں کی طرح کھاتی اشنا کو بلکل احساس نا تھا کے کوئی اس کی اس حرکت پر دل و جان سے فدا ہوا بیٹھا ہے۔۔۔۔

زرداد جو اپنی گرل فرینڈ کو لنچ پر انوائیٹ کر کے اب اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔ سامنے بیٹھی معصومیت نے اس کے دل کی دنیا ہلا ڈالی وہ نہیں جانتا تھا وہ کون ہے۔۔۔ مگر جو بھی تھی اب زرداد کی نظر اس پر پڑ چکی تھی ادر گرد سے بے گانہ پاگلوں کی طرح اسے دیکھے گیا ایسی معصومیت دل کو چھو جانے والی۔۔۔ کتنی ہی

لڑکیوں سے اس کی دوستی تھی کئی لڑکیوں سے اس کے روابط تھے مگر اس جیسا معصوم حسن اس نے آج تک نا دیکھا۔۔۔۔

ادر گرد سے بیگانہ زرداد کو اتنا ہوش بھی نا تھا کے وہ کہاں ہے آتے جاتے لوگ عجیب نظروں سے اسے دیکھتے پر اسے کسی کی پروا نہیں تھی ہوش تو اسے تب آیا جب حنا نے اس کے آگے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا

ہائے ینگ مین کیا ہوا کدھر دیکھ رہے ہو۔۔اس کی نظروں کے تعاقب میں حنا نے بھی اس طرف دیکھا مگر کسی کو نا پا کر اس سے پوچھا

اوشٹ ابھی تو تھی یہیں کہاں گئی۔۔۔۔۔وہ دیکھنے میں اتنا مصروف تھا کہ اسے پتا بھی نا چلا وہ کب اٹھی کب گئی ورنہ اگر ہوش میں ہوتا تو ضرور اسکا پیچھا کرتا۔۔۔اتنا بے اختیار تو زرداد خان کبھی نا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسے یہ جگہ اب کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی زرداد خان کو لگا ساری رونق وہ اپنے ساتھ لے گئی ہو جیسے بد دل ہو کر اٹھا اور معذرت کئے وہاں سے نکلتا بنا جبکہ حنا ارے۔۔۔ارے کرتی رہ گئی

السلام علیکم بی جان۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔زرداد تھکا تھکا سا بی جان کے پاس ہی لیٹ گیا

وعلیکم السلام۔۔۔۔آگیامیرا بچہ وقت مل گیاماں کے پاس بیٹھنے کااج کیسے یادآگئی ماں کی۔۔۔۔بی جان بھری بیٹھی تھیں

آپ کے پاس نہیں آؤں گاتواور کس کے پاس جاؤں گا بھلا ۔۔۔۔بس آپ میری فکر نا کیا کریں میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔۔۔۔سب جانتا ہوں۔۔۔۔ بھوک لگ رہی ہے کیا بنا ہے۔۔۔جانتا تھابی جان اس کے لئے پریشان ہو جاتی ہیں پر اپنی عیاش طبیعت پر قابو پانااس کے لئے مشکل تھاچاہ کر بھی وہ خود کو کبھی غلط نہیں کہتا تھااسے داجی کی مکمل سپورٹ تھی۔۔۔اس کے نزدیک جو وہ کرتا ٹھیک کرتا۔۔۔۔

اسفند خان نے خود بھی ساری زندگی عیاشی کی گزاری اور اب اپنے بیٹے زرداد کو بھی اپنی طرح گھمنڈی اور مغرور بنادیا۔۔۔ان کے نزدیک پیسے سے سب کچھ خریدا جاسکتا ہے پیسہ ہی زندگی ہے ۔۔۔۔جبکہ بی جان ان کو سمجھا سمجھا کر تھک گئیں تھیں

مجھے پہلے پتا ہوتا کے تو آرہا ہے تو کچھ اچھا بنوا لیتی پہلے تو پھر بھی روز گھر آجاتا تھا لیٹ ہی سہی اب ہفتوں تو باہر رہتا ہے بندہ بتادیتا ہے مگر ماں کو کال بھی کرنا تجھے گوارا نہیں۔۔۔خیر دال چاول بنے ہیں جو تجھے پسند نہیں۔۔۔۔

دال چاول کا نام سنتے ہی زرداد کا حلق تک کڑوا ہو گیا سب سے ناپسندیدہ ڈش دال چاول تھی

رہنے دیں بی جان۔۔۔بس بھر گیا پیٹ میرا۔۔۔۔ براسامنہ بناتا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا

بی جان نے افسوس سے سر ہلایا

___ _______________ _________

کتنی دیر گزر گئی۔۔۔۔ براق خان ایک ہی زاویے پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں تھا

کتنا عرصہ بیت گیا۔۔۔۔۔جب وہ پندرہ سال کا تھا تو والدین ایک کار حادثے میں چل بسے براق خان نے اپنے بہن بھائیوں کی پرورش کی ان تھک محنت کے بعد وہ آج ایک کامیاب بزنس مین

تھا۔۔۔۔ مگر اتنے سالوں میں خود کبھی شادی کا نام بھی نا لیا

۔۔۔۔اسفند خان پلوشہ بی بی کے کہنے پر اپنے بڑے بھائی کے

بچوں کو اپنی حویلی میں ہی لے آیا اور براق کی کافی مدد کی حمنا اور

شاز خان کی شادی کروائی جو ترکی میں مقیم تھے شاز کی جاب ترکی

میں تھی اور کشف ابھی پڑھ رہی تھی بی جان نے کئی بار براق

خان کو شادی کا کہا پر اس نے صاف الفاظ میں انکار کیا۔۔۔۔

مگر آج میرم کو دیکھ کر براق خان اپنے ماضی میں کھو گیا

۔۔۔۔سویرا ایک امیر باپ کی بیٹی تھی اور براق کی محبت بھی مگر

تب براق اتنا امیر نہیں تھا سویرا نے براق کو صرف مڈل کلاس

ہونے پر ریجیکٹ کر دیا اور کبھی پلٹ کر نا دیکھا مگر براق خان اس

کے بعد کسی کو دل میں جگہ نا دے سکا اور نا ہی شادی کی۔۔۔۔

گھبرائی گھبرائی سی میرم۔۔۔۔۔جب اس کے بارعب لہجے سے ڈری تھی تب وہ بہت حیران ہوااور اگلی بات پر اپنا لہجہ نرم رکھنے کی پوری کوشش کی تھی ورنہ اتنی توجہ سے نا براق خان نے کسی کو دیکھا تھا نا ہی اتنی توجہ کسی کو دی

کیا ہوا لالہ ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔۔ کشف چائے لے کر آئی تھی پر براق کو سوچوں میں ڈوبا ہوا پایا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں میری گڑیا رانی بس۔۔۔۔آفس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

اچھا دفعہ کریں آفس کو ہر وقت آفس آفس بس بہت ہو گیا ۔۔۔۔اتنے دن ہو گئے ہم کہیں نہیں گئے چلیں نا کہیں چلتے زرداد لالہ بھی آئے ہوئے ہیں بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔

زرداد آ گیا اچھا پہلے اسے میرے پاس بھیجو ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

او کے لالہ۔۔۔۔ کشف کے جاتے ہی براق نے خود کو نارمل کیا تھا

کر لی شاپنگ۔۔۔۔۔۔مل گیا سکون اب ہارون کی شادی تک شاپنگ کا نام نا سنو میں۔۔۔زہرہ بیگم نے سختی سے منع کیا تھا

کیا۔۔۔۔دونوں چلائیں۔۔۔۔۔یہ کیا امی جی کب اور کیسے ہمیں تو کوئی پتا نہیں ہے یہ تو چیٹینگ ہے۔۔۔۔۔شاک سے نکل کر سب سے پہلے اشفہ نے بولا اشنا کی شاپنگ کے چکر میں خود اشفہ نے شادی کے حساب سے شاپنگ نہیں کی تھی

تم لوگ ٹک کر کہیں بیٹھو تو پتا چلے نا ڈیٹ فکس ہو گئی ہے پندرہ دن بعد شادی ہے زہرہ بیگم نے ایک کے بعد ایک بم پھوڑا تھا ان کے سر پر۔۔۔۔

حد ہے امی آپکی اس چہیتی کے چکر میں میری شاپنگ رہ گئی ہے
اب میں کیا کروں گی۔۔۔۔اشفہ روہانسی ہوئی

تو پہلے سوچنا تھا نااس پٹاخہ کے ساتھ جانے کا تمہیں ہی شوق چڑھا تھا جب پتا ہے یہ اپنے سامنے کسی کی دال نہیں گلنے دیتی اب بھگتو تمہارا باپ کہہ گیا شادی کی شاپنگ ہو گی اور کوئی نہیں جائے گا بچیاں آج شاپنگ کر چکی ہیں باقی بڑی شاپنگ تو کب کی ہو گئی

امی کی بات پر اشنا چپ کر کے سائیڈ سے کھسکی تھی۔۔۔۔جبکہ اشفہ کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ کر زوریز شاہ نے ناپسندیدگی سے

اسے دیکھا تھا۔۔۔ حد ہے ایک شاپنگ کے لئے لڑکیاں روتی ہیں ہے ناعقل گھٹنوں میں۔۔۔۔۔وہ صرف سوچ کر رہ گیا

اشفہ اپنی دھن میں سامنے بیٹھے زوریز کو نہیں دیکھ سکی تھی وہیں بیٹھ کر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رونے بیٹھ گئی۔۔۔۔

کیا ہوا مگر مچھ کے آنسوں کیوں بہائے جارہے ہیں۔۔۔۔زوار ابھی لاؤنج میں داخل ہوا تھا

شاپنگ نا کرنے کا صدمہ ہے۔۔۔۔اشفہ کی جگہ جواب زوریز شاہ نے دیا تھا ایک جھٹکے سے اشفہ نے سر اٹھایا تھا۔۔۔یہ اکڑو کب آیا۔۔۔۔افف میں بھی نا جلدی سے آنسو صاف کرنے لگی

جبکہ آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ کر زوریز شاہ کو سچ مچ غش پڑا تھا مطلب اتنا سیریس صرف شاپنگ کے لئے حد ہے۔۔۔۔

اٹھو اور اٹھاؤ یہ برتن یہاں سے لے جاؤ کچن میں اور یہ رونا دھونا بند کرو۔۔۔۔ باقی کا دکھ اور رونا دھونا اپنے کمرے میں جا کر کرو۔۔۔۔ زوریز شاہ کا سختی سے کہنا اشفہ جلدی سے اٹھی

حد کرتے ہو زوریز بچی ہے ایسے بات کرتے ہیں ایک تو پہلے ہی وہ پریشان ہے اوپر سے تم نے ڈانٹنے میں کوئی کسر نا چھوڑی ہے ۔۔۔۔صبا بیگم فوراً اشفہ کی حمایت میں بولیں تھیں

یہ جو بچی بچی کی گردان ہے نا یہ ہی بڑا ہونے نہیں دیتی مطلب ایک شاپنگ پر نا جانے کا دکھ اور یہ بڑے بڑے آنسو کونسی دنیا میں رہتے آپ لوگ مجھے یہ حرکتیں سخت ناپسند ہیں یا تو میرے آنے سے پہلے کر لیا کریں یا میرے جانے کے بعد مگر میرے سامنے میں یہ بچپنا برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔غصے سے کہتا ریموٹ ایک طرف پھینکتا باہر نکلا

کیا کروں میں اسکا۔۔۔۔ماتھے پر ہاتھ مارتیں صبا بیگم نے افسوس سے کہا تھا

ارے میری پیاری امی جان۔۔۔۔بھائی تو شروع سے ہی ایسے ہیں آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں زوار نے اٹھ کر تسلی دی تھی مگر

اشفہ پر اسے بھی غصہ تھا رونا تھا تو بھائی کے سامنے کیا ضرورت تھی مگر مچھ کے آنسوں بہانے کی ۔۔۔۔

یار جو میں نے کام دیا تھا اسکا کیا ہوا بس مزید صبر نہیں کر سکتا میں ۔۔۔پوری کلاس کے سامنے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے کوئی مزاق نہیں ہے میں بدلہ لئے بغیر سکون سے نہیں بیٹھ سکتا بس جو کرنا ہے جلدی کر۔۔۔۔۔ ھمم اوکے کال رکھتا بیڈ پر بیٹھا تھا بہت جلد وہ پروفیسر حماد کو مزہ چکھانے والا تھا وہ دن دور نہیں جب تم مجھ سے معافی مانگو گے بڈھے۔۔۔۔اپنی سوچوں میں نا جانے کتنا وقت بیت گیا کے رنگ ہوئی۔۔۔۔بنا دیکھے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔۔

شکر ہے زرداد تم نے میری کال اٹھائی کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر ہاں۔۔۔۔۔ حنا نے بڑے ناز سے کہا تھا

ھمم تو کیا ہوا پھر مل لیں گی جانم۔۔۔۔۔بس کچھ بزی ہوں کچھ دن پھر ملتا ہوں۔۔۔۔ حنا سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا اسے کسی اور ہی جہاں میں لے گیا تھا۔۔۔۔۔

لڑکیوں سے دوستی کرنا اور پھر انہیں چھوڑ دینا ان کے جذبات سے کھیلنا جیسے اسے سکون دیتا تھا اپنی خوبصورت شکل کا غرور اسے مغرور کئے رکھتا۔۔۔۔ ہر دوسری لڑکی اس سے دوستی

کرنے کے لئے مرتی تھی پر جسے زرداد خان خود پسند کرے اس کے ساتھ ہی دوستی کرتا ورنہ کسی کو دیکھتا تک نہیں تھا

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔ایسے بناتے ہیں فائل اتنی غلطیاں یہ کون ٹھیک کرے گا۔۔۔۔میرم نے جو فائل بھیجی تھی بے انتہا غلطیاں موجود تھیں اس میں براق کی تیوری چڑھی تھی ایسا کام دیکھ کر

فائل اٹھا کر میرم کے کیبن کی طرف آیا اور اسے ڈانٹنے لگا

۔۔۔۔میرم جو ابھی اپنی اگلی فائل پر کام کر رہی اس اچانک ڈانٹ

کے لئے بلکل تیار نہیں تھی۔۔۔ جلدی سے اپنی چیئر سے کھڑی ہوئی تھی آنسوں لڑھک کر گالوں پر پھسلنے لگے

براق نے مزید کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ آنسوں دیکھ کر چپ ہو گیا۔۔۔۔

سس۔۔۔ سوری سر میں دوبارہ بنا دیتی ہوں۔۔۔ سوں سوں کرتی میرم براق کو اپنا آپ برا لگا مطلب اتنا بھی کیا حساس ہونا کے رونے ہی بیٹھ جانا۔۔۔ خود کو نارمل کرتا نرم لہجے میں کہنے لگا

مس میرم یہ آفس ہے یہاں روز غلطیاں ہوتی ہیں اور سب سے ہوتی ہیں کوئی سکھا سکھایا نہیں آتا۔۔۔سب کو ہی غلطی پر ڈانٹ پڑتی ہے اب اسکا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ بندہ رونے بیٹھ جائے آپ کافی حساس معلوم ہوتی ہیں اگر باہر جاب کرنی ہے تو خود کو پر اعتماد ظاہر کرنا ہوگا۔۔۔ تبھی آگے کچھ کر پائیں گی اور ہاں نیکسٹ ٹائم میں آپ کو روتا ہوا نا دیکھوں جو سمجھ نہیں آرہا مجھ سے پوچھ لیا کریں۔۔۔آرام سے سمجھایا براق نے تو میرم نارمل ہوئی تھی

جی سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرم نے سر ہلایا

براق خان کو ان آنسوؤں نے ڈسٹرب کیا تھا تبھی ایک دم نارمل ہوا تھا ورنا جتنی ضروری فائل تھی میرم کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوتا۔۔۔۔۔

براق خان کے جانے کے بعد میرم کچھ ریلیکس ہوئی چھوڑ دوں گی میں یہ جاب مجھ سے نہیں ہو پائے گی۔۔۔۔۔

ہمیشہ بھائیوں نے پیار سے بات کی تھی صرف بھائیوں نے ہی نہیں باقی سب نے بھی بھابھیوں نے ماں کی طرح پیار دیا تھا کوئی بھول کر بھی نہیں ڈانٹتا تھا باقی ینگ پارٹی سے تو وہ خود گھل مل کر رہتی جیسے سب دوست ہوں ایسے میں باہر کسی سے ڈانٹ کھانی یا سخت لہجہ برداشت کرنا میرم کو مشکل لگ رہا تھا

جو فائل ریڈی کرنی تھی اسے سائیڈ پر رکھ کر ہمت جمع کرنے لگی تھی براق سر کے آفس جا کر یہ جاب چھوڑنے کا بتانا چاہتی تھی پر ہمت نا کر پا رہی تھی۔۔۔۔

کافی دیر گزرنے کے بعد آخر اٹھی۔۔۔۔۔ ہمت جمع کر کے ڈور ناک کیا۔۔۔۔۔

یس کم ان۔۔۔۔۔۔ براق کی مصروف سی آواز

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ٹیبل کے پاس جا رکی۔۔۔۔۔

سر ۔۔۔۔۔۔ میرم نے مخاطب کیا براق جو لیپ ٹاپ پر بزی تھا میرم کو دیکھ کر سیدھا ہوا

جی ۔۔۔ جی ۔۔۔ مس میرم بیٹھیں پلیز ۔۔۔۔۔ چیئر کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا

سر وہ ۔۔۔ میں یہ جاب نہیں کر سکتی ۔۔۔ سر جھکا کر میرم نے کہا تھا براق خان چونکا

پر کیوں ۔۔۔ یہ کوئی مذاق تھوڑی ہے ۔۔۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں مس میرم ۔۔۔ براق خان کو اب غصہ آیا تھا

سر ۔۔۔ مم ۔۔۔۔ میں اس جاب کے لائق نہیں ہوں مجھے نہیں لگتا میں یہ کر پاؤں گی میں نے پہلے کبھی جاب نہیں کی اور پہلی جاب ہی اتنی مشکل ہے میں اسے ڈیزرو نہیں کرتی الٹا آپ کا سارا کام خراب کر دو نگی جتنی میری غلطیاں ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا اتنی دیر میں کوئی تجربہ کار دوبار فائل ریڈی کر لے سر جھکاتی انگلیاں آپس میں مروڑتی میرم نے پہلی بار اتنی لمبی بات کی تھی

براق نے خاموشی سے میرم کا ایک ایک لفظ سنا تھا آخر میں مسکرایا میرم کے جاب چھوڑنے کا سن کر جو غصہ آیا تھا ایک دم غائب ہوا

تو صرف اس وجہ سے آپ یہ جاب نہیں کرنا چاہتی کے آپ سے غلطیاں زیادہ ہو رہی ہیں۔۔۔؟

جی۔۔۔۔ میرم نے جواب دیا

مس میرم۔۔۔ میری بات غور سے سنیں ابھی آپ نے کہا ایک تجربہ کار ورکر اس وقت میں دو بار فائل ریڈی کر لے رائٹ ۔۔۔۔۔ تو مس وہ بھی تو غلطی کر کر کے سیکھ سیکھ کر تجربہ کار بنا ہو گا نا خود سے تو کوئی بھی تجربے کار نہیں بنتا آپ ہمت چھوڑ رہیں ہیں ابھی سے مجھے نہیں لگتا تھا کے آپ ایسا سوچتی ہیں خیر میں آپ کی آسانی کے لیے آپ کو ایک آفر دے دیتا ہوں آپ پورا ون منتھ مجھ سے ٹرینگ لیں گی میں آپکو کافی کچھ سمجھا دوں

گا آپ آسانی سے سیکھ لیں گی اگر آپ کرنا چاہتی ہیں تو ورنہ ابھی ایک ہی دن ہوا ہے میں کسی اور کو آپکی جگہ رکھ سکتا ہوں باقی آپ کی مرضی مگر مجھے خوشی ہو گی کے آپ اگر ہمت نا ہاریں ۔۔۔ براق نے اپنی بات ختم کی میرم کافی کنفیوز دکھائی دی

ٹھیک ہے سر۔۔۔۔میں یہ کوشش ضرور کروں گی اب میرم کو کچھ آسانی لگ رہی جس لڑکی کو اسے سمجھانے کے لئے کہا گیا تھا اس نے بس ایک بار سرسری سا بتا کر جان چھڑائی تھی اور میرم کو بس یہی مسلہ تھا کے ایک بار کوئی سہی سے سمجھا دے ورنہ کوئی بھی کام ہو میرم پوری لگن سے کرتی تھی

براق خان مسکرایا۔۔۔۔ ہمم گڈ گرل۔۔۔۔چائے یا کافی؟

نہیں سر شکریہ میں چلتی ہوں فائل ریڈی کرنی ہے

۔۔۔۔۔میرم اپنی جگہ سے اٹھی

نہیں آپ فائل میرے پاس لے آئیں میں آج ہی سے آپ کو سمجھانا سٹارٹ کرتا ہوں۔۔۔۔کہتے ساتھ براق خان نے دو کافی کا آرڈر دیا

ہائے مزے ہارون بھائی کی شادی۔۔۔۔بیڈ پر ڈانس کرتی اشنا ۔۔۔۔اشفہ کو زہر لگی تھی۔۔۔۔

آرام سے اترو بیڈ سے ٹوٹ جائے گا۔۔۔ ناراض ناراض سی اشفہ بولی

ارے ابھی تک ناراض ہو۔۔۔۔ کہا ہے نا لگا لیں گے کوئی جوگاڑ بلکہ ہارون بھائی خود ہی لے جائیں گے دیکھنا اپنی شادی کے لئے وہ اتنا خوش ہوں گے کے خود ہی مان جائیں گے بازار لے جانے کے لئے۔۔۔۔ اشانے اشفہ کو حوصلہ دیا

وہ سب تو ٹھیک ہے پر تم بلکل نہیں جاؤ گی ساتھ سمجھی۔۔۔۔ اشفہ نے بھی تنک کر کہا

اچھا اچھا ٹھیک ہے مانو بلی۔۔۔۔۔آؤ نا ڈانس کی پریکٹس کرتے ہیں۔۔۔۔

پاگل تو نہیں ہو کون کرنے دے گا تمہیں ڈانس ٹانگیں تڑوانی ہیں کیا۔۔۔اشفہ کا دماغ گھوما تھا حد کرتی ہے لڑکی۔۔۔۔

کون کہہ رہا ہے شادی میں ڈانس کرنا ادھر کمرے میں ہی کرنے میں کیا حرج ہے کیوں میرال۔۔۔اشنا نے میرال کی تائید چاہی

اس سے کیا پوچھتی ہو یہ تو ہے ہی تمہاری چمچی چپ کر کے اترو نیچے جلدی ورنہ امی کے پسندیدہ وائپر سے کٹ لگاؤں گی ۔۔۔۔اشفہ کی دھمکی سے اشنا کوئی فرق نا پڑا تھا مسلسل گھومتی

اور تالی مارتی ساتھ ہی میرال کو بھی کھڑا کر لیا تھا دونوں نے مل کر خوب ادھم مچایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی بتاتی ہوں میں امی کو۔۔۔۔۔۔امی امی یہ دیکھیں ذرا اشنا کو ساتھ ہی آوازیں دیتی باہر نکلی

کیا ہو گیا ہے کیوں اتنا شور مچایا ہے۔۔۔۔۔زہرہ بیگم کچن سے ہی جواب دیتی باہر نکلی

وہ امی۔۔۔۔۔آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی سامنے ہی بقول اشفہ کے بل بتوڑا اپنا لیپ ٹاپ لئے بیٹا تھا

کچھ نہیں امی جی ۔۔۔۔ میں آپ کی ہیلپ کر دوں کیا۔۔۔۔

بس اس لئے آوازیں لگا رہی تھی تم۔۔۔؟

جی امی جان۔۔۔

اچھا تو پھر ادھر آؤ یہ چاول بنالو باقی سلاد بھی ریڈی رکھنا

۔۔۔۔۔۔

جی امی جان مرے مرے انداز میں جواب دیتی کچن میں گھسی ۔۔۔۔ ایک نظر اپنے کمرے کی طرف دیکھا جہاں سے دونوں سر نکال کر اسے زبان چڑا رہیں تھیں۔۔۔ اشفہ نے وہیں سے

آنکھیں دکھائیں تھیں اور بھلا ہوا اسی وقت زوریز شاہ نے پانی مانگنے کے لئے سر اٹھایا تھا اشفہ کو یوں آنکھیں نکالتا دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا پھر اسی تعاقب میں دیکھا جس طرف آنکھیں نکالی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔ایک منٹ لگا تھا ساری بات سمجھنے میں

۔۔۔۔۔۔

نکلو باہر۔۔۔۔ تم دونوں بھی اور تم بھی۔۔۔۔۔

مارے گئے۔۔۔۔ کیا ہے

یہ اشارے بازی کس خوشی میں ہو رہی کوئی شرم حیا ہے ۔۔۔۔۔خود کو دیکھو اور اپنی حرکتیں دیکھو کوئی کہہ سکتا ان

حرکتوں کو دیکھ کر کہ یہ ایک مہذب خاندان کی لڑکیاں ہیں آئندہ یہ سب کرتی نظر نا آؤ مجھ تم لوگ ورنہ پیچھے والا جو جنگل ہے اس کے بڑے بڑے درختوں پر الٹا لٹکا کر جنگلی جانوروں کے لئے چھوڑ آؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

تینوں کو اچھی خاصی ڈانٹ پلا کر زوریز چلتا بنا جبکہ انہوں نے اپنے آپ کو الٹا لٹکے دیکھ جھرجھری لی۔۔۔۔۔جنگل تو واقعی ہی کچھ فاصلے پر تھا اور بچپن سے ہی اس جنگل کا نام لے کر زوریز انکو سیدھا کرتا آیا تھا اب بھی وہی ہوا۔۔۔تینو مل کر آرام سے اچھی بچیاں بنے کچن میں مصروف تھیں۔۔۔۔

اونچی آواز میں لگا میوزک۔۔۔۔۔۔انتہا کا شور شرابا

۔۔۔۔۔۔میرم کا سر درد کرنے لگا

یہ کیا ہنگامہ ہے۔۔۔۔؟گھر میں داخل ہوتے ہارون نے زوار

سے پوچھا

کیا ہو سکتا۔۔۔۔گھر کی بلیوں نے ادھم مچا رکھا ہے آپ کی

شادی جو نزدیک ہے تو صبر نہیں ہو رہا ان سے۔۔۔زوار نے

پانی پیتے جواب دیا

ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔یہ جو بلا ہے نا یہ بھی ان بلیوں

سے کم نہیں ہے۔۔۔تین چار ٹھمکے مار کر بیٹھا ہے یہ آیا بڑا

۔۔۔۔میرم بھی میدان میں کودی۔۔۔۔ان سب نے مل کر سر میں درد جو کرر کھا تھا۔۔۔۔

اچھا بھئی واہ۔۔۔۔ مگر کچھ ہوا نہیں کیا۔۔۔۔؟ہارون نے حیرت سے پوچھا

کیا مطلب۔۔۔۔زوار نے نا سمجھی سے ہارون کو دیکھا

مطلب یہ کے اودھم تو مچار کھا ہے تو کوئی ڈانٹ شانٹ کوئی ۔۔۔۔لڑائی جھگڑا۔۔۔۔۔۔ہارون ہنستے ہوئے بولا ہارون کا اشارہ زوریز شاہ کی طرف تھا

ارے ہاں اچھا نہیں۔۔۔۔۔زوریز بھائی آج لیٹ آئیں گے اور دونوں امیاں آپکی دلہن کے لئے زیور خریدنے گئیں ہیں باقی ابو جی اور چچا ہال بک کروانے گئے ہیں تبھی تو اتنی بے فکری ہیں زوار نے تفصیلی جواب دیا

اور رینگ پارٹی کی ساری زمے داری میرے نازک کندھوں پر ڈال گئے ہیں جبکہ پتا ہے میرے قابو نہیں آتے یہ لوگ ۔۔۔میرم نے خفگی سے جواب دیا

ارے ہارون بھائی آپ آ گئے۔۔۔ چلیں نا تھوڑا سا ڈانس کر لیں ۔۔۔موقع اچھا ہے پھر بعد میں موقع ملے نا ملے اور اگر کہیں جلاد

آ گیاتو سمجھو موقع گیا۔۔۔اشفہ ہارون کو پکڑ کر زبردستی اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔ہارون ارے۔ارے کرتارہ گیا

لو جی اب بھائی کی شامت۔۔۔ چلو پھپھو جی دیکھتے ہیں بھائی کیسا ڈانس کرتے ہیں زوار نے آنکھیں مٹکا کر کہا

ہاں میں چلی گئی ناتو کر لینا مزے ڈیوٹی لگادی ہے میری کے جیسے ہی زوریز شاہ آئے اندر انفارم کروں جاؤ تم۔۔۔۔میں دیکھ رہی ویسے بھی میرے سر میں درد ہے میرم نے اٹھتے ہوئے زوار سے کہا

اوکے۔۔۔اوکے نائس ڈیوٹی۔۔۔۔زوار ہنستے ہوئے ان کے ساتھ مل کر ادھم مچانے لگا ورنہ کہاں موقع ملتا۔۔۔۔۔۔

میرم چائے بنا کر باہر صحن میں بیٹھ گئی کے جیسے ہی زوریز کی گاڑی کی آواز آئے تو جلدی سے ینگ پارٹی کو انفارم کر سکے۔۔۔۔۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی گھر کی بیل بجی۔۔۔۔میرم نے وہی سے آواز لگائی۔۔۔۔کون ہے۔۔۔۔۔

زوریز۔۔۔ہوں آپی۔۔۔۔۔ہارون اور زوریز میرم کو آپی ہی کہتے تھے چند سال ہی بڑی تھی مگر لگتی ان سے چھوٹی ہی تھی

ہائے اللہ جی۔۔۔میرم نے منہ میں انگلی دبائی یہ اس وقت ۔۔۔گیٹ کھول دیا تو سمجھو شامت آگئی جلدی سے اندر بھاگی

جلدی جلدی سمیٹو سب جلاد۔۔۔افف مطلب زوریز شاہ آگیا ہے۔۔۔۔میرم کی بھی زبان پھسلی تھی

کیا۔۔۔۔اونو۔۔۔سب نے یک زبان ہو کر کہا جبکہ ہارون ان کی حالت دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا سب سے پہلے زوار ہوش میں آیا تھا جلدی جلدی صوفے سے گرے کشن ٹھیک کرنے لگا اشنا نے اپنی کمر سے بندھا دوپٹہ کھولا اور سہی سے سر پر لیا جبکہ میرال اور اشفہ ڈیک بند کرنے کے لئے دوڑیں

۔۔۔۔۔۔

نفی میں سر ہلاتا ہارون اٹھا اور گیٹ کھولنے کے لئے باہر نکلا

۔۔۔۔

کیا ہے اتنی دیر سے کیوں گیٹ کھولا۔۔۔زوریز شاہ گرمی میں کھڑے کھڑے جھلا گیا تھا اور آپی کہاں چلی گئی آواز تو انہوں نے لگائی تھی۔۔۔

آپی سے نہیں کھل رہا تھا گیٹ سخت بند کیا کسی نے تبھی مجھے بلانے گئی تھی تم بنا گاڑی کے خیریت۔۔۔ہارون نے گول مول سا جواب دیا

ہاں بس کام جلدی ختم ہو گیا تھا طبیعت خرابی کی وجہ سے جلدی چھٹی لے کر آگیا گاڑی میں ہی آیا ہوں مگر یاسر کو چاہیئے تھی تو مجھے ڈراپ کر کے گاڑی لے گیا۔۔۔ تھکا تھکا ساز وریز لاؤنج میں پڑے صوفے پر ہی ڈھے گیا

کاش وہ کہیں دوبارہ نظر آجائے مجھے۔۔۔ بلکل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تم صرف زرداد خان کی ہو معصوم گڑیا۔۔۔۔ زرداد آج صبح سے گھر پر ہی تھا ساری رات اس چہرے کو سوچتا رہا وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا کب صبح ہوئی۔۔۔۔

ایک بار مل جاؤ مجھے پوری دنیا سے چھپا کر رکھ لوں گا

۔۔۔۔اسے خود سمجھ نا آئی تھی اس لڑکی کے بارے میں وہ کیوں اتنا بے اختیار ہو رہا ہے ورنہ آج تک اس کے دل کو کوئی نا لگی تھی باتیں وہ سب کے ساتھ کرتا تھا ہر دوسری لڑکی اس کی دوست تھی پر نا جانے اس احساس کو اس نے پہلے کبھی محسوس نا کیا جواب کر رہا۔۔۔وہ خود حیران تھا جسے وہ جانتا تک نہیں وہ اس کے حواس پر ایسی چھائی تھی کے راتوں کی نیند ہی اڑ گئی جب بھی آنکھیں بند کرتا اس کا کیوٹ سا چہرہ سامنے آجاتا

زرداد کی زندگی میں تم پہلی لڑکی ہو گی جس پر زرداد خان اپنی تمام شدتیں لٹانے کو تیار ہے آنکھوں میں سرخی لئے زرداد مسلسل اشنا کو سوچے جا رہا تھا۔۔۔۔جبکہ اشنا اس سب سے بے خبر اپنی

ہی مستیوں میں مگن تھی اگر جانتی کے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو کبھی بازار نا جاتی۔۔۔۔

زرداد بیٹا۔۔۔۔۔اٹھ گئے۔۔۔۔ چلو شاباش ناشتا کرنے کے لئے آجاؤ نیچے۔۔۔۔بی جان بہت خوش تھیں اتنے دنوں بعد آج زرداد خان گھر پر تھا اور بنا کوئی نخرا کئے ہر بات مان رہا تھا

تم ابھی تک سکول نہیں گئی کیا ناشتے کی ٹیبل پر سب سے پہلے زرناب موجود تھی۔۔۔۔ نہیں لالہ آج تو سنڈے ہے ۔۔۔۔زرناب نے مسکرا کر جواب دیا

ارے ہاں میں تو بھول ہی گیا۔۔۔۔ کیسی ہو کشف ٹیبل پر چائے رکھتی کشف سے سوال کیا

بلکل ٹھیک ہوں لالہ۔۔۔۔۔آپ اتنے دنو بعد آج گھر پر ہیں تو پلیز دوپہر کو بھی رکیے گا میں نے بریانی بنانی ہے اور شام کو براق لالہ سب کو باہر گھمانے بھی لے جائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گے تو مزہ آئے گا۔۔۔۔زرداد کبھی کبھی ہی گھر پر ہوتا تھا اس لئے ان کی بات بھی زیادہ نا ہوتی تھی کشف کو ویسے بھی زرداد خان سے ڈر لگتا تھا جب وہ غصے میں ہوتا تو کسی بات کا کوئی خیال نہیں رکھتا تھا کے سامنے کون ہے کون نہیں ۔۔۔۔۔۔اور جب اچھا موڈ ہوتا تو بات کرنے میں بلکل بھی جھجھکتی نہیں تھی بچپن میں دونوں کی اچھی دوستی تھی پر جیسے

جیسے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا زرداد کی مصروفیات میں اضافہ ہوتا گیا زرداد خان کے پاس صرف کشف ہی نہیں بلکہ اب تو پورے گھر والوں کے لئے کوئی وقت نا تھا جس کا افسوس وہ بی جان کے ساتھ مل کر کرتی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔پر میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔زرداد نے انکار کیا

لیکن لالہ آپ پلیز چلیں نا اتنے دنوں بعد تو گھر پر رکے ہیں معصومیت سے کہتی زرناب پر اسے ترس آہی گیا

اچھا چلو ٹھیک اپنی گڑیا کے لئے مان رہا ہوں زرداد نے جیسے بہت بڑا احسان کیا تھا

حد ہے اشفہ بس بھی کرو سارا بازار خرید و گی کیا۔۔ہارون جھلایا تھا۔۔۔

ہارون نے اشفہ سے وعدہ کیا تھا وہ خود اسے شاپنگ پر لائے گا تب کہیں جا کر اشفہ نے اپنا رونا دھونا بند کیا تھا اور اب ہارون کی شامت آئی ہوئی تھی دو گھنٹے ہو گئے تھے اشفہ نے دل کھول کر شاپنگ کی اور اب آئس کریم کھانے کے لئے ہارون کے پیچھے پڑی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔اچھاٹھیک ہے چلو۔۔۔۔۔ہارون نے ہتھیار ڈالے

سچی ہارون بھائی آپ بہت اچھے ہیں خوش ہوتی اشفہ ہارون کو بلکل بچی لگی تھی ٹھیک کہتا تھازوریز بڑی ہو گئی ہے بچپنا نہیں گیا

یہ کیااس میں چاکلیٹ فلیور نہیں ہے براق خان جو آئس کریم لایا تھااس میں زرناب کے پسند کا فلیور نہیں تھا تبھی زرناب منہ پھلا کر بولی

زرداد پلیز تم لے آؤ میں اٹھانا بھول گیا شائد میں ضروری کال اٹینڈ کرلوں۔۔۔۔براق خان نے کہتے ساتھ موبائل کان سے لگایا

اچھا میں لے آتا ہوں۔۔۔۔زرداد جیسے ہی آئس کریم لے کر مڑا سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ کر اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا اشفہ کو وہ کیسے بھول سکتا تھا سر حماد کی بیٹی جو تھی اور اسی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اشفہ کو دیکھ کر زرداد خان کو اپنی توہین یاد آجاتی تھی

۔۔۔۔اس دن زرداد خان اشفہ کو نہیں دیکھ سکا تھا اشنا میں ایسا کھویا تھا کہ ارد گرد کا ہوش ہی نا تھا اور ویسے بھی اشفہ کی پشت زرداد کی طرف تھی وہ اسے بلکل دیکھ نا سکا تھا

ایک دم دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔ ہمم تو اب آئے گا مزہ سود سمیت بدلہ لوں گا میں دیکھنا۔۔۔۔۔

زرداد خان سر جھٹکتا آئس کریم لئے اپنی ٹیبل کی جانب بڑھا

کیا ہوا لالہ ---- آپ کی آنکھیں کیوں اتنی سرخ ہو رہی
---؟ کشف پوچھے بنا نا رہ سکی تھی

کچھ نہیں آئس کریم پر دھیان دو --- سخت لہجے میں جواب دیتا
زرداد خان اپنی آئس کریم کھانے لگا جبکہ کشف کو اس طرح سے
زرداد خان کا ڈانٹنا بہت برا لگا تھا
سنگ دل انسان تم سے یہی امید کی جا سکتی ہے ---- برے
برے منہ بناتی اسکا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا

یہ لو۔۔۔یہ لو۔۔۔یہ رہی تمہاری دوست۔۔۔اشفہ آگے آگے اور زوار اس کے پیچھے نقلی چھپکلی لئے بھاگ رہا تھا جبکہ اشفہ کی چیخیں پورے گھر میں گونج رہی تھی اشنا اور میرال جانتی تھی چھپکلی نقلی ہے زوار نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا اور اب پورے گھر میں اشفہ چیختی چلاتی گھوم رہی تھی جبکہ زوار بھرپور انجوائے کرتے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

یا اللہ کیا ہو گیا۔۔۔زہرہ اور صبا بیگم کچن سے سینے پر ہاتھ رکھتیں جلدی سے باہر نکلی تھیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر دونوں نے ماتھا پیٹا تھا

بس کر دے زوار نہیں تو میں کہہ رہی ہوں چپل اٹھالوں گی آج میں۔۔۔۔۔صبا بیگم غصہ سے بولیں جبکہ زوار پر بلکل اثر نا ہوا تھا

بلکل بلکل اٹھالیں چپل اماں حضور کس نے منع کیا ہے اشفہ کے پیچھے بھاگتے زوار نے جواب دیا

آئے ہائے۔۔۔۔کوئی اس کی آواز بند کرواؤ۔۔۔کانوں میں درد ہوگئی ہے زہرہ بیگم نے اشفہ کی چیخوں سے تنگ آکر کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔

بھاگتے بھاگتے اشفہ کو سمجھ نہیں آئی چھپکلی سے بچنے کے لئے کمرے میں گھسی اور جلدی سے دروازہ بند کیا جبکہ زوار کو بریک لگے تھے یہ کمرہ زوریز شاہ کا تھا

لو جی آگئی شامت۔۔۔اشفہ تو اشفہ ساتھ میری بھی الٹے پاؤں زوار واپس بھاگا اور اپنے کمرے میں جا کر خود کو بند کر لیا۔۔۔۔

دروازہ بند کر کے پلٹی ہی تھی کہ زوریز شاہ واشروم سے نکلا ۔۔۔بنا شرٹ کے ہاتھوں میں تولیہ لئے وہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا سامنے ہی اشفہ کو بنا دوپٹے کے اپنے کمرے میں اس طرح دیکھا تو ماتھے پر کئی بل پڑ گئے

جبکہ اشفہ کو سمجھ نا آئی تھی کیا کرے وہ تو سمجھی تھی ان کا اپنا روم ہے پر تیز بھاگنے کی وجہ سے سہی سے دیکھ نا سکی اب آنکھیں بند کئے جلاد کی ڈانٹ کی منتظر تھی

تم۔۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آ رہی بنا دوپٹے کے میرے کمرے میں قدم رکھنے کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔ چار قدموں کا فاصلہ دو قدم میں طے کرتا اس تک پہنچا اشفا کی ٹانگیں اس کا ساتھ نا دے رہی تھیں اتنا زیادہ غصہ اس سے برداشت نا ہو سکا تھا آنسوں آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب تھے

وہ۔۔۔ وہ چھپکلی۔۔۔۔ اس سے بولا ہی نا گیا

او۔۔ شٹ اپ۔۔۔۔۔ گھما کر ایک تھپڑ اشفہ کے گال پر جڑا تھا

تمہارے ڈرامے کبھی ختم نہیں ہوں گے۔۔۔۔ نکلو ساتھ ہی
ہاتھ پکڑ کر اشفہ کو کمرے سے باہر نکالا تھا

اشفہ کے تو چودہ طبق روشن ہوئے تھے گال پر ہاتھ رکھے وہ
مسلسل بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔
زہرہ اور صبا بیگم پہلے ہی کچن جا چکی تھی کسی کو کچھ پتا نا چلا کے آخر
ہوا کیا ہے جبکہ زوار کا دل مسلسل دھڑک رہا تھا ہونا ہو آج زویز
بھائی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔ اشنا اور میرال زوار کو ادھر سے
ادھر چکر لگاتے دیکھ دیکھ کر تھک گئیں تھیں پر ابھی تک کوئی نیوز
پتا نہیں چل سکی تھی کم از کم ان تینوں میں تو ہمت نہیں تھی
کمرے سے باہر نکلنے کی۔۔۔۔۔

براق خان کے سمجھانے کا انداز میرم کو بہت پسند آیا تھا کافی حد تک اس کی جھجھک ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

لائیٹ پنک سادہ سا ڈریس پہنے بالوں کو کیچر میں قید کئے آدھے بال کھلے چہرے پر جھولتی آوارہ سی لٹیں۔۔۔۔۔ بہر چیز سے بے نیاز لیپ ٹاپ پر جھکی ای میل چیک کرنے مے مصروف تھی

براق خان کافی دیر تک پاس کھڑا میرم کو دیکھتا رہا مگر اسے کسی چیز کی ہوش نا تھی

مس میرم ۔۔۔۔ براق خان نے دلچسپی سے میرم کو دیکھتے پکارا

جی سر ۔۔۔ میرم جلدی سے اپنی چیئر سے اٹھی

سب چلے گئے آپ کو نہیں جانا کیا ۔۔۔ ؟

کک ۔۔۔ کیا ۔۔۔ سوری سر وہ وقت کا پتا ہی نہیں چلا

نہیں سوری کی کیا بات ہے اس میں کیسے جائیں گی آپ ۔۔۔ اگر مناسب سمجھیں تو میں چھوڑ دوں ۔۔۔۔

نہیں نہیں سر کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔کہاں رہ گیا یہ ہارون کا بچہ روز تو وقت پر آجاتا تھا تبھی آج مجھے وقت کا پتا نا چلا۔۔۔۔۔اپنی ہی سوچوں میں نوٹ نا کر سکی براق خان بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

ویسے ایک بات کہوں۔۔۔انسان کو خود سے اتنا بیزار اور لاپروا نہیں ہونا چاہئے کہ ارد گرد کی خبر ہی نا ہو سکے۔۔۔کہہ کر براق خان رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکلتا چلا گیا

میرم براق خان کی بات پر کچھ نا کہہ سکی وہ ایسی ہی تھی خود میں مگن باہر کی دنیا میں کیا ہو رہا ہے اسے کوئی پروا نہیں تھی مگر اس سب میں وہ اپنا خیال بھی رکھنا جیسے بھولتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اگلے دن میرم براق خان کو کافی مرجھائی لگی تھی
۔۔۔۔۔کیوں ہے یہ لڑکی خود سے لاپرواہ اداس سی۔۔۔میرم کی
اداسی براق خان کو چبھتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔اتنی ساری
لڑکیوں کو چھوڑ کر دل سادہ سی میرم پر اٹکا تھا کیا ہو گا اسکی اداسی کا
سبب خود سے اندازے لگاتا براق خان بے بسی کی انتہا پر تھا

میرم تیز طرار لڑکیوں کی طرح ہوتی تو کب سے براق خان کا اپنی
طرف جھکاؤ محسوس کر چکی ہوتی۔۔۔۔مگر اسے کسی چیز کی ہوش
ہی نہیں تھی بس اپنے کام سے مطلب تھا

ہائے کیسے ہو براق کہاں ہوتے ہو آجکل۔۔۔۔۔زارا بناناک کئے آفس میں داخل ہوئی تھی

ارے زارا آؤ۔۔۔۔ بلکل ٹھیک تم سناؤ بس آفس کے کاموں میں بزی۔۔۔۔ براق کو زارا کا انداز برا تو لگا تھا پر کچھ کہا نہیں اس لڑکی کو تو وہ سالوں سے برداشت کر رہا تھا اسفند خان کے دوست کی بیٹی تھی کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا زارا کا اپنی طرف جھکاؤ براق خان نے بہت عرصے پہلے ہی محسوس کر لیا تھا مگر اسے زارا جیسی اوپن مائینڈڈ لڑکیاں بلکل پسند نہیں تھیں

ہارون شاہ اور زوریز شاہ کو بہروز شاہ نے دو دن کے لئے اسلام آباد ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔۔۔ میٹنگ تو ہارون نے ہی اٹینڈ کرنی تھی لیکن زوریز شاہ کو بھی اپنا کچھ کام تھا

ساری رات رو رو کر آنکھیں سوجھ گئیں تھیں زوار سے بلکل بول چال بند تھی اشنا اور میرال کی طرف تو دیکھنا بھی گوارا نا کیا تھا

سوں سوں کرتی ساری رات رو کر گزاری تھی۔۔۔ صبح ہوتے ہی زوار، اشنا اور میرال کان پکڑے لائن بنا کر اس کے سامنے کھڑے تھے

اشفہ نے ایک نظر بھی نا ڈالی اور سائیڈ سے گزرنے لگی۔۔۔۔

پلیز سوری نا۔۔۔۔ سچی میں وعدہ کرتا ہوں میں خود بتاؤں گا زوریز بھائی کو کے ساری غلطی میری تھی اور اشنا اور میرال بھی میرے ساتھ ملی ہوئی تھیں بس۔۔۔۔۔ زوار نے کان پکڑے پکڑے کہا تھا

تم جس کو مرضی بتاؤ جا کر مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ منہ بسور کر جواب دیا گیا

ویسے تم لوگوں کو سکون مل گیا ٹھنڈ پڑ گئی سینے میں۔۔۔اب خوش رہو۔۔۔۔۔۔اشفہ کے انداز نے تینوں کو ہرٹ کیا تھا

پلیز اشفہ معاف کر دو نا۔۔۔سچ میں ہمیں کیا پتا تھا یہ سب ہو جائے گا۔۔۔۔اور پرامس میں بھی جاؤں گی زوار بھائی کے ساتھ کے ساری غلطی ہماری ہے تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔اشنا سے اشفہ کا روٹھنا برداشت نا ہوا تھا خود بھی بھیگے لہجے میں کہنے لگی

نہیں کوئی نہیں بتائے گا اس تیس مار خان کو مجھے کسی کی ہمدردی نہیں چاہئے انہیں خود احساس ہونا چاہئے انہوں نے غلط کیا ہے ۔۔۔۔۔اور اب تم لوگ جا سکتے ہو۔۔۔۔۔

تینوں منہ لٹکائے واپس نکلے تھے۔۔۔۔۔

اشفہ نے کسی کو نا بتایا تھا کہ زوریز نے تھپڑ مارا ہے زوار اور اشنا بھی یہی سمجھے تھے کہ ڈانٹ حد سے زیادہ پڑی ہے تبھی اسکا یہ حال ہے مگر ڈانٹ بھی تو بلاوجہ ہی پڑی جبکہ قصور اشفہ کا بلکل بھی نا تھا ایسا سوچا تھا انہوں نے۔۔۔

شام تک اشفہ کو اچھا خاصا بخار چڑھ گیا تھا۔۔۔ زہرہ بیگم اس کے پاس سے بلکل نا اٹھی تھیں۔۔۔۔

ناجانے کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کتنی بار کہا ہے اوٹ پٹانگ چیزیں مت کھایا کرو۔۔۔۔ پر نا جی ماں کی بات مان لی تو گناہ ملے گا ۔۔۔ پریشان سی زہرہ بیگم حماد شاہ کو بتانے کے لئے اٹھی کے اسے ڈاکٹر لے جائیں

سوری نا۔۔۔۔۔ سچی دوبارہ تنگ نہیں کروں گی نا کسی کو کرنے دوں گی۔۔۔۔آنکھوں میں آنسوں لیے اشنا نے اشفہ کے ماتھے پر بوسہ دیا

ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کے زوریز بھائی ڈانٹیں اور اشفہ اس قدر سیریس ہو۔۔۔وہ ایک کان سے سنتی دوسرے کان سے نکال دیتی تھی

رات تھک کر جیسے ہی زوریز بیڈ پر لیٹا نیند انکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔۔آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا پر سکون نہیں ملا۔۔۔۔۔کیا ہے۔۔۔۔۔۔ طبیعت کیوں اتنی بے

چین ہے اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا کچھ ہوا ملے تو سکون آئے تب بھی چین نا ملا تو سگریٹ پر سگریٹ پھونکنے لگا

اچھا کیوں کیا ہوا۔۔۔۔ڈاکٹر پر لے گئے کے نہیں۔۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ہارون زوار سے بات کرتا روم میں داخل ہوا زوریز کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔ کس کو ڈاکٹر لے جانے کی بات ہو رہی زوریز شاہ ہارون شاہ کے پاس آیا۔۔۔۔

اشفہ کو بخار ہوا ہے زوار بتا رہا تھا بہت تیز ہے۔۔۔۔۔ابھی ڈاکٹر پر لے گئے ہیں۔۔۔۔۔

ہارون نے گھڑی اتارتے جواب دیا

بس اور کچھ نہیں بتایا زوار نے حیرت ہے میں تو سمجھا تھا ابھی تک رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیا ہو گا یا آنسوؤں کی ندیاں بہادی ہو گی ۔۔۔۔۔

کیا مطلب ۔۔۔۔ہارون شاہ نے سوالیہ نگاہوں سے زوریز شاہ کو دیکھا

کچھ نہیں الٹی سیدھی حرکتیں کرتی ہے پھر ڈانٹ کھاتی ہے اور پھر رونے بیٹھ جاتی ہے تھپڑ والی بات وہ گول کر گیا تھا یہ بات کیوں چھپائی سب سے زوریز شاہ حیران تھا

حد ہے ویسے زوریز تم بھی کچھ کم نہیں ہو ہر وقت ہر کسی کو ڈانٹتے رہتے ہو تھوڑی برداشت پیدا کرو اپنے اندر۔۔۔۔۔ہارون نے سمجھایا تھا

بھائی مجھے سب برداشت ہے بس فضول حرکتیں مجھ سے برداشت نہیں ہوتی یہ چیخنا چلانا اچھلنا کودنا زہر لگتا سب ۔۔۔۔زوریز شاہ نے اپنی پریشانی بتائی تھی ہارون نے گہری سانس لی جانتا تھا زوریز شاہ کی طبیعت بچپن سے ہی سب سے مختلف تھی وہ شور شرابا کرنے والا بچہ تھا ہی نہیں بس خاموشی سے پڑھتا رہتا اور اپنے کام سے کام رکھتا یہ عادت اب پختہ ہو چکی تھی یہ ہی نہیں کے صرف لڑکیوں سے زوریز خفا رہتا یہاں تو بات زوار شاہ اور خود ہارون شاہ تک تھی۔۔۔

خیر مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔لائٹ آف کر دیں اور بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موندیں۔۔۔آنسوؤں سے تر چہرہ اس کے سامنے تھا ۔۔۔جھٹ سے آنکھیں کھولی۔۔۔پھر دوبارہ ہر خیال کو جھٹکتا سونے کی کوشش کرنے لگا

یہ لیں نالالہ یہ کباب میں نے سپیشل آپ کے لئے بنائیں ہیں کشف ایک ایک ڈش اٹھا کر زرداد خان کے سامنے رکھ رہی تھی زرداد نے صرف کباب لئے تھے روٹی کے ساتھ کباب اسے بہت پسند تھے

ہمم زبردست۔۔۔۔ بہت اچھے بنائیں ہیں۔۔۔۔ زرداد خان کی تعریف پر کشف کا دل زور سے دھڑکا تھا

کیا بات ہے کشف بیٹا آج تو اپنے لالہ کو بھول ہی گئی ہو براق خان کو جب بھی کشف پر پیار آتا بیٹا کہہ کر پکارتا تھا کشف کی زرداد خان کی طرف بڑھتی توجہ وہ محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔ پر جانتا تھا وہ صرف ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہے زرداد خان کی حرکتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھیں براق خان کشف کو تفصیل سے سمجھانے کا سوچنے لگا اور اسے معلوم تھا کشف ایک معاملہ فہم لڑکی ہی جلد سمجھ جائے گی

لالہ کیسی باتیں کر رہے آپ کو میں بھول سکتی ہوں بھلا
۔۔۔۔یہ دیکھیں یہ آپ کی فیورٹ فش کشف نے براق کے
سامنے ڈش رکھتے جواب دیا

کشف آپی میں بھی رہ گئی ہوں۔۔۔زرناب کے منہ پھلانے پر
سب ہنس پڑے کشف ہنستے ہوئے زرداد خان کو دیکھ کر کہیں کھو
سی گئی تھی ہوش تو اسے تب آیا جب بی جان بھی ان سب کے
ساتھ کھانے پر شامل ہوئی۔۔۔ جلدی سے بی جان کا پرہیزی کھانا
ان کے سامنے لگایا۔۔۔اتنے ڈھیر سارے ملازمین ہونے کے
باوجود کشف کھانا خود بناتی تھی۔۔۔اور جب زرداد خان آتا تو
کسی کی مجال نہیں تھی کچن کی جانب رخ کرے نت نئے کھانے
بنانا اسے اچھا لگتا مگر زرداد خان کبھی تو کھاتا اور کبھی ایک نظر تک

ناڈالتا۔۔۔ کشف کی خاموش محبت یک طرفہ تھی۔۔۔زرداد خان کو کسی کے جذبات کی زرا پرواہ نہیں تھی اسے اپنے مطابق زندگی گزارنا پسند تھا کسی کی مداخلت اسے سخت ناپسند تھی

۔۔۔۔۔۔

جو بھی تھا بی جان کو بڑی سہولت تھی ماؤں کی طرح اسے اور براق کو پالا تھا حنا کی شادی کم عمری میں ہی ہو گئی تھی

بی جان بھی چاہتیں تھی کشف گھر میں ہی رہے زرداد اگر مان جائے تو وہ ایک پل نا لگائیں کشف کو اپنی بہو بنانے میں ۔۔۔۔ جبکہ زرداد اپنی مرضی کرنے والا بگڑا خانزادہ اپنی بی جان کے لئے پہلے سے ہی بہو ڈھونڈے بیٹھا تھا

بات تو سنیں کب تک ایسا چلے گا۔۔۔۔۔۔میرم کی شادی کا بھی کچھ سوچیں اب تو باقی بچیاں بھی بڑی ہو رہیں ہیں۔۔۔۔ان کا بھی کچھ کرنا ہے کے نہیں سو طرح کے سوال اٹھتے ہیں اب دیر نہیں کرنی چاہیئے بس کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر میرم کی شادی کریں ۔۔۔۔۔۔صبا بیگم نے بہروز شاہ سے آج بات کرنے کی ٹھانی

۔۔۔۔

کیوں کیا بات ہے جو تمھیں آج یہ بات یاد آ رہی ہے

۔۔۔۔بہروز شاہ صبا کے اانداز سے کچھ کچھ سمجھ رہے تھے

کیا ہونا ہے وہ اشفہ کی خالہ اپنے دوسرے بیٹے کے لئے رشتہ لانا چاہ رہی ہیں بھابھی نے مجھے بتایا اور میں نے سوچا آپ سے بات کروں۔۔۔۔صبا بیگم نے کھل کر ساری بات بتائی

پر حماد نے تو مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا اس بات کا۔۔۔۔

حماد کو ابھی تک بتایا ہی نہیں زہرہ نے ڈر رہی تھی کہ پتا نہیں کیا کہہ دیں تبھی تو مجھ سے بات کی تا کہ آپ تک بات پہنچ جائے

۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اشفہ ابھی چھوٹی ہے۔۔۔۔اور جب وقت آئے گا دیکھا جائے گا میرم سے بھی بات کروں گا تم پریشان مت ہو اور بھابھی کو بھی سمجھاؤ اشفہ کے بارے میں پریشان مت ہوں نا ہی جلد بازی میں کوئی فیصلہ کریں دیکھ لیں کیا کرنا ہے کرتا ہوں میں حماد سے بات میرم کو بھی دیکھتے ہیں۔۔۔۔ فلحال تو بس ہارون شاہ کی تیاری پکڑو۔۔۔شادی کے دن قریب آرہے ہیں۔۔۔۔۔ بہروز شاہ نے جواب دیا

اچھا ٹھیک اللہ بہتر کرے گا۔۔۔میں چائے بنا رہی ہوں اپنے لئے آپ پئیں گے کیا۔۔۔۔؟

ہاں بھئی نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔۔ جلدی سے آؤ اور زوار سے کہو ۔۔۔۔ میری دوائی لا دے صبح سے کہا ہوا ہے مجال ہے جو یہ لڑکا وقت پر کوئی کام کر لے۔۔۔۔ ابھی ہارون یا زوریز کو کہا ہوتا تو اسی وقت جا کر لے آتے اور ایک یہ نکما پتا نہیں کس پر چلا گیا ہے ۔۔۔۔ بہروز کی تقریر اب شرع ہو چکی تھی صبا بیگم جلدی سے کمرے سے نکلیں۔۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔۔ میں بھی بڑے پاپا کو ضرور شکایت لگاؤں گی۔۔۔۔ جب دیکھو منہ اٹھائے مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں ۔۔۔۔اب میں بھی خاموش نہیں رہوں گی ایک بار آجائیں بڑے پاپا۔۔۔۔۔۔ اشفہ ایک ہفتہ بخار میں پھنکنے کے بعد اب

صحت یاب ہو چکی تھی اور رینگ پارٹی سے بول چال بند تھی زوار اور اشنا بار بار معافی مانگ چکے تھے مگر اس بار اشفہ کا کوئی موڈ نہیں تھا کسی کو معاف کرنے کا دل جیسے ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا

زوریز اور ہارون کی واپسی کل تک متوقع تھی اشفہ نے سکھ کا سانس لیا تھا مگر کل پھر سے زوریز کی روک ٹوک شروع ہو جاتی مگر اس سے پہلے اس نے سوچ لیا تھا بہروز شاہ کو شکایت ضرور لگائے گی

بڑے پاپا کیا میں آجاؤں۔۔۔۔ دروازے پر کھڑی اشفہ نے اجازت چاہی۔۔۔۔

ارے ارے۔۔۔میرا بچہ کیوں نکلا بستر سے ٹھیک سے صحت یاب تو ہو جاتی۔۔۔مجھے بتاتی میں آ جاتا آپ کے پاس۔۔۔اشفہ کو دیکھ کر بہروز شاہ نے اپنی ساری فائلز سائیڈ پر رکھیں

بڑے پاپا میں اب بلکل ٹھیک ہوں لاڈ سے ان کے پاس بیٹھی اشفہ نے کہا۔۔۔بس ایک شکایت لگانی ہے میں نے آپ سے ۔۔۔بہروز شاہ کو اب سہی سے سمجھ آئی تھی ہو نا ہو زوریز شاہ کے حوالے سے کچھ ہو گا۔۔۔

جی جی میرا بچہ کہو میں سن رہا ہوں بہروز شاہ نے اشفہ کے سر پر ہاتھ رکھتے جواب دیا

اور مجھے بنا قصور کے ڈانٹا اور کمرے سے بھی باہر نکالا۔۔۔ساری بات اشفہ نے آنکھوں میں آنسوں لئے بتائی تھپڑ والی بات گول کر گئی تھی بہت چاہ کر بھی وہ ایسا نہیں کر سکی تھی مگر دل ہی دل میں بہت سخت ناراض ہو گئی تھی جو بھی تھا اپنی وجہ سے باپ بیٹے میں کوئی لڑائی نہیں چاہتی تھی اس کے پیچھے بھی اشفہ کو بچپن کا ڈر تھا ایک بار زوار نے اسے کھیل کھیل میں دو تین تھپڑ لگا دیئے تھے اور اشفہ ٹک ٹک کرتی روتی ہوئی سیدھا بہروز شاہ کے پاس چلی گئی تب جو بہروز شاہ کو غصہ آیا زوار کو بھون کر رکھ دیا اشفہ کا ننھا سا دل بہت ڈر گیا تھا اور اس کے بعد توبہ کی تھی کوئی بھی مارے گا تو بڑے پاپا کو نہیں بتائے گی ہاں چھوٹی موٹی شکایت وہ لگاتی رہتی تھی اور وہ شکایت صرف زوریز شاہ کے حوالے سے ہوتی تھی

ہمممم۔۔۔ تو یہ بات ہے آجائے ایک بار یہ میں کان کھینچتا ہوں اس کے۔۔۔۔ بہروز شاہ قصور کسی کا بھی ہو سائیڈ صرف اشفہ کی لیتے تھے اور اسی بات سے زوریز شاہ چڑتا تھا اور اب تو قصور بھی اشفہ کا نہیں بلکہ ان کے اپنے دونوں بیٹوں کا تھا زوریز کے ساتھ ساتھ زوار کی بھی شامت آنی تھی

جی بڑے پاپا بہت زیادہ ڈانٹے گے آپ ان کو۔۔۔ بہروز شاہ کے ہاں میں سر ہلانے پر وہ ایک دم خوش ہوتی اٹھی تھی

اب آئے گا اصل مزہ۔۔۔۔ دل ہی دل میں مطمئین ہوتی اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔۔

مس میرم۔۔۔۔خاور کے پکارنے پر وہ آفس جاتی پلٹی۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔۔۔

کل براق سر کی برتھ ڈے ہے نیچے ہال میں ہی ساری ارینج منٹس کی گئی ہیں آپ بھی انوائٹڈ ہیں۔۔۔۔ مگر ان کو پتا نا چلے یہ سب ایک سرپرائز ہے ان کے لئے۔۔۔۔۔خاور نے مسکرا کر میرم سے کہا

اوہ۔۔۔اچھاویری نائس.جی ضرور میں ضرور آؤں گی۔۔۔ میرم نے جواب دیا

میرم آج کافی لیٹ ہو گئی تھی راستے میں ٹریفک جام ہو گئی ہارون تو اچھا خاصا جھلا گیا تھا

میرم یار سر بلا رہے ہیں لگتا ہے آج تیری واٹ لگے گی ۔۔۔۔۔سارا نے براق خان کا پیغام دیتے میرم سے کہا

ہیں پر کیوں میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟ میرم ایک دم گھبر رائی ۔۔۔۔

کیا کچھ نہیں ہے لیٹ تشریف لائی ہو اور جو بھی لیٹ ہوتا ہے سر اچھی خاصی جھاڑ پلاتے ہیں اسے ۔۔۔۔ لیٹ آنے والے انہیں بلکل پسند نہیں وقت کے بہت پابند ہیں ہر کام وقت پر چاہیئے ہوتا ہے انہیں ورنہ بہت ہنگامہ کرتے ہیں تم ابھی نئ آئی ہو نا سمجھ جاؤ گی آہستہ آہستہ سارا ساری تفصیل سے بتاتی اپنی چیئر پر بیٹھی

یار سارا ڈرا ؤ تو مت ۔۔۔ میرم اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بیسٹ آف لک جاؤ اب مسکرا کر کہتی سارا اپنے کام پر متوجہ ہوئی

دل ہی دل میں دعا کرتی میرم آفس جانے لگی

یس کم ان۔۔۔۔ابھی میرم نے ناک بھی نہیں کیا تھا کہ براق خان کی بھاری آواز میرم کا دل دھڑ کا اندر کچھ زیادہ ہی بے تابی سے انتظار کیا جا رہا تھا

جی سر آپ نے بلایا۔۔۔میرم نے آفس میں قدم رکھتے گھبراہٹ سے پوچھا

وقت دیکھ رہی ہیں آپ یہ کوئی وقت ہے آفس میں آنے کا ۔۔۔یہ لاپرواہی مجھے سخت ناپسند ہے۔۔۔جب ایک بار بتایا گیا ہے کہ اس وقت تک آپکو آفس میں ہونا ہے تو ہونا ہے اس

سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔ براق خان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا تھا

جی سر۔۔۔ سوری نیکسٹ ٹائم آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی سر جھکا کر کہتی میرم کو اپنی آواز کہیں دور سے سنائی دی

جی بلکل آئندہ آپ لیٹ نہیں ہونی چاہئیں وقت کی پابندی کیا کریں اوکے جائیں کام سٹارٹ کریں آدھے گھنٹے میں فائل ریڈی مجھے میرے ٹیبل پر چاہئے۔۔۔۔ براق ایزی ہوتا اپنی چیئر پر بیٹھا

جی سر۔۔۔۔۔ بھیگی آواز میں کہتی میرم واپسی کے لئے مڑی

۔۔۔۔ براق خان ایک دم چونکا۔۔۔۔

رکیں مس میرم کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔ارے آپ رو رہیں ادھر بیٹھیں۔۔۔۔ براق خان میرم کے آنسوں دیکھ کر بوکھلایا صبح سے میرم کا انتظار کر رہا تھا براق خان کو لگا تھا میرم آج نہیں آئے گی بنا بتائے چھٹی کرنا براق خان کو پسند نا تھا جبکہ دل کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا کیوں اسے روز صبح میرم کا چہرہ سکون دیتا تھا اس کی اداسی سے جیسے براق خان بھی مانوس ہو گیا اور اب انتظار کی حد تھی جیسے ہی میرم آئی براق خان نے اپنا صبح کا غصہ اس پر اتارا

۔۔۔۔

آپ کا دل بہت ہی نازک ہے کوئی اتنا بھی حساس ہو سکتا ہے میں پہلی بار ایسے کسی کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔ایک دم سے اپنا لہجہ نارمل کرتا براق میرم کو حیران کر گیا تھا

سوری۔۔ سر وہ بس ایسے ہی۔۔۔میرم سے کوئی جواب نا بن سکا

سوری کو رکھیں سائیڈ پر میں جوس منگواتا ہوں آپ کے لئے ۔۔۔براق خان میرم کی آنکھوں میں آنسوں نا دیکھ سکا

نہیں نہیں سر میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔میں بس ابھی تھوڑی دیر میں فائل لے کر آتی ہوں۔۔۔جلدی سے اپنی بات مکمل کرتی میرم اٹھی براق خان کا حد سے نرم لہجہ بھی اسے برداشت نا ہوا

صبح سے سب تیاریوں میں مگن تھے رات کو ہارون شاہ کی مہندی کا فنکشن تھا اشنا تو خوشی سے پھولے نا سما رہی تھی گھر میں پہلی بار کسی کی شادی تھی اپنی سہیلوں کے ساتھ ڈھولک پیٹ پیٹ کر سارا گھر سر پر اٹھا رکھا تھا جبکہ ہاتھ تالیاں بجا بجا کر درد کرنے لگے تھے مگر اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی

اسے تو بس شادی کو انجوائے کرنا تھا بھرپور طریقے سے

۔۔۔۔شادی کو لے کر اتنی ایکسائٹڈ تو اشفہ بھی تھی مگر جب

سے زوریز شاہ نے تھپڑ مارا تھا اس دن سے کافی خاموش

تھی اور یہ بات اشنا نے کافی نوٹ کی تھی اپنی طرف سے اشفہ کو

خوش رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی اور کئی بار زوار اور اشنا

معافی بھی مانگ چکے تھے۔۔۔بار بار ان کا معافی مانگنا اشفہ تنگ

آگئی تھی کتنی بار کہہ چکی تھی کہ وہ ان سے ناراض نہیں ہے مگر

انہیں یہ ہی لگ رہا تھا اشفہ ابھی تک ان سے ناراض ہے

جب سے زوریز شاہ آیا تھا اشفہ کا اس سے سامنا نہیں ہوا۔۔۔

کدھر ہو یار جلدی کرو امی ڈانٹ رہیں ہیں کب سے سب کو کہہ رکھا ہے تیار ہو جاؤ سب ۔۔۔ زوار نے آ کر سب کو اٹھایا اور رات کے لیے تیار ہونے کا اشارہ دیا

مہندی کی ساری ارینج منٹس گھر کے پچھلے لان میں کی گئیں تھیں

اشفہ بھی اپنی ساری ناراضگی بھول کر تیار ہونے لگی ۔۔۔۔ اشفہ اور اشنا دونوں کی سیم ڈریسنگ تھی گرین اور گولڈن امتزاج کی لانگ فراک دونوں پر ہی خوب جچ رہی تھی ساتھ ہی میچنگ چوڑیاں اور کھسے ان کی دلکشی کو مزید چار چاند لگا رہے تھے

واہ بھئی یہ چڑیلیں تو آج پہچانی نہیں جا رہی زوار نے دونوں کو ایک ساتھ دیکھتے ہی تنگ کرنا شروع کر دیا

تم اپنا تھوبڑا گم کرو یہاں سے۔۔۔۔۔۔ جلدی اشفہ نے بھی دو بدو جواب دیا

شکر ہے تم بھی کچھ بولی ورنہ میں تو سمجھا تھا چپ کا روزہ رکھ لیا ہے محترمہ نے۔۔۔۔اشفہ کی پونی کھینچتا زوار بھاگا

تم۔۔ ٹھہر جاؤ جنگلی بندر۔۔۔ دیکھ لوں گی میں تمہیں ایک بار ہاتھ لگو میرے وہیں سے چلاتی اشفہ پیر پٹختی بولی۔۔۔۔

ہنہہ آیا بڑا۔۔۔ سارے بال خراب کر کہ رکھ دیئے میرے بد تمیز۔۔۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی کسی کو بہت خاص لگی تھی

سارے فنکشن میں اشفہ نے کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کی تھی مگر جب بھی سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتی کوئی نظر نا آتا

خالہ جانی پلیز اب آپ انکار نہیں کریں گی میں آپ کو پورا کوئٹہ گھماؤں گی دیکھنا اپ کا دل خوش ہو جائے گا اتنی پیاری جگہ دیکھ کر ۔۔۔ اشنا کب سے اپنی خالہ کو منانے میں مگن تھی کہ کسی طور

وہ مان جائیں اور اشنا کو گھومنے کا موقع مل سکے۔۔۔۔ہارون شاہ

کی شادی میں خاص طور پر حماد شاہ نے انہیں بلایا تھا ان کا سسرال

کراچی میں تھا اور وہیں سے اب اتنے عرصے میں پہلی بار اپنی بہن

کے گھر آئی تھی اپنی ایک بیٹی اور بیٹے کے ساتھ آنے کا مقصد

صرف شادی اٹینڈ کرنا نہیں بلکہ اپنے بیٹے شناور کا رشتہ اشفہ کے

لیے مانگنے آئیں تھیں

شناور ایک خوبرو نوجوان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھا ڈاکٹر

بھی تھا

ینگ پارٹی کو خالہ کے اصل مقصد کی زرہ بھی بھنک نہیں پڑی

تھی مگر ہارون کی شدی کے بعد خالہ بھی بڑا دھماکہ کرنے کا ارادہ

رکھتی تھیں

ارے بیٹا۔۔۔ کیوں نہیں ضرور دیکھوں میں سب جگہ جاؤں گی پر آج نہیں بس تھوڑی سی تھکن ہے اور کچھ شادی کے بعد آرام سے گھومنے پھرنے کا پلان بناتے ہیں۔۔۔ سہی ہے خالہ نے اشنا کو پیار سے سمجھایا

اشنا بری بات بیٹے۔۔۔ خالہ کو تنگ نہیں کرو جاؤ جا کر ہانی کو کمپنی دو شناور کدھر ہے باجی۔۔۔۔ اشنا کو ہدایت دیتی زہرہ بیگم نے شناور کے بارے میں پوچھا

وہ تو ہارون شاہ کے ساتھ گیا ہے پتا نہیں کہاں۔۔۔۔ اچھا تم ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو کتنا وقت ہو گیا تمہیں دیکھے بس فون پر بات

کرنا بھی کوئی بات ہوئی بھلا۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں باتوں میں ایسی مگن تھیں کہ آس پاس کا ہوش نا رہا ہوش تو تب آیا جب بہروز شاہ نے بھوک لگنے کا شور مچایا

ہیلو ایوری ون۔۔۔ کیسے ہیں سب شناور اور ہارون آتے ہی ان کے پاس بیٹھے

شناور آتے ہی اشفہ کے بلکل پاس بیٹھا تھا اشفہ کو جیسے کرنٹ لگا جلدی سے اٹھ کر کچن میں گھسی جبکہ شناور نے برا سا منہ بنایا اور دور کھڑے وجود کی آنکھوں میں غضب کی سرخی اتری تھی یہ منظر دیکھ کر۔۔۔۔۔

واؤ۔۔۔شناور بھائی آپ بلکل زوریز بھائی جتنے لمبے ہیں آرام سے اوپر والی کبرڈ تک ہاتھ جا سکتا آپ کا۔۔۔پتا ہے میرا ہاتھ وہاں تک نہیں جاتا تو زوریز بھائی یا ہارون بھائی میری ہیلپ کرتے ہیں اشنا اپنی معصومیت میں نجانے اور کیا کیا بولتی جا رہی تھی جبکہ شناور پوری توجہ سے اشنا کو اوپر سے نیچے دیکھ بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اشنا کی نسبت اشفہ بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی تھی شناور کا ایک دم بلکل پاس بیٹھنا اسے بلکل اچھا نا لگا تھا جبکہ اشنا بنا یہ دیکھے کہ شناور کی نگاہیں اس کے جسم کے آر پار طواف کر رہیں ہیں اپنی ہی باتوں میں مگن تھی

۔۔۔۔۔

اٹھو یہاں سے۔۔۔۔ کب سے بابا نے چائے مانگی ہے سنائی نہیں دیا کیا۔۔۔زوار کا رعب دار انداز اشنا نے برا سا منہ بنایا اور چائے بنوانے کے لئے اٹھی خود تو اسے کچھ بنانا نہیں آتا تھا

شناور کا انداز زوار چونکا تھا۔۔۔۔۔اسے اشنا بلکل میرال جیسی عزیز تھی پر اس کی عقل پر ماتم کئے بنا نارہ سکا تھا

معمول کے مطابق میرم تیار ہوئی تھی ذرا بھی اپنی تیاری میں کوئی اضافہ نہیں کیا تھا ساری رات ہارون کی مہندی میں تھکن سے براحال تھا چاہتی تو چھٹی کر لیتی مگر سر خاور کی بات یاد آگئی

جیسے تیسے کر کے آفس پہنچی۔۔۔ہارون کی شادی کے لئے چھٹیاں تو لینا چاہتی تھی پر اسے جاب پر لگے ابھی ایک مہینہ بھی پورا نا ہوا تھا یہ سوچ کر کے سر غصہ نا کریں میرم میں چھٹی لینے کی ہمت نا ہوئی۔۔۔ہارون پوری طرح سے ناراض تھا مگر میرم نے اسے راضی کر ہی لیا اور اب آج شام میں ہارون شاہ کی برات تھی اور دن میں سر براق خان کی برتھ ڈے۔۔۔۔۔

کیا بنا سر آگئے کیا۔۔۔۔؟ آفس پہنچتے ہی سارا اسے پوچھا جو نک سک سے تیار میرم کو نظر آئی۔۔۔۔

نہیں ابھی تک نہیں۔۔۔۔۔ چلو کام کرتے ہیں تب تک ۔۔۔۔سارا نے اسے روٹین کے حلیئے میں دیکھا تو دل ہی دل

میں خوش ہوئی یعنی سر میری طرف زیادہ دیکھیں گے باقی سب لڑکے اور لڑکیاں سارا کی طرح ہی اچھے سے تیار تھے۔۔۔۔

ابھی دونوں اپنی اپنی چیئر پر بیٹھی ہی تھیں کہ آفاق بھاگتا ہوا براق خان کے آنے کی خبر لے کر آیا۔۔۔۔۔سب جلدی سے کھڑے ہو گئے

بلیک مرسڈیز سے نکلتا براق خان اپنی مغرورانہ چال چلتے معمول کے مطابق آپنے آفس میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔ہیپی برتھ ڈے سر براق خان۔۔۔۔ہپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔۔۔۔۔۔سارا اسٹاف یک زبان ہو کر بولا۔۔۔۔۔۔ براق خان ورطہ حیرت میں ڈوب گیا آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا آفس میں تو کبھی نہیں ہاں

گھر پر کشف زرناب اور بی جان کے ساتھ مل کر سیلیبریٹ کر لیتا تھا آج تو سب نے حیرت میں ڈال دیا۔۔۔۔۔سب کا شکریہ ادا کرتا نگاہیں میرم پر جا ٹکی جو روز کے سادہ سے لباس میں ہی موجود تھی ایک میرم اور براق خان ہی اپنے روٹین کے لباس میں تھے باقی سب تو نک سک سے تیار خاور کی دعوت پر موجود تھے۔۔۔۔اسی وقت میرم نے بھی براق خان کی جانب دیکھا براق خان مسکرایا۔۔۔۔ہپی برتھ ڈے سر۔۔۔یہ آپ کے لئے ساتھ کل بھاگم بھاگ بازار سے سر کے لئے تحفہ لیا تھا براق خان کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔۔۔

بہت شکریہ مس میرم مگر اس تکلف کی کیا ضرورت تھی

۔۔۔۔۔۔

نہیں سر شکریہ کی کیا بات ہے جس کی برتھ ڈے ہو اس کے لئے تحفہ تو بنتا ہے دھیمی سے مسکان لئے کہتی میرم براق خان کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی یک ٹک میرم کو دیکھتا براق خان ہوش میں آیا

یہ میری اب تک کی سب سے اچھی برتھ ڈے ہے مس میرم میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔۔۔۔ گہری نگاہیں میرم پر ڈالتا بھاری سے لہجے میں کہتا اپنے روم کی جانب بڑھا

براق خان نے سب کی تالیوں میں کیک کاٹا سب کیک کھانے اور باقی کی ریفریشمنٹ میں بزی ہو گئے۔۔۔۔ براق خان نے سب

کو اپنی طرف سے ڈنر پر انوائیٹ کیا میرم گھبرا گئی آج تو ہارون کی برات ہے۔۔۔۔۔۔ اففف کیا کروں۔۔۔۔ چلو خیر ہے سر سے معذرت کرلوں گی اور دوسری جانب سب خوش ہوگئے میرم کا گھبرانا براق خان سے چھپانا تھا

مس میرم اینی پرابلم۔۔۔؟ براق خان سب کا شکریہ ادا کرتا میرم تک پہنچا

جی سر۔۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں میرا مطلب وہ سر۔۔۔۔ میرم سر جھکا گئی

کیا بات ہے آپ کھل کر کہہ سکتی ہیں۔۔۔۔ براق خان نے ہمت بڑھائی

سر وہ میرے بھیتیجے کی شادی ہے آج تو میں آپ سب کو جوائن نہیں کر سکوں گی اس لئے میری طرف سے معذرت قبول کیجئے ۔۔۔۔ مناسب الفاظ کا چناؤ کرتی میرم نے معذرت کی جبکہ براق خان کے تاثرات پل بھر میں تبدیل ہوئے تھے

ہمم اٹس اوکے میرم کوئی بات نہیں آپ بلکل شادی انجوائے کریں۔۔۔۔ بلکہ آپ چھٹی لے لیتی آج تو کوئی مسلہ نا تھا نارمل سے لہجے میں کہتا براق خان میرم حیران ہوئی۔۔۔

لو جی میں نے سر کے ڈر سے چھٹی نہیں لی اور سر کہہ رہے ہے چھٹی لے لیتی۔۔۔۔اپنے خیال سے باہر نکلتی میرم نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا

ساراکو براق خان کا میرم سے بات کرنا بلکل ہضم نا ہو رہا تھا کہاں سر کسی سے بات کرنا تو دور کی بات کسی پر نظر نہیں ڈالتے تھے اور اب میرم کے آنے کے بعد تو یہاں سب الٹا ہی ہو رہا تھا ۔۔۔ایسا بلکل نہیں ہونے دوں گی میں میری اتنی سالوں کی محبت کو تم نہیں ٹھکرا سکتے براق خان۔۔۔۔۔دل ہی دل میں براق خان سے مخاطب سارا میرم کو سر کی نظروں میں گرانے کے پلان بنانے لگی۔۔۔۔محبت میں اچھے برے کی پہچان کھونا بھی بربادی ہے۔۔۔۔۔۔

تیری وجہ سے صرف تیری وجہ سے ہوا ہے بڈھے مجھے یونیورسٹی سے نکلوائے گا میں تیرا جینا حرام کر دوں گا دیکھنا۔۔۔ شیر کی کچھا میں ہاتھ ڈالا تو نے گیدڑ کی اولاد۔۔۔۔۔۔ راستے میں ہی حماد شاہ کی گاڑی روک کر اس سے بد تمیزی سے پیش آتا زرداد آپے سے باہر دکھائی دیا

آج پھر زرداد کے گروپ نے کسی لڑکی کو چھیڑا تھا اس لڑکی نے پرنسپل سے شکایت لگائی۔۔۔۔ پرنسپل روز روز کی شکایت سے تنگ آ چکا تھا اسی وقت زرداد کے والد کو کال ملائی اور یونیورسٹی

سے نکالنے کا فیصلہ سنا دیا ساتھ ہی اس گروپ کے تمام لڑکوں کو بھی نکال دیا جس کا غصہ زرداد خان اب حماد شاہ پر اتار رہا تھا

حماد شاہ اس بات سے لاعلم تھے انہیں نہیں معلوم تھا آج کیا ہوا وہ تو بس دو دن کی چھٹی لے کر واپس گھر جا رہے تھے گھر میں ہارون کی شادی کے ابھی بھی بہت سے کام پڑے تھے اور راستے میں ہی یہ سب ہو گیا

کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔۔ اپنے استاد سے اس طرح بات کرتے ہیں کیا یہ سیکھا ہے تم نے؟ حماد شاہ کو بھی غصہ آیا تھا ساتھ ہی افسوس بھی کے آج کل کی نسل کس طرف نکل پڑی ہے جسے اپنے استادوں کی عزت کا ہی نہیں پتا۔۔۔۔

ہاں یہ ہی سیکھا ہے میں نے اور اسی پر فخر ہے تم کیا چیز ہو زرداد خان کے سامنے۔۔۔۔اب پنگا لیا ہے تو بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا۔۔۔۔زرداد خان حماد شاہ کی گاڑی کو ایک زوردار ٹھوکر مارتا اپنی گاڑی میں بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگا لے گیا جبکہ حماد شاہ افسوس کے سوا کچھ نا کر سکے۔۔۔لاپرواوالدین کی بگڑی اولاد ۔۔۔۔ہک ہا۔۔۔۔ ٹھنڈی سانس خارج کرتے حماد شاہ بھی اپنی گاڑی میں بیٹھے ان کا دل اب ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا زرداد خان نے انہیں بہت مایوس کیا تھا

بڑی دھوم دھام سے ہارون کی شادی اختتام کو پہنچی۔۔۔۔اشفہ بری طرح سے کنفیوز تھی پوری شادی میں کسی نے اپنی نگاہوں کی تپش کا فوکس صرف اور صرف اشفہ پر رکھا ہوا تھا ۔۔۔زوریز شاہ کی طرف تو آنکھ اٹھا کر بھی نا دیکھا تھا اشفہ نے جبکہ زوریز شاہ باہر کے کاموں میں ہی بزی رہا ہاں شناور سے اشفہ کو خوف محسوس ہوا تھا وہ جب بھی دیکھتا اشفہ کو اچھا محسوس نا ہوا ۔۔۔۔

اشفہ تھک ہار کر سو رہی تھی اور اشنا برابر میں ہی دوپٹے کے بنا آڑی ترچھی لیٹی تھی تھکن میں روم کا دروازہ بھی کسی نے بند نہیں کیا تھا شناور کو پیاس لگی تو کچن کی جانب رخ کیا پانی پی کر

واپس آیا تو دو کمرے چھوڑ کر تیسرے کمرے کی لائٹ جلتی نظر آئی اس وقت کون جاگ رہا اس کمرے کی طرف بڑھا سامنے دکھتے منظر میں وہ کھو سا گیا اپنی گندی نگاہیں دونوں پر گاڑیں شیطانیت لئے آگے بڑھنے ہی والا تھا کے باہر کے گیٹ کی آواز آئی شناور نے جلدی سے اپنے روم میں آ کر دم لیا۔۔۔

ویسے مال تو بڑا مست ہے۔۔۔۔دونوں ہی حسین پریاں ۔۔۔۔اپنے خیالوں میں ان کو سوچتا کسی موقع کی تلاش میں تھا

۔۔۔۔۔۔

زوریز نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا اس کی تیوری پر بل پڑے ۔۔۔۔امی امی۔۔۔وہیں سے چلاتا صبا بیگم کو آواز دینے لگا

کیا ہے بھئی کبھی تو سکون سے بھی بات کر لیا کرو ہر وقت غصہ

۔۔۔کیا ہے کیا ہوا ہے اب۔۔۔صبا بیگم نیند ٹوٹنے پر اچھی خاصی

بدمزہ ہوئی تھیں

یہ دیکھیں ان کے کام دروازہ کھلا چھوڑ کر سو رہیں ہیں میڈم

۔۔۔ان کو کبھی مت سمجھایئے گا گھر میں مہمان موجود ہیں کسی

کی آنکھ کھل سکتی ہے کوئی اس طرف چلا گیا تو اب یہ بھی میرا

قصور ہے ان کو کب عقل آئے گی آپ کی بچیاں بڑے ہونے کا

نام ہی نہیں لے رہیں اور میں بتا رہا ہوں یہ ہی حال رہا نا گلا دباد وں

گا اپنے ہاتھوں سے ان سب کا۔۔۔انگارہ ہوتی آنکھیں لئے

زوریز شاہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔لاؤنج میں داخل

ہوتے ہی اسے کچھ کلک ہوا تھا کچن کی لائٹ بھی جلتی کوئی چھوڑ گیا تھا اور مہمانوں کے روم کا ڈور بھی ہلکا سا ہل رہا تھا اسے نہیں پتا تھا کون کس روم میں رہ رہا ورنہ شناور کی خیر نہیں تھی اور نا بے خبر سوئی ہوئی اشفہ اور اشنا کی۔۔۔۔وہ سارا وقت باہر کے معملات دیکھتا رہا تھا اور ان دونوں کے روم کا ڈور کھلا دیکھ کر تو ویسے ہی غصہ آیا تھا عام دنوں میں بھی اشفہ کی عادت تھی ڈور بند کر کے سونا اور معمول کے خلاف لائٹ بھی جلی ہوئی تھی ساتھ ہی دروازہ بھی پورا کھلا تھا

بات تو ویسے ٹھیک کر گیا ہے صبح خبر لوں گی میں ان کی ۔۔۔۔آگے بڑھ کر دراوازہ بند کرتی صبا بیگم بڑبڑائی تھیں اور وہیں لاؤنج میں پڑے صوفے پر لیٹ گئیں تھوڑی ہی دیر میں فجر

کی اذان ہو جاتی ان کی عادت تھی نماز پڑھ کر کھوا پینے کی ابھی کچھ در ہی گزری تھی کہ دور دور سے اذان کی آواز آنی سٹارٹ ہو گئیں صبا بیگم کی نیند اب غائب تھی دروازے کی اوٹ سے دیکھتے شناور کو غصہ آیا ورنہ اگر کوئی ناجاگتا تو وہ دوبارہ اس کمرے کا رخ کرنے کی نیت رکھتا تھا

براق خان نے سب سے پہلے میرم کا دیا ہوا گفٹ کھولا تھا ۔۔۔۔خوبصورت سی واچ براق کو بہت پسند آئی اسی وقت پہن کر چیک کی۔۔۔

ہمم چوائس تو کافی اچھی ہے محترمہ کی۔۔۔۔سب کو ڈنر کروا کر
براق خان تھکا تھکا سا گھر آیا اور آتے ہی میرم کا دیا گفٹ دیکھا

یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے میں کیوں اتنا بے صبرا ہو رہا ہوں کیوں
میرم کو دیکھتے ہی یہ بے اختیاری مجھ پر چھا جاتی ہے۔۔۔۔وہیں
صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر براق خان میرم کے بارے میں
سوچتا رہا ہوش تو تب آیا جب فجر کی اذان ہونا شروع ہوئی
۔۔۔۔اٹھ کر نماز پڑھی اور بیڈ پر لیٹے سونے کی کوشش کرنے
لگا کافی دیر بعد نیند کی دیوی آخر براق خان پر مہربان ہو ہی گئی

۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف میرم ہارون کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان تھی۔۔۔۔ہارون اور حیا کی منگنی بچپن میں ہی ہو گئی تھی مگر حیا کافی آزاد خیال ثابت ہوئی چھوٹے موٹے مسلے بڑے بڑے جھگڑوں میں تبدیل ہونے لگے۔۔۔۔آخر تنگ آکر ہارون شاہ نے حیا سے شادی پر انکار کر دیا حیا ہارون کو پسند کرتی تھی مگر اسنے الگ گھر کی ڈیمانڈر کھ دی جیسے ہارون شاہ سنتے ہی ہتے سے اکھڑ گیا اور دوبارہ مڑ کر حیا کو نا دیکھا حیا کا بھی قصور نہیں تھا اس کی والدہ ہی نہیں چاہتی تھی کہ حیا ہارون کے ساتھ خوش رہے کیوں کے وہ حیا کی سوتیلی ماں تھی حیا کی سگی ماں صبا بیگم کی چھوٹی بہن تھیں جو حیا کے پیدہ ہونے پر ہی اس دنیا سے چل بسیں ننھی سی حیا کو صبا بیگم نے اپنے ہارون کے لئے مانگ لیا اور چھوٹی سی رسم کر کے ہارون کے نام کی انگوٹھی حیا کو پہنا دی اس

کے باپ نے تین دن بعد ہی دوسری شادی کرلی مگر حیا کو صبا بیگم کے پاس رہنے نادیا اور آج تک اسکی سوتیلی ماں حیا کے کان بھرتی آئی تھی یہ سب دیکھ کر میرم نے نے حیا سے بات کرنے کی ٹھانی اور ہر طرح سے سمجھایا شائد بات حیا کے پلے پڑ گئی تو ہارون سے شادی کی بات دوبارہ چلی میرم نے ہارون شاہ کو بھی سمجھایا کے اسے حیا کو ایک موقع ضرور دینا چاہیے تب جا کر یہ شادی ہوئی اور اب میرم کو سکون کا سانس نصیب ہوا۔۔۔ہارون اس کے دوست جیسا تھا دونوں اپنی باتیں بلا جھجھک ایک دوسرے سے شئر کرتے میرم جانتی تھی ہارون شاہ حیا کو پاگلوں کی طرح چاہتا ہے پر حیا نے قدر نا کی تھی اور اب سب ٹھیک تھا حیا کو عقل آگئی تھی

آج میرا کام ہو جانا چاہئے ورنہ۔۔۔۔۔ زرداد خان نے کال پر کسی کو دھمکی دی

لیکن سر وہ گھر سے باہر نکلے تب نا۔۔۔ اتنے دنوں سے اگر نکل بھی رہی ہے تو کوئی نا کوئی ساتھ ہوتا ہے اور آپ کا حکم تھا کہ اکیلے میں یہ کام کرنا ہے اب آپ بتا دیں کیا حکم ہے آپ کا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بس آج کام ہو جانا چاہئے کسی بھی طرح کرو یہ تمہاری مرضی بس مجھے وہ میرے بنگلے پر آج رات تک چاہئے

۔۔۔۔زرداد خان نے آنکھوں میں چمک لئے حکم جاری کیا

۔۔۔۔۔

اب اصل وقت آیا ہے مسٹ مسٹر حماد شاہ تیری بہن آج میرے بنگلے میں ہو گی آج میرا بدلہ پورا ہو گا بہت سوچا کے حماد شاہ سے کس طرح بدلہ لیا جائے اپنے دوستوں سے بھی مشورہ کیا اور آخر بات یہاں آ کر رکی۔۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے پر میں اسے اگلے ہی دن چھوڑ دوں گا

۔۔۔زرداد خان نے اپنا فیصلہ سنایا

ارے چل تو کچھ نا کر پر آج رات ہمیں اپنے بنگلے میں دعوت دے دے تیری مہربانی ہمارا ہی کچھ بھلا کر دے کمینگی ہنسی لئے فارس بولا باقی سب نے بھی فارس کی ہاں میں ہاں ملائی زرداد خان کو کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی بہت سی لڑکیاں خود اسے کئی بار نائٹ سپینڈ کرنے کی آفر کر چکی تھیں مگر بہت چاہ کر بھی زرداد خان نے حامی نا بھری اسے خود پر کمال کا کنٹرول حاصل تھا اپنی ایک بہن ہونے کا بھی کچھ اثر تھا جب بھی زنا کے بارے میں سوچتا اسے بی جان کی بات یاد آجاتی۔۔۔۔ایک بار بی جان نے تنگ آکر اسے کہا تھا

تیری جو حرکتیں ہیں یاد رکھنا مکافات عمل اسی دنیا میں ہوتا" ہے کسی کی عزت تار تار کرنے سے پہلے یہ مت بھولنا تیری عزت

تیری بہن بھی گھر میں موجود ہے" یہ الفاظ کوڑے کی طرح لگے تھے اور شائد یہی وجہ تھی کہ زرداد خان بہت چاہنے کے باجود بھی کسی کے ساتھ اس حد تک نا جا سکا اسے ہمیشہ زرناب کا معصوم چہرہ نظر آ جاتا تھا

اور آج تک زرداد خان کسی بھی لڑکی کے قریب پھٹکا بھی نہیں تھا ہاں مگر دوستیاں سب سے بڑھ چڑھ کر کرتا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کو ٹھیک لگے رات چلے جانا میرے بنگلے پر بس میرا بدلہ پورا ہو جائے مجھے اور کچھ نہیں چاہئے۔۔ بے نیازی سے کہتا زرداد خان شیشہ پینے لگا

یاہو یہ ہوئی نا بات فارس نے خوش ہوتے کہا

میرے لئے بھی ایک کپ چائے بنا دو۔۔۔۔اشفہ ایک دم اچھلی بہت قریب سے شناور کی آواز سنائی دی آدھی چائے ہاتھ پر ہی چھلک کر گر گئی

ارے دھیان سے لاؤ اپنا ہاتھ دکھاؤ جلدی سے شناور نے اشفہ کا ہاتھ پکڑ اتھا۔۔۔۔۔۔واؤ کتنے نرم و ملائم ہاتھ ہیں تمہارے آئی لائک اٹ ہلکے سے اشفہ کے ہاتھ کو دبایا۔۔۔۔درد سے اشفہ کی

آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اتنے اچانک شناور نے ہاتھ پکڑا اشفہ کچھ کہہ بھی نا سکی

پلیز شناور بھائی چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔ سختی سے کہتی ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا کر کچن سے بھاگی تھی۔۔۔۔۔فون کان سے لگائے اپنے کمرے سے نکلتا زوریز شاہ اشفہ کو تیزی سے اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر ٹھٹھکا

پیچھے پیچھے شناور اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا چہرے پر مسکراہٹ لئے نکلا ایک منٹ لگا تھا زوریز شاہ کا پورا چہرہ سرخ ہوا

کیا کر رہے تھے تم کچن میں ۔۔۔۔۔ زوریز شاہ کے سوال پر شناور ایک دم گھبرایا

ارے زوریز تم ۔۔۔۔ تم کب آئے شناور نے اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی پوری کوشش کی مگر ایسے گھبرا رہا تھا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو

میں نے کیا پوچھا ہے کیا کر رہے تم کچن میں ۔۔۔۔ زوریز کا اب بھی وہی سوال تھا

کیا ہو گیا زوریز میں تو چائے کا کہنے آیا تھا تم کیوں اتنا شاؤٹ کر رہے ہو شناور نے ہمت سے جواب دیا

شناور کے جواب سے زوریز شاہ بلکل بھی مطمئین نہیں ہوا تھا مگر پھر بھی صرف اچھا کہہ کر وہاں سے چلا گیا

عجیب انسان ہے آیا بڑا شناور بڑ بڑایا

تو بھائی صاحب کیا خیال ہے اب بچوں کے بارے میں بھی کوئی بات چیت کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔

کیا بات بہن میں سمجھا نہیں۔۔۔ حماد شاہ نے نا سمجھی سے خالہ کو دیکھا۔۔۔ جبکہ بہروز شاہ اچھی طرح سمجھ رہے تھے وہ شناور کے رشتے سے خوش نہیں تھے انہوں نے اشفہ کو اپنے گھر سے باہر نا

بھیجنے کا ہی سوچا تھا مگر زہرہ بیگم کی بہن نے اپنے شناور کی بات ڈال دی

بھئی میں اپنی بیٹی اشفہ کی بات کر رہی ہوں بڑی ہی پیاری بچی ہے ۔۔۔مجھے تو بہت پسند ہے میں اپنے شناور کے لئے آپ سے اشفہ کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں اب آپ بتائیں کیا برا ہے اس میں بچے بڑے ہو گئے ہیں۔۔۔۔

حماد شاہ نے فوراً بہروز شاہ کی طرف دیکھا

اصل میں بہن بات تو آپ کی ٹھیک ہے بلکل بچے بڑے بھی ہو گئے وقت کا پتا نہیں چلا اور شناور بھی بڑا سلجھا ہوا بچہ ہے تو میں یہ

فیصلہ اپنی بیٹی کی مرضی جانے بغیر نہیں کر سکتا کچھ وقت دیں پھر سوچتے ہیں اس بارے میں
حماد شاہ کے جواب سے بہروز شاہ کو تسلی ہوئی۔۔۔۔

حماد شاہ خود بھی چاہتے تھے کے ان کی دونوں بیٹیاں اسی گھر میں رہیں ان کی نظروں کے سامنے۔۔۔۔ جبکہ ابھی اس سب کا وقت نہیں آیا تھا مگر خالہ نے آکر بات کہیں اور ہی پہنچادی

حماد شاہ اشفہ کے خود سے دور جانے پر سوچ کر ہی افسردہ ہو گئے مگر پھر بھی ابھی اشفہ کا فیصلہ باقی تھا شناور میں کوئی برائی انہیں نظر نا آئی تھی اور بہروز شاہ نے بھی کوئی سوال نہیں کیا جبکہ زہرہ بیگم

تو یہ ہی چاہتی تھیں ان کی بیٹی اپنی خالہ کے گھر جائے اس رشتے سے زہرہ بیگم بہت خوش تھیں

بات سنو۔۔۔۔ چھت پر بیٹھی اشفہ کو زوریز شاہ نے مخاطب کیا ۔۔۔اشفہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی پر کہا کچھ نہیں

شناور نے تم سے کوئی بد تمیزی کی ہے کیا۔۔۔؟زوریز شاہ کے سوال پر اشفہ نے جھکا سر اٹھایا

جی نہیں آپ کو اس سے مطلب۔۔۔۔روکھے لہجے میں جواب دیتی اشفہ جلدی سے نیچے بھاگی تھی کہیں زوریز شاہ اپنی نگاہوں

سے جلا کر بھسم ہی نا کر دے۔۔۔۔اشفہ کا ہاتھ زوریز شاہ دیکھ چکا تھا اسے نجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا جیسے شناور نے کچھ غلط کیا ہے

خیر کندھے اچکاتا زوریز شاہ بھی نیچے اترا۔۔۔۔

شام کی چائے پر سب ہی موجود تھے شناور اشفہ اور اشنا پر تھوڑی تھوڑی دیر بعد ایک تفصیلی نگاہ ڈالتا جبکہ زوریز شاہ کی نظریں اشفہ کے ہاتھ پر ٹکی تھیں ایک نظر اشفہ کو دیکھ کر اپنے موبائل میں بزی ہو گیا

اشفہ یہ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا ہے کیوں اتنا سرخ ہے زہرہ بیگم کی توجہ اب جا کر اشفہ کے جلے ہاتھ پر پڑی تھی۔۔۔۔

امی وہ بس چائے گر گئی تھی۔۔۔۔اشفہ نے منہ بسورتے جواب دیا

جی آنٹی جی میں میں کچھ لگانے ہی والا تھا اس کے ہاتھ پر لیکن اس نے نہیں لگوایا شناور نے بھی اپنی بات کہی اشفہ ایک دم گھبرائی

ارے تو لگوا لیتی نا پاگل کہیں کی وقت پر دوا لگا دیتا شناور تو اب تک یہ اتنا خراب نہیں ہوتا حد کرتی ہو اشفہ زہرہ بیگم الٹا اسے ڈانٹنے لگیں

جی امی۔۔۔۔۔ مرجھائے سے انداز میں کہتی اشفہ پر شناور کی مکمل نظر تھی

آپی آپ کو چاچو بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔ میرال نے حماد شاہ کا پیغام اشفہ کو دیا

اشفہ نے شکر ادا کیا یہاں سے اٹھنے کا موقع ملا شناور کی آر پار ہوتی نظروں سے اشفہ کو اب غصہ آنے لگا تھا

اشنا اٹھ کر اپنی چائے چھت پر لے گئی شناور کی آنکھیں چمکیں سب سے نظریں بچاتا اشنا کے پیچھے گیا

کتنا اچھا موسم ہو رہا ہے نا اپنے پیچھے کسی کی آواز سن کر اشنا پلٹی

شناور بھائی آپ۔۔۔۔ہاں واقعی بہت اچھا موسم ہو رہا ہے تبھی تو میں اپنی چائے یہاں لے آئی آپ نے پینی ہے تو میں لے آتی ہوں اشنا چائے لینے کے لئے نیچے جانے لگی کے شناور نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔ارے نہیں بے بی تم بس میرے پاس بیٹھو تمھاری باتیں مجھے بہت پسند ہیں مل کر باتیں کرتیں ہیں کہتے ساتھ شناور نے اسے اپنے پاس کھینچ کر زبردستی بٹھایا

اشنا حیران ہوئی کے اچانک شناور بھائی کو کیا ہوا شناور بھائی کے پاس بیٹھنا تھوڑا عجیب تو لگا مگر کندھے اچکا کر باتوں میں مگن ہو گئی شناور اشنا پر اپنی گندی نگاہیں گاڑے مسلسل اسے دیکھے گیا ہاتھ بڑھا کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالنا چاہا کہ اشنا کو کچھ احساس ہوا ایک دم کھڑی ہوئی کیا کر رہے آپ شناور بھائی۔۔۔۔شناور ایک دم گھبرا کر کھڑا ہوا

ارے کچھ نہیں گڑیا بس میرا ہاتھ پھسل گیا تھا آؤ بیٹھو باتیں کرتے ہیں کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔۔شناور سمجھ گیا اشنا اتنی بھی انجان نہیں ہے جتنا وہ اسے سمجھ رہا تھا

وہ بھائی مجھے لگتا ہے امی آواز دے رہی ہیں میں آتی ہوں کہہ کر اشنار کی نہیں جلدی سے سڑھیاں اترنے لگی۔۔۔۔۔

زوار شاہ اور زوریز شاہ نے یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا بہروز شاہ نے چھت سے کچھ سامان اتارنے کے لئے انہیں بھیجا تھا مگر سامنے جو شناور کی حرکتیں دیکھ کر زوریز شاہ ہی کیا زوار شاہ بھی سرخ ہوا تھا اشنا بنا دیکھے نیچے بھاگی تھی دونوں نے سب دیکھ لیا ہے زوریز نے اشنا کی کلاس تو بعد میں لینے کا سوچا پہلے زوار اور زوریز نے مل کر شناور کی دھلائی کی۔۔۔۔۔

آئندہ تو گندی نظر ڈالنا اس گھر کی عزت پر تیری آنکھیں میں نکال دوں گا صرف آج کا دن ہے تیرے پاس سامان سمیٹ اور نکل کل تک تو مجھے یہاں نظر نا آئے صرف خالہ کا لحاظ ہے ورنہ زوریز شاہ ایک بار پھر سے شناور کی جانب بڑھا جس کی حالت اب دیکھنے لائق تھی جلدی سے زوار نے آگے بڑھ کر زوریز شاہ کو روکا

زوریز شاہ کا غصہ انتہا پر تھا اگر زوار بیچ میں نا آتا تو شائد شناور کی سانسیں ختم ہو جاتیں

بس بھائی اتنا ہی بہت ہے خالہ کا لحاظ کر لیتے ہیں کچھ آئندہ سوچے گا بھی نہیں اس بارے میں ۔۔۔۔۔زوار شاہ نے زوریز شاہ کو ٹھنڈا کرنا چاہا

اشفہ ابھی ابھی اپنی رضامندی دے کر کمرے سے نکلی تھی ۔۔۔۔حماد شاہ نے اشفہ سے شناور سے شادی کے بارے میں پوچھا اشفہ پہلے تو حیران ہوئی مگر سر جھکا کر صرف یہ کہا۔۔۔ جیسے آپ کی خوشی بابا۔۔۔۔حماد شاہ نے اشفہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور زہرہ بیگم کو بلانے کو بھیجا

تم۔۔۔۔۔ بات سنو میری۔۔۔ زوریز شاہ نے راستے میں ہی جا لیا۔۔۔۔

غصے سے بھری لال آنکھیں اشفہ پر ہی ٹکی تھیں۔۔۔ شناور سے شادی پر ہاں کی تو ٹانگیں توڑ دوں گا میں تمہاری سمجھی۔۔۔۔ اپنی بات پوری کرتا وہاں سے جانے لگا اشفہ کو ایک دم ہوش آیا

کیوں۔۔۔ میں کیوں منع کروں آپ کون ہوتے ہیں مجھے یہ سب کہنے والے یہ میری زندگی ہے اور میں خوش ہوں شناور کے ساتھ شادی پر آپ کو کوئی مسلہ نہیں ہونا چاہئے۔۔۔۔ اشفہ کو خود سمجھ نہیں آئی تھی اتنی ہمت اس میں آئی کہاں سے یہ پہلی بار تھا کہ اشفہ اس طرح زوریز شاہ کے سامنے بولی تھی

زوریز شاہ نے لب بھینچ کر اشفہ کو دیکھا

اوکے جیسے تمہاری مرضی شوق سے کنویں میں کودو مگر بعد میں کوئی گلا کرنے کے لئے اس گھر میں قدم رکھانا تو یاد رکھنا ان ٹانگوں سے سلامت واپس نہیں جاؤ گی اور زوریز شاہ جو کہتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے یہ بات تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہو گا انگلی اٹھا کر اشفہ کو وارن کرتے زوریز شاہ کا جی چاہا ہر چیز تہس نہس کر دے

اشفہ کو اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا مشکل لگا جوش میں آ کر جواب تو دے دیا تھا مگر اب ایک قدم اٹھانے کی ہمت بھی نا ہو رہی تھی

کیا ہوا بھائی کیا کہہ گئے تمہیں زوار زور یز شاہ کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا تھا مگر اشفہ کو ایسے کھڑے دیکھ کر پوچھنے لگا

کچھ نہیں زوار بس جو انکا کام ہے وہی کر رہے تھے اور کیا کرنا ہے ۔۔۔ بھیگی آنکھوں کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھی

میرم پھپھو پلیز مجھے آج اپنے ساتھ لے جائیں راستے میں ہی تو کالج ہے مجھے فارم جمع کرانے ہیں پلیز ہارون بھائی۔۔۔۔اشنا معصوم سی شکل بنا کر التجا کرتی میرم نے نفی میں سر ہلایا

اوکے چلو اب یہ معصوم شکل ٹھیک کر لو حیا کو بھی بلا لو اس نے آج اپنی امی کی طرف جانا تھا اشنا بھاگ کر حیا کو بھی بلا لائی چاروں گاڑی میں بیٹھے میرم کو آفس سے آج پھر دیر ہو جانی تھی اشنا اور حیا کا پروگرام بیچ میں آ گیا تھا

ہارون خاموش بیٹھا گاڑی چلاتا کب سے نوٹ کر رہا تھا کوئی گاڑی ان کا پیچھا کر رہی ہے حیا کو اتار کر پھر سے گاڑی سٹارٹ کی اور پھر سے وہی سلسلہ ہارون نے جب حیا کے گھر کے باہر گاڑی روکی

تھی اچھی طرح سے اطراف کا جائزہ لیا تھا تب پیچھا کرتی گاڑی نظر نہیں آئی ہارون نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا

ابھی اشنا کا کالج آنے ہی والا تھا کے دو تین فائر ان کی گاڑی پر کئے گئے ہارون نے جلدی سے بریک لگائی تب تک چار نقاب پوش ان تک پہنچ چکے تھے

اندھا دھند فائر کرنے سے ہارون کو دو گولیاں لگی وہ موقع پر ہی بے ہوش ہو گیا جبکہ میرم گنگ سی بیٹھی ان نقاب پوش آدمیوں کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ رہی تھی اشنا تو گولیوں کی آواز سن کر پہلے بے ہوش ہو چکی تھی

کک۔۔۔کون ہو تم لوگ کیا چاہتے ہو میرم نے آخر ہمت کرتے پوچھا ہارون شاہ اور اشنا کو دیکھ کر اسے سمجھ نا آئی کیا کرے چلا چلا کر رونے لگی کوئی بھی ان کی مدد کو نا آرہا تھا سب تماشا دیکھ رہے تھے پر ان نقاب پوش آدمیوں کے ہاتھ میں پسٹل دیکھ کر آدھے تو بھاگ گئے اور جو کھڑے تھے وہ بلکل سن کھڑے تھے کسی میں اتنی ہمت نا تھی کے آگے بڑھ کر خون میں لت پت ہارون شاہ کو اٹھا کر ہوسپٹل لے جاتے

ابھی بتاتیں ہیں کون ہیں ہم۔۔۔ان میں سے ایک آدمی میرم کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

یااللہ یہ کیا ہو رہا ہے اس سے مزید میرم کی ہمت نا ہوئی وہیں بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ ڈھیر ہوئی تھی

آخری منظر اس نے نقاب پوش آدمیوں کو اپنی جانب بڑھتے دیکھا اور آنکھیں بند ہو گئیں

زرداد خان کو ابھی ابھی خبر ملی تھی کہ اس کا کام ہو چکا ہے
۔۔۔۔کمینی سی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو چھوا تھا

زرداد خان سے پنگا لینے کا انجام یہ ہی ہو گا مسٹر حماد شاہ اب ڈھونڈ اپنی بہن کو ہر طرف۔۔۔۔۔۔۔

زرداد خان خوش ہوتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور لیپ ٹاپ آن کر کے لڑکیوں کے ساتھ چیٹنگ میں مصروف ہو گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد فارس کا میسج ملا۔۔۔ابے سالے واہ تیری دعوت تو بڑی خوبصورت اور کمال کی ہے دل خوش ہو گیا میسج پڑھ کر زرداد خان مسکرایا تھا

اٹھ کر بیڈ پر لیٹا اور آنکھیں بند کر کے اپنی جیت کو محسوس کرنے لگا پاگلوں کی طرح حماد شاہ اپنی بہن کو ڈھونڈتا ہو گا۔۔۔اپنے

خیالوں میں گم اچانک زرداد خان کو زرناب کا معصوم چہرہ دکھائی انتقام کی آگ نے زرداد خان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا تھا

ایک دم اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا اگر میں نے اس لڑکی کو ہاتھ نہیں لگایا تو کیا ہوا میرے دوست تو یہی غلیظ کام کرنے وہاں پہنچے تھے وہ بھی اس کی ہی اجازت سے۔۔۔۔اجازت تو اسی نے دی تھی حساب بھی اسی سے ہو گا چاہتا تو روک سکتا پھر زنا سے بچنے کا کیا فائدہ ہوا اپنے سامنے سب ہوتا دیکھ رہا اور روک بھی نہیں رہا زرداد خان نے اپنے بال نوچے۔۔۔۔یا اللّٰہ یہ مجھ سے کیا خطا ہو گئی اس لڑکی کی

عزت اپنی حفظ وامان میں رکھنا دعا کرتا وہ جلدی سے اٹھا اور باہر کو بھاگا

آدھے گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں کیسے طے کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتی اشنا نے خود کو انجان جگہ پایا تھا ۔۔۔ذہن پر زور دیا تو ساری بات یاد آئی فائیر نگ، ہارون بھائی اور میرم پھپھو ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ کمرہ پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اشنا بنا اندھیرے کی پرواہ کئے دروازے کی طرف بھاگی عام حالت میں اشنا کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا رات بھی لائٹ جلا کر سوتی تھیں دونوں

ارے ارے۔۔۔اٹھ گئی حسین پری فارس نے نیچے آتی اشنا کو سر سے پاؤں تک گھورا

کیسے نا اٹھتی ہمارے دل کی تڑپ آخر اس کے دل تک پہنچ گئی ہو گی۔۔۔ سمیر اور اویس بھی سیڑھیوں سے نیچے آتی اشنا کی طرف بڑھے اشنا نا سمجھی سے سب کو دیکھ رہی تھی اور یہ گھر ۔۔۔یہ تو اس کا نہیں تھا میرم پھپھو اور ہارون بھائی بھی کہیں نظر نہیں آرہے یہ میں کہاں ہوں اشنا کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

ان تینوں کی غلیظ نگاہیں اشنا کو اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھیں ایک منٹ نا لگا تھا اسے سمجھنے میں کے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔الٹے پاؤں واپس سیڑھیاں چڑھنے لگی کے کہیں کسی کمرے میں بھاگ جائے خود کو بند کر لے اشنا کا ارادہ بھانپ کر تینوں اپنی ہوس مٹانے اس کے پیچھے لپکے اندھیرے میں بھاگتے اسے کچھ سمجھ نا آرہا تھا اوپر اندھیرا تھا جبکہ نیچے روشنی تھی جہاں فارس اور اس کے دوست بیٹھے تھے اچانک کسی کے ہاتھ میں اس کا دوپٹہ آگیا دوسرے نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔۔۔اشنا چلانے لگ گئی چھوڑو مجھے چھوڑو۔۔۔۔

پلیز مجھے جانے دو تمہیں خدا کا واسطہ۔۔۔۔اشاان کی سخت گرفت کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی التجا کرتی رونے لگ گئی

۔۔۔۔۔

ادھر آؤ ظالم حسینہ فارس جواب ان تک پہنچا تھا ان کی گرفت میں مچلتی اشا کو کھینچ کر دونوں کندھوں سے پکڑ کر اس پر جھکنے لگا اشا نے اپنا پورا زور لگا کر فارس کو دھکا دیا اور خود واپس نیچے کو بھاگی۔۔۔بھاگتے بھاگتے اس کا پاؤں پھسلا اور وہ سیدھا گرتی ہوئی زرداد خان کے قدموں میں گری۔۔۔۔

اشنا کا چہرہ زمین کی طرف تھا زرداد خان دیکھ نا سکا مگر اس لڑکی کا یہ حال دیکھ کر اسکا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے یہ سب اس کی غلطی کی وجہ سے ہوا تھا

اشنا سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے شدید زخمی تھی زرداد خان کے قدموں میں گری یہ سمجھی تھی یہ بھی ان کا ساتھ ہے اور اب گرنے کی وجہ سے اشنا میں مزید مزاحمت کی ہمت نا رہی ۔۔۔۔اپنا ساتھ یہ سب سوچ کر ہی اشنا کی چیخنے چلانے لگ گئ اشنا کی چیخوں سے پورا گھر جیسے دہل سا گیا زرداد خان میں اتنی ہمت نا رہی تھی کہ جھک کر اس لڑکی کو اٹھاتا اور چپ کرواتا اشنا کی کیفیت کو وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے بھی اپنی عزت کا لٹیرا سمجھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

چل اب تو اور مزہ آئے گا تو بھی آ گیا فارس اور باقی دونوں جب تک نیچے پہنچے زرداد خان کو دیکھ کر تینوں نے قہقہہ لگایا

اشنا کی طرف بڑھے فارس کے ہاتھ کو زرداد نے تھاما ۔۔۔۔زرداد خان کی حالت اس وقت بہت جنونی ہو رہی تھی آنکھوں میں جیسے خون ٹپک رہا ہو۔۔۔۔۔۔آؤ دیکھا نا تاؤ پکڑ کر تینوں کو پیٹنے لگ گیا۔۔۔۔

بول۔۔۔جلدی بول۔۔۔۔کچھ کر تو نہیں دیا تم لوگوں نے ۔۔۔زرداد خان دھاڑا

وہ تینوں اور زرداد خان اکیلا ان تینوں پر بھاری تھا

اتنی مار کھا کر وہ تینوں نڈھال سے ایک طرف گر پڑے مگر زرداد خان نے پھر بھی ان کو نا چھوڑا فارس کو گریبان سے پکڑ کر پوچھا

نن۔۔۔۔نہیں۔۔ابھی تو ہم اسے قابو کرنے کی کوشش میں تھے کہ وہ سڑھیوں کی طرف بھاگی اور گر گئی تب تک تو آگیا۔۔۔۔۔فارس نے بہت آہستہ آواز میں کہا زرداد نے بمشکل اس کے الفاظ سنے اور شکر ادا کیا

یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔۔اس لڑکی کی عزت بچالی تو نے وقت پر مجھے بھیج دیا۔۔۔۔۔میں کبھی ایسی غلطی نہیں کروں گا میرے

رب مجھے معاف کردے میں عزت کے ساتھ اس کو اس کے گھر پہنچا کر آؤں گا اگر وہ وقت پر نا پہنچتا تو شائد یہاں بہت کچھ غلط ہو جاتا جو نہیں ہونا چاہیے تھا

اشناکب کی بے ہوش پڑی تھی زرداد خان زمین پر وہیں اس کے پاس بیٹھ کر اسے سیدھا کرنے لگا

سامنے پڑی بے ہوش لڑکی کو سیدھا کرتے زرداد خان کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے وہ آنکھوں میں آنسوں لئے یک ٹک اشنا کا معصوم اور خون سے تر چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔ قسمت نے کیا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ جس کو حد سے زیادہ سوچا اور چاہا وہی اس کی سزا بنے سامنے پڑی تھی

زرداد خان بلکل سن جسم کے ساتھ بیٹھا رہ گیا

اس چہرے کو وہ کیسے نہیں پہچانتا ایک ہی ملاقات میں اس لڑکی نے اس مغرور لڑکے کو اپنا دیوانہ بنا دیا تھا اور آج یہ سب زرداد خان کو لگا اس کے سارے گناہوں کی سزا آج ملی ہے

کچھ سمجھ نا آیا تو وہیں سجدے میں گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

شاہ ولا میں ہر طرف خاموشی چھائی تھی ہارون ہاسپٹل میں جبکہ میرم گھر میں بیمار پڑی تھی۔۔۔۔۔۔اشنا کا کچھ پتا نا چل سکا تھا میرم کی بند ہوتی آنکھوں نے نقاب پوش آدمی کو اشنا کو اٹھاتے دیکھا تھا مگر میرم میں ہمت نا تھی کے اٹھ سکتی۔۔۔۔

زہرہ بیگم اور اشفہ کا رو رو کر برا حال تھا جبکہ حماد شاہ اور بہروز شاہ اپنی پوری کوشش میں لگے تھے کہ اشنا کا کوئی نا سراغ مل جائے

۔۔۔۔۔۔

زوریز شاہ ابھی تک شاک میں تھا کہ یہ ہو کیسے سکتا ہے نا کسی سی دشمنی نا کوئی لڑائی پھر اچانک یہ سب۔۔۔۔۔جبکہ زوار شاہ، صبا بیگم اور حیا ہارون شاہ کے پاس ہوسپٹل میں تھے

حماد شاہ کو تسلی دیتے زوریز شاہ نے جگہ جگہ اشنا کو ڈھونڈا اور اب فجر کی ہونے میں کچھ ہی دیر باقی تھی

بھائی میری اشنا ملی تو۔۔۔۔ حماد شاہ پھوٹ کر رونے لگے بہروز شاہ نے آگے بڑھ کر حماد شاہ کو گلے لگایا۔۔۔۔۔

بہروز شاہ کوئی دس دفعہ میرم سے ساری بات پوچھ چکے تھے ہارون کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا

جیسے جیسے رات ڈھلتی جا رہی تھی حماد شاہ کا دل ڈوبتا جا رہا تھا ہر طرح سے پتا لگا لیا پر کچھ معلوم نا ہو سکا زہرہ بیگم بار بار بے ہوش

ہوتی جب ہوش آتا تو صرف اشنا کا پوچھتی اور کچھ دیر بعد واپس بے ہوشی میں چلی جاتیں۔۔۔۔شاہ ولا کی خوشیوں کی نظر لگ گئی تھی جیسے۔۔۔۔خالہ بھی زہرہ بیگم کو سنبھالنے میں لگی تھیں اور شناور کو تو کسی چیز کی ہوش ہی نا تھی زوریز شاہ سے پٹنے کے بعد اب تک اپنے کمرے سے باہر نا نکلا تھا

حماد شاہ کا فون بجا تو جلدی سے انہوں نے اٹھایا اگلی طرف کی بات سن کر وہ باہر گیٹ کی طرف بھاگے۔۔۔۔زوریز شاہ ان کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے چھوٹے پاپا۔۔۔جلدی سے بتائیں نا سب خیر ہے زوریز شاہ سے صبر نا ہوا

گاڑی چلاؤ زوریز گاڑی وقت نہیں ہے ابھی کچھ مت پوچھو۔۔۔ حماد شاہ بار بار اپنا پیسنہ صاف کرتے بے چین سے تھے زوریز شاہ کو اس وقت ان پر بہت ترس آیا۔۔۔۔ نجانے کس نے یہ حرکت کی تھی ایک بار وہ میرے سامنے آجائے نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔۔

زوریز شاہ اس وقت صرف ضبط کے مراحل سے گزر رہا تھا اشنا کی گم شدگی اور یہ سب ایک بار شک شناور پر بھی گیا اگر تو ہوا نا شناور دیکھنا تیری میں بینڈ بجاتا ہوں کیسے ساری دنیا دیکھے گی ۔۔۔۔غصے سے پھنکارتا زوریز شاہ اس وقت آپے سے باہر تھا

کس کی اتنی ہمت ہوئی کے شاہ ولا کی عزت پر ہاتھ ڈال سکے ۔۔۔۔ جس نے بھی کیا ہے زندہ نہیں بچے گا میرے ہاتھوں سے چھوٹے پاپا میں بتا رہا ہوں ۔۔۔ جبکہ حماد شاہ کی جلدی دیکھ کر زوریز شاہ بھی چونکا تھا۔۔۔۔

زرداد خان کب سے بیڈ پر بے ہوش پڑی اشنا کو یک ٹک دیکھے گیا وقت گزرنے کا احساس ہی نا ہوا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اشنا کے وجود میں ہلچل ہوتی دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر اس پاس بیڈ پر بیٹھا

پھر سے وہی کمرہ دیکھ کر اشنا ایک دم اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔ پاس بیٹھے لڑکے کو غائب دماغی سے دیکھا

کک۔۔۔ کون ہو تم کیوں لائے ہو مجھے یہاں کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر کے۔۔۔۔ پلیز مجھے میرے گھر جانے دو میری امی انتظار کر رہی ہوں گی میرا۔۔۔ بابا ڈانٹے گے اتنا لیٹ ہونے پر بولتے کیوں نہیں کچھ مجھے جانے دو۔۔۔۔ اشنا رونے لگی اسے یاد آیا باقی تین لڑکے بھی تھے پر وہ نظر نہیں آرہے تھے ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر ان دونوں کے سوا کمرے میں اور کوئی نہیں تھا

دیکھو لڑکی۔۔۔۔مجھے یہ رونا دھونا بلکل پسند نہیں ہے
۔۔۔ہاتھ آگے بڑھا کر آنسو صاف کرنا چاہے تھے کہ اشنا ڈر کر
پیچھے ہوئی۔۔۔

خبر دار۔۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش
مت کرنا ورنا خود کو ختم کر دوں گی میں۔۔۔روتے روتے اشنا
زرداد کی حرکت پر غصہ ہوئی تھی

ختم کر دو گی خود کو اتنی ہمت ہے کیا۔۔۔؟زرداد خان نے دلچسپی
سے اشنا کو دیکھا

تمہاری مجھ سے دشمنی کیا ہے کیوں لائے ہو مجھ یہاں کیوں کیا مجھے اغوا۔۔۔۔۔۔دیکھو بہتری اسی میں ہے مجھے جانے دو اگر زوریز بھائی کو پتا چل گا تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔اشنا نے اپنی طرف سے زوریز کی دھمکی دی تھی زرداد چونکا

کون زوریز۔۔۔؟کیا لگتا ہے تمہارا۔۔۔۔؟زرداد کے لہجے کی سختی اشنا ایک دم سہمی

بھبھ۔۔بھائی ہیں میرے۔۔۔ تمہیں اس سے کیا۔۔۔ سہم کر جواب دیا

ہمممم تو تم کیا لگتی ہو حماد شاہ کی۔۔۔۔زرداد اپنا شک دور کرنا چاہتا تھا

وہ بابا ہیں میرے۔۔۔۔۔دیکھنا وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں ۔۔۔اشنا نے اس عرصے میں پہلی بار اپنے آنسوں صاف کئے ۔۔۔۔۔

زرداد خان نے سوچا تھا یہ جو بھی لڑکی ہے اسے خود اس کے گھر چھوڑ کر آئے گا اور حماد شاہ سے معافی مانگ لے گا پر یہ تو حماد شاہ کی بیٹی نکل آئی جبکہ اس نے بہن کو اغوا کرنے کا حکم دیا تھا اور اب اشنا کو دیکھنے کے بعد زرداد خان کی ہمت نا ہو رہی تھی اسے خود سے دور کرنے کی اسے واپس بھیجنا سمجھو ہمیشہ کی دوری حماد شاہ

کبھی اسے اپنی بیٹی نادیتا اور اشنا کو وہ چھوڑ نہیں سکتا پہلی بار جب دیکھا تھا تو سوچ لیا تھا دوبارہ ملی تو کہیں جانے نہیں دے گا اور اب زرداد خان نے اپنے دل کی سنی تھی۔۔۔۔

اپنی جون میں واپس لوٹتا زرداد خان مسکرایا

گھر جانا ڈول کو۔۔۔۔پیار سے پچکارتے زرداد خان اس وقت زرداد خان نالگ رہا تھا ورنہ اپنی بات منوانے کے لئے وہ صرف حکم دیتا تھا اور اب اشنا کو بہلا کر اپنی بات منوانے کا ارادہ رکھتا تھا

ہاں۔۔۔۔ایک بار پھر سے آنسوں گال پر لڑکھے زرداد خان جیسے کھو سا گیا

ٹھیک ہے لے چلوں گا پر تمہیں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا

۔۔۔۔۔۔ ہوش میں واپس آتے زرداد خان نے اپنی بات پوری

کی جبکہ اشنا کے سر پر بم پھٹا تھا

یہ۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم مجھے نہیں کرنا تم سے نکاح تم نے

سوچ بھی کیسے لیا۔۔۔۔ نفرت سے کہتی اشنا کو زرداد خان نے

غصہ سے دیکھا تھا

مجھے انکار کر کہ تم میری توہین نہیں کر سکتی لڑکیاں میری تھوڑی

سی توجہ کے لئے مرتیں ہیں اور میں ادھر تمہارے ساتھ سر کھپا

رہا ہوں ایک بات کان کھول کر سن لو یہاں سے باہر نکلنے کا ایک

ہی راستہ ہے مجھ سے نکاح ورنہ بیٹھی رہو ساری زندگی یہاں ۔۔۔۔اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے میں بار بار اپنی بات کہنے کا عادی نہیں ہوں امید ہے سمجھ گئی ہو گی ورنہ اگر میں نے سمجھایا تو بہت برا سمجھاؤں گا۔۔۔زرداد خان کو اشنا کے انکار پر غصہ آیا تھا اور سوچ لیا تھا کے وہ صرف اسکی ہو کر ہی باپ سے مل سکتی ہے ورنہ نہیں۔۔۔۔

تو جاؤ ان لڑکیوں سے نکاح بھی کرو میری جان چھوڑو۔۔۔اشنا غم و غصے سے ایک دم چلائی

تم۔۔۔۔زرداد خان نے اسے دونوں بازوؤں سے تھاما ۔۔۔پہلے تو شائد میں تمہارے ساتھ کچھ نرمی کر دیتا مگر اب

اپنی عزت کی تم خود زمے دار ہو آئی سمجھ نکاح کی آفر قبول کر دیا

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی بات ادھوری چھوڑتا کمرے سے باہر نکلا

جبکہ اشناسن سی اپنی جگہ پر بیٹھی رہ گئی زرداد خان سے انتہا کی

نفرت محسوس کی تھی

روروکر ہلکان ہوتی یہاں سے بھاگنے کا سوچنے لگی

چاروں طرف دیکھ لیا کوئی راستہ نا تھا بھاگنے کا آخر تھک کر وہیں

دروازے کے پاس بیٹھ کر زاروقطار رونے لگی

کیا سوچا پھر۔۔۔۔۔؟ کچھ گھنٹے بعد زرداد خان دوبارہ کمرے

میں آیا اور نڈھال سی اشنا کو کندھوں سے تھام کر اٹھانے لگا

دور ہو جاؤ مجھ سے۔۔۔۔ میں نے کہا نا مجھے ہاتھ مت لگاؤ ۔۔۔۔ رو رو کر اس کا گلا بیٹھ گیا تھا مگر زرداد خان کے ہاتھ لگانے پر نجانے کہاں سے اتنی ہمت آئی کہ زور سے چلائی زرداد کو لگا اس کے کان کے پردے پھٹ گئے ہوں جیسے

آہستہ میری ڈول آہستہ۔۔۔۔ مجھے سنائی دیتا ہے میری شہزادی ۔۔۔۔ وہیں اس کے پاس بیٹھتے زرداد خان نے کانوں پر ہاتھ رکھتے کہا زرداد کے پاس بیٹھنے پر اشنا تھوڑا دور کھسکی

اشنا کی حرکت پر زرداد کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔ ابھی تو کر رہی ہو اپنی مرضی نکاح کے بعد دیکھنا میں تمہیں کیسے خود سے دور جانے دیتا ہوں وارن کرتا زرداد اسے زہر لگا تھا

دیکھ لیں گے مسٹر میں بھی اشنا حماد ہوں میری نفرت کو بھگتو گے ساری زندگی محبت کیا ہوتی ہے بھول جاؤ گے۔۔۔۔۔ سخت لہجے میں کہتی اپنے آنسوں نا روک پائی تھی

ہمم تو مطلب نکاح کے لئے راضی ہو میں ابھی انتظام کرواتا ہوں ۔۔۔ زرداد کو بس اشنا کی رضامندی سے مطلب تھا

یہ سب صرف اپنے بابا کے پاس جانے کے لئے ہے پلٹ کر دیکھوں گی بھی نہیں تمہیں۔۔۔۔اپنی سوچ میں ڈوبی اشنا یہ نا دیکھ پائی زرداد اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا

دن کے اجالے میں دونوں کا نکاح ہوا اشنا حماد شاہ سے اشنا زرداد خان بن گئی

ذلت سے بہتر تھا نکاح کر لیتی بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی یہی سوچ کر اشنا نے حامی بھری تھی اور اب اسے جلد از جلد واپس جانا تھا

حماد شاہ اور زوریز شاہ جب تک اس بنگلے میں پہنچے بنگلہ پورا خالی تھا

_____

حماد شاہ کو زرداد خان نے فون کر کے بتا دیا تھا کہ اس کی بیٹی اس کے بنگلے پر ہے اور ساتھ ہی اسے بتایا کے اگر اشنا نے اس کے ساتھ نکاح کی حامی بھر لی تو اشنا کو وہ واپس نہیں کرے گا اور اگر اشنا نے نکاح سے انکار کیا تو وہ خود اسے چھوڑنے آئے گا جبکہ اشنا کو زرداد خان نے ایک دو بار ڈرایا اور وہ اپنی عزت بچانے کے لئے آسانی سے مان گئی وہ سمجھ رہی تھی نکاح کے بعد سب آسان ہو گا وہ اپنوں سے مل سکے گی اور کبھی دوبارہ اس شخص کے ساتھ نہیں رہے گی مگر زرداد خان اس سے بھی زیادہ شاطر تھا اشنا کے رضا مند ہو جانے کے پیچھے کیا ارادے ہیں وہ اسی وقت سمجھ گیا تھا اور

اب تو وہ اس کی بیوی تھی اسے صرف زرداد خان کے ساتھ رہنا ہے اپنی جیت پر سکون زرداد خان حماد شاہ کو پچھاڑ گیا تھا

حماد شاہ خالی بنگلہ دیکھ کر ڈھے سے گئے آخر تنگ آکر زوریز شاہ نے زبردستی ساری بات پوچھی سب سن کر زوریز شاہ پاگلوں کی طرح زرداد خان کو ڈھونڈنے نکلا۔۔۔۔۔ حماد شاہ بے بس سے اسے روک بھی نا سکے

میرے اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا۔۔۔۔۔ روتے روتے ان کی حالت غیر ہو گئی انہیں ایک بار شک تو ہوا تھا مگر اگنور کر گئے اور پھر اچانک سے زرداد خان کی کال اور ساری بات سن کر انہیں

اپنی معصوم بچی پر ترس آیا اس سب میں اس کا کیا قصور تھا جو بھی تھا اشنا زرداد خان کے انتقام کی بھینٹ چڑھ چکی تھی

بہت ڈھونڈنے کے بعد بھی ان کا کوئی سراغ نا ملا تھک ہار کر زوریز شاہ واپس گھر پہنچا حماد شاہ نے آس بھری نظروں سے زوریز شاہ کو دیکھا زوریز شاہ نے دکھ سے اپنی آنکھیں جھکا لی اپنے چچا کو وہ اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا مگر خود سے عہد ضرور کیا تھا اشنا کو ضرور چچا کے پاس واپس لائے گا

ایک ہفتے سے میرم بنا بتائے غائب تھی انتظار تھا کے بڑھتا ہی جا رہا تھا براق خان شدید غصے کی حالت میں ہر دو منٹ بعد کسی نا کسی کو ڈانتا رہتا

اور آج میرم کو اس کی سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر براق خان نے کوئی رسپانس ظاہر نا کیا نا ہی ڈانٹنے کے لئے آفس بلایا میرم کی حالت ویسے بھی خراب تھی اشنا کا اغوا ہونا سب کو ہلا کر رکھ گیا۔۔۔۔

اب بھی اپنا کام مکمل کرتی وقت سے پہلے نکلنے کی کوشش میں تھی مگر ساتھ حیران بھی ضرور رہی سر نے آفس بلا کر ڈانٹا نہیں ۔۔۔ جلدی چھٹی لینے کا سوچ کر براق خان کے آفس گئی

السلام علیکم سر۔۔۔۔۔ میرم کی آواز پر براق خان نے بنا سر اٹھائے جواب دیا

سر وہ مجھے آج جلدی چھٹی چاہئے تھی۔۔۔۔ براق خان جھٹکے سے کھڑا ہوا میرم ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی

مس میرم شاہ۔۔۔۔۔ آپ نے آفس کو مذاق سمجھا ہوا ہے کہ جب چاہے چھٹی کر لی اور جب دل کیا پورا ویک بنا انفارم کئے غائب ہو گئے یہ کیا تماشا ہے اور پلیز میرے سامنے بچوں کی طرح رونے کی ضرورت نہیں آپ چھٹی کر لیں گی تو جو پینڈنگ میں اتنا کام پڑا ہے وہ کون ختم کرے گا۔۔۔۔۔ تو مس میرم وہ

کام آپ نے ہی ختم کرنا ہے جائیے اور جا کر کام کریں

۔۔۔۔ براق خان جیسے پھٹ پڑا تھا

بنا کسی آواز کے میرم الٹے قدم واپس پلٹی اور اپنی چیئر پر بیٹھتے ہی رونے لگی سارا دل ہی دل میں میرم کو ڈانٹ پڑنے پر بہت خوش تھی

گھر کی خاموشی اور وحشت سے گھبرا کر آج آفس کے لئے نکل آئی ہارون بھی گھر آگیا تھا سب خاموش تھے ایسے میں گھر میں رہ کر عجیب گھٹن کا احساس ہو رہا تھا اشنا کے بغیر گھر کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا

اور یہاں سر کی ڈانٹ دل برداشتہ ہوتی میرم غصے سے اٹھی اور
براق خان کے آفس بناناک کئے گھسی

اتنے بڑے آفس میں بیٹھ کر آپ شائد زندگی اور زندگی کی
حقیقت کو بھول چکے آپ کے نزدیک صرف پیسہ کمانا اہم ہے
کچھ بھی ہو جائے بس آپ کی تمام فائلز وقت پر ریڈی ہونی
چاہئیں بھلے کوئی مر رہا ہو کوئی کڈنیپ ہو رہا ہوں کسی کی کوئی بھی
مجبوری سے آپ کو کوئی سروکار نہیں ہے آپ تو بس اس عالیشان
آفس میں بیٹھ کر حکم چلانا پسند کرتے ہیں اپنی اس امیری کے
رعب میں یہ مت بھولیں آپ بھی انسان ہیں اور مجبوریاں
انسانوں کو ہی ہوتی ہیں آپ کو بھی ہو سکتی آپ کے ساتھ بھی
کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے تو بتائیں بھلا آپ اس حادثے سے نمٹنے

کی کوشش کریں گے یا اس وقت بھی اپنے اس چہیتے آفس کی شان وشوکت بڑھائیں گے اور رہی بات اس کام کی تو شوق سے رکھیں کسی اور کو میں یہ جاب چھوڑ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔غصے سے لال پیلی ہوتی اپنی بات مکمل کرتی میرم آفس سے کب نکلی براق خان کو کچھ پتا نا چلا ہوش تو اسے تب آیا جب خاور نے اسکا کندھا ہلایا

کیا ہوا۔۔۔ایسے کیوں کھڑا ہے۔۔۔خاور نے براق خان کو دیکھتے پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔۔اپنی چیئر پر بیٹھتا براق خان کسی گہری سوچ میں گم ہوا

الفاظ تھے یا خنجر براق خان میرم کی اس جرت پر حیران تھا اسے بولنا بھی آتا ہے غصے سے سرخ چہرہ چہرے پر جھولتی آوارہ لٹیں براق خان کو وہ کوئی معصوم سی شہزادی لگی تھی

تم نے وعدہ کیا تھا تم مجھے گھر چھوڑ آؤ گے اب یہ سب کیا ہے اور کہاں لے آئے ہو مجھے۔۔۔۔۔اشنا نے زرداد کے اسرار پر ناشتہ بھی اسی بھول میں جلدی جلدی کیا کہ وہ گھر جا رہی ہے مگر زرداد خان تو اسے کہیں اور لے آیا جو پچھلے گھر سے بھی بڑا گھر تھا

میری پیاری سی ڈول کچھ صبر کرو زرداد خان اپنا کیا وعدہ ضرور پورا کرتا ہے بے فکر رہو۔۔۔بے نیازی سے کہتا کچن میں گیا اور فریج سے جوس نکال کر پینے لگا

کیا بد تمیزی ہے یہ کیسے کر سکتے ہو تم یہ سب لعنت ہو تم پر گھٹیا انسان۔۔۔۔اشنا سے برداشت نا ہوا تو گلا پھاڑ کر چلائی

کسے کہا تم نے یہ سب۔۔۔۔زرداد خان قدم اٹھاتا اشنا کی جانب بڑھا

تم نے سنا نہیں تم سے کہا ہے تم سے تم جیسے لوگ بھول جاتے ہیں یہ سب کرتے ہوئے کہ گھر میں بھی بہن بیٹی کے ساتھ یہ

سب ہو سکتا پر کیا کریں غفلت کی پٹی جو آنکھوں پڑی ہوتی ہے پتا ہے کیا تمہارا قصور نہیں ہے بلکہ تمہاری تربیت ہی ایسی ہے

اشنا پھنکاری۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔اس سے زیادہ ایک لفظ مت بولنا ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ کیا ہاں ورنہ کیا تمہاری غیرت جاگ رہی تو لعنت ہو تم پر اور تمہاری غیرت پر میں نے آج تک کسی سے نفرت نہیں کی کیوں کہ میرے گھر والوں نے مجھے سکھایا ہی نہیں مگر تم سے مجھے نفرت اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے تم آئی سمجھ اشنا کی باتیں زرداد خان کو کوڑے کی طرح لگ رہیں تھیں

تم۔۔۔۔۔۔دو قدم کا فاصلہ بھی مٹاتا وہ اشنا کو دبوچ چکا تھا

۔۔۔آہ۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے غلیظ انسان کیسے مرد ہو تم اپنی بیوی کو اپنے دوستوں۔۔۔۔۔۔۔چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔زرداد کی ہمت جواب دے گئی تھی ایک زوردار طمانچہ اشنا کے رخسار سرخ کر گیا

بس کرو اپنی یہ بکواس۔۔۔۔۔۔مزید کچھ بولی تو یہیں زندہ گاڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتا وہ بولا

نہیں رہوں گی میں چپ۔۔۔۔سچ سننے میں تکلیف ہو رہی ہے نا ۔۔۔اس سے زیادہ تکلیف سہہ رہی ہوں میں اور میرے گھر والے۔۔۔تم جیسوں کو عقل بھی تب آتی ہے جب خود کی بہن

بیٹی یا بیوی کے ساتھ ایسا ہو۔۔۔اشنا نے بلکل ہمت نا چھوڑی نجانے کہاں سے اتنی ہمت آئی تھی اس میں کہ زرداد خان جیسے آدمی کو آئینہ دکھا رہی تھی اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ بول کیسے رہی ہے اتنا سب کچھ

تو تم بس نہیں کرو گی آؤ تمہیں مزہ چکھاؤں اشنا کو گھسیٹنے کے انداز میں کمرے لا پٹخا اتنا آپے سے باہر وہ پہلے کبھی نا ہوا تھا

نہیں کروں گی بس سمجھے تم نہیں کروں گی کیا کر لو گے تم زیادہ سے زیادہ میری عزت پر ہاتھ ڈالو گے اور کر بھی کیا سکتے ہو تم جاؤ اپنے دوستوں کو بھی دعوت عام دو۔۔۔ چیختی چلاتی اشنا کے الفاظ زرداد خان کا صبر جواب دے گیا اشنا کا دماغ ٹھکانے لگانے کو

وہ آگے بڑھا جبکہ اپنی طرف بڑھتے زرداد کو دیکھ کر اشنا ہمت جمع کرتی جلدی سے اٹھی اور اگلے ہی پل بیڈ کی دوسری طرف چھلانگ لگا کر باہر کو دوڑی زرداد اس سب کے لئے تیار نا تھا اشنا کو پکڑنے کے لئے اسے واپس مڑنا پڑا اتب تک وہ کچن میں پہنچ کر جلدی سے چھری اٹھا چکی تھی۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔ زرداد کے چھکے چھوٹے تھے اشنا کو ہاتھ میں چھری پکڑ کر اپنی کلائی پر رکھتے دیکھ کر

خبردار۔۔۔ خبردار جو میرے قریب آئے تو یا مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بہت برا ہو گا دیکھنا بہت برا اشنا نے قریب آتے زرداد کو وارن کیا

اوکے اوکے نہیں ہاتھ لگاؤں گا میں تمہیں آئی پرامس تمہاری مرضی کے بغیر بلکل ہاتھ نہیں لگاؤں گا مگر تم یہ چھری پھینک دو نیچے چلو میری ڈول شاباش چھوڑ وا سے لگ جائے گی میں کچھ نہیں کہہ رہا تمہیں پلیز کام ڈاؤن۔۔۔۔۔زرداد خان نے اشنا کا غصہ کم کرنا چاہا ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ خود غصے سے پاگل ہو رہا تھا مگر اشنا کی یہ حرکت زرداد خان بھونچکارہ گیا کہاں وہ معصوم سی لڑکی کہاں یہ سب کرنے کی ہمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تم وعدہ کرو مجھے ہاتھ نہیں لگاؤ گے اور مجھے میرے گھر بھی چھوڑ کر آؤ گے۔۔۔اشنا نے چھری بلکل پیچھے نا کی تھی مسلسل اپنی کلائی پر رکھے زرداد خان کو دیکھ رہی تھی زرداد خان کی جان

پر بنی تھی چھری کافی تیز تھی اور اگر اشنا کو کچھ ہو جاتا تو اس سے آگے وہ سوچ نا سکا

ٹھیک ہے تم جیت گئی میں ہار گیا میری محبت ہار گئی میں تمہیں ابھی چھوڑ کر آؤں گا بس تم یہ سب ختم کرو۔۔۔زرداد کا کہنا تھا کہ اشنا کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔۔۔

مجھ سے دور جانا چاہتی ہو میری ڈول۔۔۔۔ٹھیک ہے میں لے چلتا ہوں مگر تم میری رہو گی ہمیشہ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا نا ہی خود سے دور کرنے کی ہمت ہے۔۔۔تم نہیں جانتی تمہیں اس تھوڑے سے وقت میں کتنا چاہا ہے شائد کے زرداد خان

دوبارہ کسی کو اتنا چاہے۔۔۔۔نرم لہجے میں کہتا زرداد خان وہیں بیٹھ گیا

جبکہ اشنا کو اس کی باتیں سمجھ نہیں آرہیں تھیں وہ تو بس واپس جانے کے لیے خوش تھی

چلو آؤ۔۔۔۔ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے زرداد خان نے بنا اشنا پر نظر ڈالے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

امی پلیز یہ دودھ پی لیں بہت کمزوری ہو رہی آپ کو کب تک چلے گا ایسے۔۔۔۔۔پلیز میری خاطر زہرہ بیگم کو کب سے دودھ پلانے کی کوشش میں اشفہ اب ان کی ضد کے آگے تھکنے لگی تھی زہرہ بیگم نا کچھ کھا پی نا رہیں تھیں

خالہ آپ ہی سمجھائیں نا امی کو۔۔۔

ارے میری گڑیا رانی ٹھیک ہے تم جاؤ شناور کو بھی ایک گلاس دودھ گرم کے دے دینا اتنے دنوں سے کافی ڈھیلا ڈھیلا سا ہے

جی خالہ۔۔۔ سر ہلاتی دودھ گرم کر کے شناور کے روم کے باہر کھڑی ہو کر ڈور ناک کرنے لگی

آجاؤ۔۔۔۔بیڈ پر لیٹے شناور نے دراوزے کی طرف دیکھا تو اٹھ کر بیٹھ گیا

میری جان آئی ہے کہاں تھی تم اتنے دنوں سے بلکل خیال نہیں آیا میرا۔۔۔۔شناور کے بدلتے لہجے پر اشفہ اپنا فق چہرہ لئے کھڑی رہی

شناور بھائی ہوش میں تو ہیں آپ کیا ہو گیا آپ کو۔۔۔۔۔اشفہ نے الجھ کر شناور کو دیکھا جو آنکھوں میں چمک لئے اسے دیکھ رہا تھا اشفہ کو ان نظروں سے کوفت محسوس ہوئی۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں یہ دودھ یہاں رکھ دو سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتا آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر لیٹ گیا جیسے ہی اشفہ دودھ رکھ کر واپس مڑی شناور نے اشفہ کا ہاتھ تھاما

یہ کیا کر رہے آپ چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔اپنا ہاتھ چھڑواتی اشفہ روہانسی ہو کر بولی

کتنے پیارے ہاتھ ہیں تمہارے اسی ہاتھ پر چائے گری تھی نا افففف کتنا درد ہوا ہو گا میری جان کو لاؤ میں مرھم لگا دوں کہتے ساتھ اپنے لب اشفہ کے ہاتھ پر رکھنے ہی والا تھا کہ اشفہ نے پورا زور لگا کر ایک تھپڑ رسید کیا شناور اپنے گال پر ہاتھ رکھے اشفہ کو دیکھے گیا

آپ کی اتنی ہمت کتنے گھٹیا انسان ہیں آپ۔۔۔۔ شرم آنی چاہئے آپ کو۔۔۔۔۔۔ آئندہ مجھے چھونے کی کوشش کی نا تو اچھا نا ہو گا۔۔۔ انگلی اٹھا کر دھمکی دیتی تن فن کرتی اس کمرے سے نکلی۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آکر ہاتھوں میں چہرہ دیئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔ افف کتنے گندے ہیں شناور بھائی میں ان سے شادی کی حامی بھر آئی کتنی بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے جبکہ زوریز بھائی نے منع بھی کیا تھا میں ہی بے وقوف ہوں جو نا سمجھ پائی اب کیا کروں کیسے چھٹکارہ حاصل کروں اس انسان سے کاش اشنا

میرے پاس ہوتی کوئی نا کوئی حل ضرور نکال لیتی کہاں چلی گئی تم میری گڑیا اشفہ کو اشنا کی یاد نے مزید غمگیں کر دیا

روتے روتے ایک دم اپنا سر اٹھا کر آنسوں صاف کئے اور سیدھا میرم کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔وہ جانتی تھی میرم ہی اس کی مدد کر سکتی ہے ساری بات میرم کو بتاتی اشفہ میرم کے گلے لگ کر رونے لگی

ارے رونا تو اس کا حل نہیں ہے ناپگلی رو کیوں رہی ہو میں ہوں نا بلکل ڈرنے کی ضرورت نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا فکر مت کرو۔۔۔۔میرم نے اشفہ کو تسلی دی

پھپھو پلیز کچھ کریں مجھے اس سخص سے شادی نہیں کرنی اب میں نے اگر ان حالات میں بابا کو انکار کیا تو پتا نہیں وہ کیا سمجھیں گے

اشفہ نے جو اسے سب بتایا تھا سن کر میرم کو تو پہلے یقین ہی نا آیا مگر اشفہ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی وہ بھی ایسے معاملے میں میرم کو اپنی اشفہ پر سب سے زیادہ یقین تھا

بس کرو اشفہ۔۔۔۔جو کیا اچھا کیا تم نے بلکل ڈرنے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔چلو آنسو صاف کرو اپنے ۔۔۔۔ادھر آؤ میرے پاس ہی سو جاؤ بلکہ یہیں سو یا کرو جب تک اشنا نہیں مل جاتی میرے ساتھ سو گی تم۔۔۔پیار سے اشفہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی خود میرم گہری سوچ میں ڈوبی تھی

اگلے ہی دن شناور کا ہاتھ ٹوٹنے کی خبر پھیل گئی اشفہ تو اشفہ میرم بھی حیران ہوئی کے اچانک کیسے یہ سب شناور ہوسپٹل میں تھا

یا اللّٰہ اس گھر پر اپنا رحم فرما نجانے کس کی نظر لگ گئی ہے صبا بیگم اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگیں

بابا میرے ہیں ٹک ٹک کرتی اشنا حماد شاہ کے سینے پر چڑھی تھی

۔۔۔جی نئ بابا میرے ہیں اشفہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی

تھوڑی ہی دیر میں دونوں کی آپس میں لڑائی سٹارٹ ہو چکی تھی
جسے دیکھ کر حماد شاہ مسکرائے

یہ لیں آپ کی دوائی۔۔زہرہ بیگم کی آواز پر حماد شاہ ماضی سے
حال میں لوٹے

پانی کا گلاس ان کے ہاتھ سے چھوٹا تھا زہرہ بیگم دل پر ہاتھ
رکھتیں مڑی تھیں مگر تب تک حماد شاہ دل کے مقام پر ہاتھ
رکھے دوہرے ہو چکے تھے

حماد شاہ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا بہروز شاہ کب سے ادھر سے ادھر
چکر کاٹتے بہت پریشان نظر آئے

جی بہروز شاہ کون ہے ڈاکٹر نے روم سے نکلتے سب کی طرف دیکھتے پوچھا

جی جی۔۔۔میں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے

پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے ان کی حالت نازک ہے مگر وہ آپ سے ملنے کی ضد کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

بھائی میری اشنا بہروز کو دیکھتے ہی ان کی آنکھ سے آنسو نکلے تھے

۔۔۔۔۔۔

حماد شاہ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں تم اتنے کمزور تو نہیں ہو اور اشنا مل جائے گی بہت جلد زوریز شاہ کو کچھ سراغ ملے ہیں بس تم ٹھیک ہو جاؤ جلدی سے۔۔۔ بہروز شاہ نے حماد شاہ کو تسلی دی

وہ تو ٹھیک ہے بھائی مگر اشفہ کے کچھ برا نا ہو جائے آپ وعدہ کریں میرے بعد آپ اسکا خیال رکھیں گے وہ لوگ کہیں اشفہ کو بھی مجھ سے دور نا لے جائے حماد شاہ کی حالت دیکھ کر بہروز شاہ کی ہمت بھی ٹوٹنے لگی

میرا وعدہ ہے میرے بھائی اشفہ کی تم فکر مت کرو وہ میری بیٹی ہے آج نکاح کر دیتا ہوں تیرے سامنے دونوں کا

۔۔۔۔۔۔ بہروز شاہ کے کہنے پر حماد شاہ چونکے دونوں کا۔۔۔۔؟

ہاں بھئی میراز وریز شاہ اور تیری اشفہ۔۔۔ بہروز شاہ کا صرف کہنا ہی تھا کہ حماد شاہ ایک بار پھر سے رونے لگے بھائی یہ میری بھی خواہش تھی آپ۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔ بس مذید کچھ مت کہو۔۔۔۔۔۔ شناور مجھے اشفہ کے لئے پسند نہیں تھا اور کب سے میں چاہ رہا تھا کہ تم سے بات کروں مگر موقع ہی نہیں ملا خیر جو بھی تھا میں اپنی بیٹی خود سے دور جانے نہیں دے سکتا۔۔۔ میرا وعدہ ہے آج شام ہی نکاح ہو گا ان کا تمہارے سامنے۔۔۔۔ بہروز شاہ کی بات پر حماد شاہ کافی پر سکون ہوئے انہیں اشفہ کی بھی فکر کھائے جا رہی تھی نجانے خالہ اور شناور کیسے ہوں بعد میں اشنا کے طعنے دے دے کر اسکا

جینا حرام کرتے اس سے بہتر تھا بیٹی گھر میں ہی آنکھوں کے سامنے رہے۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہیں امی آپ۔۔۔۔ میں بلکل بھی زوریز بھائی سے شادی نہیں کرنا چاہتی اس ہلاکو خان سے کون شادی کرے گا بھلا آپ جانتی ہیں اچھی طرح ان کے اور میرے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے پھر کیسے سوچ لیا آپ نے یہ سب ۔۔۔۔۔

اشفہ نے جب سے سنا تھا شاک کی کیفیت میں تھی

میرم ۔۔۔ تم ہی کچھ سمجھاؤ اسے ۔۔۔۔ صرف اپنا سوچ رہی ہے اپنے باپ کی کوئی فکر نہیں ہے اس میں ان کی رضا ہے وہ چاہتے ہیں کہ تمہارا اور زوریز کا نکاح ہو جائے سچ پوچھو تو میرا ابھی شناور کے لئے دل نہیں مانتا ۔۔۔ اور نا ہی اتنی دور میں تمہیں بھیج سکتی ہوں زہرہ بیگم ساتھ ہی اشفہ کو سمجھانے لگی

امی آپ لوگ اپنے مفاد میں میری زندگی برباد کرنے پر تلے ہیں وہ چنگیز خان مجھے سرے سے پسند نہیں کرتا اس کی آنکھوں میں کھٹکتی ہوں میں ابھی وہ مجھے کھل کر سانس نہیں لینے دیتا بعد میں تو جینا حرام کر دے گا روتے ہوئی اشفہ اپنا موقف بیان کرنے لگی

خدا کو مان لڑکی بس کر دے یہ ضد اپنے باپ کی حالت کو دیکھ

۔۔۔ایسا کیا کر دیا اس بچے نے تم لوگوں کو بلکل سدھار کر رکھا

ہوا بہت اچھا کرتا ہے میں تو حق میں ہوں زوریز شاہ کے وہ سختی نا

کرے تو تم لوگ آپے سے باہر ہی ہو جاؤ اور کچھ حیا کر اس نے

تیرے باپ کی حالت دیکھ کر ہاں کر دی جبکہ اعتراض اسے کرنا

چاہیے تھا تجھ سے شادی کرنے پر تیری ایک بہن لاپتہ ہے لوگ

سو سو باتیں بنا رہے ہیں ایسے میں اگر شریف اور دیکھا بالا رشتہ

مل رہا ہے نا تو شکر ادا کر رب کا ورنہ کون لائے گا اس گھر میں رشتہ

۔۔۔احسان مند ہونا چاہیے ہمیں تو بھائی اور بھابھی کا جو اتنا کچھ

کر رہے ہمارے لئے اپنے ہونہار لائق فائق بیٹے کا رشتہ تجھ سے

کر رہیں ہیں۔۔۔۔زہرہ بیگم کا تو پارہ ہائی ہوا تھا اشفہ کے مسلسل

انکار پر۔۔۔۔میرم بھاگ کر کچن سے پانی لے کر آئی۔۔۔

بھابھی بیٹھیں ادھر پانی پیئیں میں سمجھاتی ہوں آپ بے فکر ہو جائیں میرم نے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔۔

امی تو کیا گرنٹی ہے آپ کا یہ لائق فائق سپوت طعنے نہیں مارے گا۔۔۔ کچا چبا جائے گا یہ مجھے اور سب سے بڑھ کر میرا کیا قصور ہے اس سب میں۔۔۔ میں نے کیا کیا ہے اشنا کے نا ملنے کی سزا آپ لوگ مجھے دے رہے ہیں اس زوریز شاہ کی صورت میں آپ لوگوں سے بڑا ناانصاف کوئی نہیں ہے۔۔۔ پیر پٹختی اشفہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

میرے بھی کوئی خواب تھے۔۔۔ مگراس انسان سے شادی کرنے سے اچھا ہے بندہ زہر کھالے۔۔۔۔ کمرے میں جاتی اشفہ کی آواز زہرہ بیگم کو اچھے سے سنائی دی تھی

میرم مجھ میں توحوصلہ نہیں ہے حماد شاہ کو اشفہ کا انکار پہنچانے کا تم بتادو میرا بچہ۔۔۔۔ نڈھال سی زہرہ بیگم نے میرم سے التجا کی تھی

بھابھی میں کرتی ہوں کچھ آپ پریشان ناہوں۔۔۔ بس یہ سوپ شناور کے لئے ہوسپٹل بھجوادیں میں بات کرتی ہوں بھائی سے۔۔۔ میرم نے سوپ پیک کر کے سامنے پڑی ٹیبل پر رکھا ۔۔۔شناور ابھی تک ہوسپٹل میں تھا خالہ بھی اس کے پاس ہی

تھیں اس بات سے انجان کے گھر پر کیا چل رہا ہے ابھی تک حماد شاہ نے انہیں جواب نہیں دیا تھا صرف اشفہ کی مرضی معلوم کی تھی کہ اتنا سب کچھ ہو گیا جبکہ حماد شاہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اشفہ کا نکاح زوریز شاہ سے کریں گے اشفہ کے لئے زوریز شاہ سے بہتر انہیں کوئی نا لگا تھا

میرم نے بہت ہمت کر کے حماد شاہ کو اشفہ کے انکار کے بارے میں بتایا مگر حماد شاہ کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا یہ سب سن کر بلکل سپاٹ چہرہ لئے بیٹھے تھے

میرم بیٹا۔۔۔ جا کر اشفہ سے کہہ دو میں نے اس کی رضامندی نہیں پوچھی بلکہ بتایا ہے کہ آج شام دونوں کا نکاح ہے باقی اگر

باپ کے خلاف جانا چاہتی ہے تو ابھی نکل جائے اس گھر سے میں سمجھ جاؤں گا میری ایک ہی بیٹی تھی اشنا جو لا پتہ ہے سخت لہجے میں اپنا فیصلہ سناتے حماد شاہ اشفہ کو کھڑکی کے پاس دیکھ چکے تھے جبکہ اشفہ کو لگا اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک گئی کانپتی ٹانگوں کے ساتھ واپس اپنے کمرے میں گئی تھی

بابا آپ کے یہ الفاظ میری روح تک چھلنی کر گئے ہیں
۔۔۔۔والدین سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا آپ نے کچھ سوچ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہو گا میں آپ کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں بس آپ مجھ سے خفا نا ہوں بہت ہمت کرتی حماد شاہ کے سامنے سر جھکائے اپنی رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

حماد شاہ نے اشفہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ جانتا ہوں میری اولاد نا فرمان نہیں ہے۔۔۔ سر پر تھپکی دیتے حماد شاہ میرم کو دیکھ کر مسکرائے میرم نے حماد شاہ کو ساری بات بتائی تو حماد شاہ پریشان ہو گئے کے اشفہ تو رضامند نہیں ہے میں بھائی کو کیا جواب دوں گا اور اشفہ کی مرضی کے بغیر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے تب میرم نے سمجھایا کے کبھی کبھی صحیح فیصلہ کرنے کے لئے سختی بھی ضروری ہے حماد شاہ کو میرم کی بات ٹھیک لگی تبھی میرم کے پلان کے مطابق اشفہ کو اپنا فیصلہ سنایا نتیجہ یہ تھا کہ اب اشفہ باپ کے سینے سے لگی رونے میں مصروف تھی جبکہ حماد شاہ نے میرم پر تشکر بھری نگاہ ڈالی

نکاح کے بعد حماد شاہ نے خود کو کافی پر سکون محسوس کیا اور زوریز اور اشفہ کو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا زہرہ بیگم بھی اپنے شوہر کے اس فیصلے سے خوش تھیں بس فکر تھی تو اشنا کی۔۔۔۔۔جوان سے کہیں دور چلی گئی تھی اسے یاد کر کے رونا تو جیسے معمول بن گیا تھا ڈھیروں آنسوں بہا کر بھی ان کو سکون نا ملتا تھا

یہ کیا کر دیا زہرہ تم نے۔۔۔۔۔۔گھر آتے ہی خالہ کو جب اشفہ کے نکاح کا علم ہوا تو ناراض ہو کر زہرہ بیگم سے پوچھنے لگیں

بس جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لئے ہوتا ہے اب حماد کو جو ٹھیک لگا انہوں وہی کیا آپ کو پتا تو ہے حماد کے سامنے میری نہیں چلتی زہرہ بیگم نے جان چھڑوانے انداز میں کہا

جبکہ شناور منہ پھلائے واپسی کی تیاری کرنے لگا

چلو جو اللہ کو منظور بس خوش رہے بچی میری خالہ نے افسردہ سے لہجے میں جواب دیا

کل جانا لازمی ہے کیا رک جائیں کچھ دن اور زہرہ بیگم اپنی بہن کی تیاری دیکھ کر افسردہ ہوئیں۔۔۔۔۔۔

بس اب گھر بھی تو جانا ہے بس تم پریشان مت ہو نا مل جائے گی اشنا بس اللہ پر بھروسہ رکھو

امی۔۔۔امی۔۔۔۔اشفہ چلاتے ہوئی اندر بھاگی

کیا ہوا کون پیچھے پڑ گیا تیرے اس وقت زہرہ بیگم نے تنگ آ کر کہا اشفہ کے چلانے پر باتیں کرتیں حماد شاہ اور بہروز شاہ بھی متوجہ ہوئے۔۔۔

امی وہ۔۔۔وہ زوار نے میرے کپڑوں پر نقلی سانپ رکھا ہے کہیں نا اسے ہٹائے اسے اب کی بار میں اس کے جھانسے میں نہیں

آنے والی پچھلی بار کی طرح بھی زوریز بھا۔۔۔۔۔۔۔۔ باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

زہرہ بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا کیا کروں میں اس لڑکی کا حد ہے۔۔۔۔

اشفہ بڑی ہو جاؤ اب اور شوہر ہے وہ تمہارا میرم کے ڈانٹنے پر اشفہ نے برا سا منہ بنایا اپنے کمرے میں جاتے زوریز شاہ نے کھا جانے والی نظروں سے اشفہ کو دیکھا تھا

ہنہ ہٹلر کہیں کا۔۔۔۔ اشفہ نے بند دروازے کو گھورا

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔۔۔؟ زوار کے پوچھنے پر اشفہ کے رونے میں تیزی آگئی

نہیں آرہا نا مزہ اشنا کے بغیر۔۔۔۔۔۔ تم کچھ بھی کر و دھیان بٹانے کے لئے پر مجھے اس کے بغیر بلکل اچھا نہیں لگ رہا کچھ مجھے پتا ہے تم یہ سب گھر کی رونق واپس لانے کے لئے کر رہے ہو پر جب دل ہی اداس ہو تو بندہ کیا کرے۔۔۔۔۔ پلیز زوار واپس لے کر آؤ نا اشنا کو پتا نہیں کس حال میں ہو گی کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں اتنے دن ہو گئے ہیں کچھ کرو نا۔۔۔۔ روتے روتے اشفہ کی ہچکی بندھ گئی جبکہ زوار لب بھینچے چپ چاپ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو اشفہ سب خیر ہی ہو گی۔۔۔۔اور اشنا کیسے واپس لائی جائے زوریز بھائی پوری کوشش کر رہے ہر طرف سے رابطے میں ہیں شہر کیا بلکہ شہر سے باہر بھی اور بہت جلد دیکھنا اشنا ہمارے پاس ہو گی۔۔۔ چلو شاباش اپنے آنسوں صاف کرو ۔۔۔۔کل سے یونی جانا بھی سٹارٹ کرتے ہیں تھوڑا دھیان ادھر ادھر ہو۔۔۔۔۔۔۔

ہاں سہی کہا ورنہ تو بس کچھ نہیں ہو رہا مجھ سے۔۔۔۔۔اشفہ اپنے آنسوں صاف کرتی اٹھی۔۔۔۔

اس بار کچھ زیادہ دن نہیں ہو گئے زرناب۔۔۔زرداد خان ابھی تک نہیں آئے کشف سے صبر نا ہوا تو زرناب سے ڈسکس کرنے لگی۔۔۔

جی آپی لالہ تو ہر بار ایسے ہی کرتے ہیں آپ ان کی کیوں فکر کر رہیں ہیں وہ گھر میں نہیں باہر زیادہ خوش ہوتے ہیں اور اس سال تو لالہ نے پچھلے سالوں کے ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں بہت زیادہ گھر سے باہر رہتے۔۔۔ہوم ورک کرتی زرناب نے جواب دیا

ہاں پتا ہے مجھے پر اس بار مہینہ پورا ہونے والا ہے کھوئے سے انداز میں کہتی کشف اداسی کی انتہا پر تھی جتنا وہ زرداد خان کے قریب

جانے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی دور بھاگتا۔۔۔۔ خیر تم تو میرے ہونا کب تک دور بھاگو گے مجھ سے آخر آؤ گے میرے پاس ہی میری محبت میں اتنا دم ضرور ہے کو وو تمہیں مجھ تک کھینچ لائے دل ہی دل میں زرداد سے مخاطب کشف کو دیکھ کر زرناب مسکرائی

ویسے آپی آپ کھوئی کھوئی سی زیادہ پیاری لگتی ہیں۔۔۔زرناب کی دبی دبی سی ہنسی کشف جھینپ سی گئی

بدتمیز۔۔۔ چلو جلدی سے اپنا ہوم ورک ختم کرو کان سے پکڑ کے کہتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی

ارے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔میری بلی کے کان کھینچ رہی تم

۔۔۔ براق خان کب سے دروازے میں کھڑا دونوں کی گفتگو سن

رہا تھا

لالہ آپ آ گئے۔۔۔ہاتھ دھو لیں میں کھانا لگاتی ہوں

۔۔۔۔ کشف بوکھلا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

پہلے بتاؤ بنایا کیا ہے۔۔۔؟ براق خان کو کچھ خاص بھوک نا تھی

میرم کی جگہ کسی اور کو جاب دینے کے لئے دو دن سے انٹرویو

لے رہا تھا پر کوئی میرم کی جگہ لے براق خان سے برداشت نا ہو پا

رہا تھا سب کو ریجیکٹ کرتا آج بھی آفس سے جلدی اٹھ آیا

لالہ بنایا تو کچھ خاص نہیں ہے آپ تورات میں آتے ہیں تورات کو ہی اچھا اہتمام ہوتا ہے دن میں ہم کچھ ہلکا پھلکا کر لیتے ہیں ویسے کل کی ساگ پڑی ہے گرم کر دوں۔۔۔؟

نہیں رہنے دو بس اچھی سی کافی بنا کر میرے روم میں آؤ کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔ حکم دیتا براق خان لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے روم میں گیا

جی لالہ سائیڈ ٹیبل پر کافی کا مگ رکھتی کشف نے سوالیہ نگاہوں سے براق خان کو دیکھا

ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو اور جو پوچھوں گا سچ سچ جواب دینا براق خان کے انداز پر کشف گھبرائی

جج۔۔۔جی لالہ۔۔۔۔۔

زرداد خان کو پسند کرتی ہو۔۔۔؟ براق خان کی بھاری آواز کشف نے گھبرا کر سر اٹھایا

نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔لالہ۔۔۔وہ۔۔۔۔ کشف کو اپنی بات کہنا مشکل لگا

صرف سچ سننا ہے گڑیا میں نے۔۔۔۔ براق خان نے اپنا لہجہ نارمل کیا تو کشف نے سر جھکا کر اعتراف کیا

سب جانتے ہوئے بھی کے وہ ایک اوباش قسم کا آدمی ہے پیار محبت عزت ان سب کی اس کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں اور سب سے بڑھ کر اسے اپنی مرضی کرنے کا جنون ہے اس کی نظر میں کیا غلط ہے کیا سہی ہے زرداد خان کو کوئی پرواہ نہیں ہے اور سب سے بڑھ کر اس کی بہت سی لڑکیوں سے دوستی ہے جنہیں وہ آئے دن تبدیل کرتا رہتا ہے ایک دو تو میرے پاس بھی شکایت لے کر آئیں ہیں اسکی اور کچھ داجی کے پاس مگر داجی نے اسے کبھی منع نہیں کیا ہمیشہ اس کے کسی بھی فعل کو چاہے اچھا ہو یا برا اس کا ساتھ دیا ہے کبھی کسی غلط کام کرنے پر روک ٹوک نہیں کی

یہ سب تمہارے سامنے ہے میں نہیں جانتا ان سب باتوں میں تم
کیا کیا جانتی ہو اور کیا نہیں مگر اب سب جان گئی ہو اور اپنے لالہ پر
اتنا تو یقین ہو گا ہی کہ سب سچ بتایا ہے اور سب بتانے کا مقصد
صرف یہ ہے کہ تم جس سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہو وہ کبھی
تمہارے ہاتھ نہیں آنے والا اور میری بات کی گہرائی کو سمجھو اس
نے بچپن سے لے کر اب تک تمہیں ایک بہن کی طرح ہی سمجھا
ہے باقی تم سمجھدار ہو اور ایک بات یاد رکھنا براق خان اپنی بہن
کسی اوباش قسم کے آدمی کو نہیں دے گا وہ تم جیسی سلیقہ مند اور
پیار کرنے والی لڑکی ڈیزرو نہیں کرتا میری گڑیا اپنے قدم یہیں
روک لو کافی دنوں سے سمجھانا چاہ رہا تھا پر اس لئے ہمت نہیں کر پا
یا کہ کہیں تمہارا دل نا ٹوٹ جائے پر حقیقت کا سامنا کرنا ہی

بہادری ہے۔۔۔۔۔ بات کے اختتام پر براق خان نے کشف کو دیکھا جو سر جھکائے دم سادھے براق خان کی بات سن رہی تھی

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔ براق خان نے کشف کا چہرہ اپنے ہاتھ سے اوپر کیا جو آنسوؤں سے تر تھا

میں اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ جانتا ہوں برداشت کرنا مشکل ہے میرا تمہیں سمجھانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرو ظاہر ہے ہو گا وہی جو تم چاہو گی میں تم پر کوئی فیصلہ مسلط نہیں کرنا چاہتا بلکہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے کا کہہ رہا ہوں کہیں ایسا نا ہو تم جذبات میں آکر کوئی فیصلہ کر لو اور پھر تمام عمر تمہیں پچھتانا پڑے

۔۔۔۔ کشف کو گلے سے لگائے براق خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ کشف اپنے بھائی کو اپنے لئے اتنا فکر مند دیکھ کر رونے میں مصروف تھی واقعی کچھ باتوں سے وہ انجان تھی محبت کسی تیسرے وجود کو برداشت نہیں کرتی اور براق خان جانتا تھا کشف کو جو چیز بھی چاہیے ہوتی ہے وہ بس اسکی ہو اور کسی کی نہیں تو زرداد خان کی من مانیاں اسکی پیاری سی بہن کو رول کر رکھ دیتی اور یہ سب براق خان کو برداشت نا ہوتا تبھی کشف کو سمجھانے کا فیصلہ کیا تھا

لالہ۔۔۔ میں۔۔۔ میرے لئے یہ باتیں کچھ تو میں جانتی ہوں کچھ بلکل نئی ہیں پر آپ بے فکر رہیں میں آپ کا سر جھکنے نہیں دوں گی اپنے دل کو سمجھاؤں گی۔۔۔ مزید بولا نا گیا تو رونے لگی

میری گڑیا۔۔۔۔ بات میری نہیں ہے بات تمہاری زندگی کی ہے یہ فیصلہ تمہیں خود کے لئے کرنا ہے مجھے خوش کرنے کے لئے نہیں اور میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں ہوگا وہی جو تم چاہو گی بس اب سوچنے کا انداز تھوڑا مختلف ہوگا پر یقین جانو ہر پہلو سے سوچو گی اور سمجھو گی میری طرف سے بے فکر رہو تمہارا یہ لالہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے تمہاری خوشی کی خاطر میں کچھ بھی کروں گا میرے پاس صرف تم ہی تو ہو اور کون ہے جس کی میں فکر کروں گا۔ براق خان نے پیار سے کشف کو سینے سے لگایا تو کشف کو بھی کچھ حوصلہ ہوا واقعی لالہ ٹھیک کہتے ہیں مجھے اس بارے میں سوچنا چاہیئے ہلکا سا مسکراتی کشف براق خان کو ٹوٹ کر اپنی بہن پر پیار آیا تھا

زرداد خان غصے سے باہر نکلا تھا اشنا نے بھی دیر نا لگائی جلدی سے کار میں بیٹھی

ابھی آدھا راستہ ہوا تھا کہ زرداد خان غصے سے تیز گاڑی چلانے لگا

کیا کر رہے ہو تم۔۔۔ اتنی تیز گاڑی کیوں چلا رہے ہو مرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ اشنا نے گھبرا کر زرداد خان کو دیکھا

ہاں مر جاؤں تو اچھا ہے تم سے دوری تو برداشت نہیں مجھے

۔۔۔زرداد خان نے بنا اشنا کو دیکھے جواب دیا

شوق سے مرو۔۔۔ مگر پہلے مجھے میرے گھر پہنچادو۔۔۔اشنا کی بات پر زرداد خان کی رگیں تنی تھیں

تو یہ بات ہے تم مجھ سے دور جانے پر خوش ہو۔۔۔؟

میں تم سے کیا تمہارے سائے سے بھی دور جانا چاہتی ہوں نفرت کا مطلب سمجھتے ہو؟ نفرت ہے مجھے تم سے نفرت آئی سمجھ ۔۔۔۔انگارہ ہوتی آنکھوں سے اشنا نے زرداد خان کو دیکھا تھا

اشنا کی بات پر زرداد خان نے سپیڈ مزید بڑھائی۔۔۔۔

مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ آرام سے گاڑی چلاؤ۔۔۔مزید تیزی اشنا سے برداشت نا ہوئی تھی دل ہی دل میں سہی سلامت پہنچنے کی دعا کرتی چلائی

میرا مسلہ تم ہو۔۔مت جاؤ مجھ سے دور زرداد خان نے بے بس ہو کر جیسے التجا کی تھی

لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی تم ڈھیٹ بنے ہوئے ہو تمہیں شرم نہیں آتی ایک لڑکی کو جیتے جی اس حال پر پہنچا دیا اس پر تمہاری یہ ایکٹنگ شدید زہر لگ رہے تم مجھے ۔۔۔۔اشنا کے کڑوے الفاظ زرداد خان نے لب بھینچے اتنی

باتیں زرداد خان نے آج تک کسی کا نا سنی تھیں اور یہ چھٹانک بھر کی لڑکی اسے اتنا کچھ سنا گئی تھی مگر زرداد خان پھر بھی خاموش رہا نجانے کیوں دل نہیں کر رہا تھا اشنا کو خود سے دور کرنے پر غم و غصے سے تیز رفتار گاڑی چلاتا سائڈ سے نکلتے ٹرک کو نا دیکھ سکا ہوش تو اسے تب آیا جب اشنا کی چیخیں پوری گاڑیں میں گونجی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی ٹرک کے ساتھ تصادم پر گاڑی اچھل کر دور گری تھی جبکہ ٹرک ڈرائیور نے بڑی مشکل سے بریک لگائی ورنہ ٹرک گاڑی پر چڑھ جاتا مگر گاڑی اس وقت بدتر حالت میں تھی لوگ جمع ہونے لگے۔۔۔۔

لگتا ہے موقع پر ہی دم توڑ گئے ہیں۔۔۔کسی آدمی نے آگے بڑھ کر اندازہ لگایا

پھر بھی ہمیں ہسپتال لے جانا چاہیے آو بھائیو جلدی آؤ سب کو آوازیں دیتا نوجوان آگے بڑھا اور ان کے خون سے لت پت جسموں کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں جا سکتا ہے اشنا کو لے کر۔۔۔۔زوریز شاہ کب سے بیٹھا ایک ہی نقطے پر سوچ گیا

حماد شاہ نے گھر میں کسی کو بھی کچھ بھی بتانے سے منع کیا تھا مگر اندر ہی اندر اشنا کا پتا لگا رہے تھے زوریز شاہ کو اگلے ہی دن کچھ معلومات ملی تھیں مگر وہ انہیں ڈھونڈنے کے لئے ناکافی تھیں

ایک بار تم میرے ہاتھ لگ جاؤ زرداد خان پھر بتاؤں گا کسی کی

عزت پر ہاتھ ڈالنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔جب بھی زوریز

شاہ سوچتا غصے سے پاگل ہو جاتا۔۔۔۔۔۔زرداد کے والد کا پتا وہ

یونی سے ہی نکلوا چکا تھا مگر اس کا والد ان سے ملنے کو تیار نا تھا نا ہی

وہ ان کی باتوں کو مان رہا تھا۔۔۔۔ملک سے باہر بیٹھا اسفند خان

اس بات کو بلکل سیریس نہیں لے رہا تھا زوریز شاہ نے اس کے

ہر گھر کا پتا لگا لیا اور ہر طرح سے ان کے گھر والوں پر نظر رکھی

ہوئی تھی مگر کوئی بھی زرداد خان سے نا ملنے گیا نا ہی زرداد خان

ان سے ملنے گھر آیا۔۔۔۔زوریز شاہ نے براق خان سے بات

کرنے کی ٹھانی جو انسپکٹر نے اسکا کزن بتایا اور براق خان سے

ساری تفصیل جان کر غصے پاگل ہو رہا تھا براق خان نے سب

جان کر شرمندگی سے سر جھکا لیا اور زرداد خان کے کیئے کی معافی

تیار تھا زوریز شاہ مانگی ساتھ ہی زوریز شاہ کی ہر طرح کی مدد کو براق خان کو دیکھ کر حیران ہوا آخر اپنے کزن کا ساتھ نہیں دے رہا اور اس کے ساتھ مل کر ہر جگہ زرداد خان اور اشنا کو ڈھونڈ رہا تھا بہت سی جگھوں کا براق خان نے ہی بتایا تھا

میری اتنی مدد کرنے کا مقصد۔۔۔؟ زوریز شاہ نے روکھے لہجے میں دریافت کیا

میں زرداد خان کی طرح بے ضمیر انسان نہیں ہوں۔۔۔ میری خود کی بھی بہن ہے۔۔۔۔ براق خان کے جواب پر زوریز شاہ چونکا

بہن تو زرداد خان کی بھی ہے۔۔۔۔۔ وہ کس پر چلا گیا

۔۔۔۔۔ زوریز شاہ نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا

اپنے باپ پر۔۔۔۔ براق خان کے جواب نے زوریز شاہ کے تن بدن میں آگ لگائی تھی جبکہ براق خان یہ سب جان کر شدید غصے میں تھا تو زرداد خان تمہارا معیار اتنا گر چکا کہ لوگوں کی بہن بیٹیاں اٹھانے لگے۔۔۔۔ ایک بار مل جاؤ بہت برا حشر کروں گا دل دل ہی میں سوچتے براق خان کا غصہ اس وقت انتہا پر تھا کشف کو بھی اسی لیے سمجھایا تھا پر کشف کے انداز میں ہی جانتا تھا دوسری لڑکیوں کے بارے میں سن کر ہی کشف پیچھے ہو جائے

گی اور یہ ہی اس کے لئے بہتر ہے براق خان نے سوچ لیا تھا کچھ بھی ہو جائے وہ اپنی بہن صرف بی جان کی خوشی کی خاطر اس اوباش آدمی کے حوالے نہیں کرے گا تبھی اپنے انداز میں کشف کو سمجھایا جس میں براق خان کافی حد تک کامیاب ہوا اب ایک لڑکی اٹھانے کی خبر گھر میں نہیں دی تھی ورنہ بی جان اس وقت ہوسپٹل میں ہوتیں۔۔۔ حماد شاہ سے مل کر ان کو اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا اور اب تک جتنے بھی سراغ ملے تھے ان سب کے پیچھے براق خان کی مدد تھی۔۔۔

کہاں چلا گیا یہ۔۔۔۔ براق خان خود بھی حیران تھا آخر کدھر چھپا کر رکھی اس نے لڑکی سب ٹھکانے تو اس نے دیکھ لئے زوریز شاہ کے ساتھ جا کر۔۔۔ سر پکڑ کر بیٹھے براق خان کو زوریز شاہ

نے کافی تھمائی زوریز شاہ جان گیا تھا براق خان ایک شریف آدمی ہے جس کے نزدیک عزت سب سے پہلی ترجیح ہے

دونوں کی حالت کافی سیریس تھی۔۔۔۔ایک مہینہ گزر گیا مگر دونوں ہی بولنے کے قابل تک نا تھے۔۔۔۔

کہو لڑکی۔۔۔۔کون ہو تم کیوں میرے بیٹے کو پھنسار کھا ہے۔۔۔۔؟اسفند خان کڑے تیور لئے اشنا سے پوچھ گچھ کر رہا تھا اب تک اشنا نے جلدی ری کور کیا تھا جبکہ زرداد خان بولنے کے قابل بھی نا تھا مسلسل اسے آکسیجن میں رکھا ہوا تھا جس ہوسپٹل میں

دونوں کو لایا گیا تھا اس ہاسپٹل کا ایک بڑا ڈاکٹر اسفند خان کا دوست تھا جس نے زرداد کو پہچانتے ہی اسفند خان کو اطلاع دی اپنے سب کام چھوڑ چھاڑ اسفند شاہ اب پاکستان میں تھا کسی کو اس کے پاکستان میں آمد کی خبر نا تھی

سیدھا ہاسپٹل آیا اور اب اشنا کی حالت دیکھ کر باز نا آیا مسلسل سوال پر سوال

مم۔۔۔مجھ۔۔۔۔۔ے گھر ر۔۔۔۔ اشنا سے لفظ ادا نا ہو پائے
۔۔۔۔

ایک بات کان کھول کر سن لو جب تک میرا بیٹا ٹھیک نہیں ہو جاتا تم کہیں نہیں جا سکتی سمجھیں۔۔۔۔ میرا بیٹا اس وقت جس حال میں ہے سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔ شرم نہیں آتی تم دو ٹکے کی لڑکیوں کو جہاں امیر لڑکا دیکھا وہاں پھسل گئیں جب وہی لڑکا کچھ کر دے تو اغوا کا سین چلا دیتی ہو توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔ اپنے بیٹے کے ایکسیڈنٹ کی خبر سنتے ہی اسفند خان بھاگتا ہوا واپس آیا اور اب بھی سارا الزام اشنا پر ڈال کر نیا حکم جاری کیا

اشنا کی آنکھوں سے آنسوں گرے۔۔۔ یا اللّٰہ یہ کیسی آزمائش ہے۔۔۔ میرے مالک میری مدد فرما دل ہی دل دعا کرتی اشنا رونے کے سوا کچھ نا کر سکی

سب کچھ جان کر بھی اسفند شاہ نے حماد شاہ کو خبر نہیں دی کہ اس کی بیٹی ہوسپٹل میں ہے الٹا اشنا پر پابندی لگا دی جبکہ اشنا چاہ کر بھی کچھ کر نا سکی اشنا کو ہوش تو آ گیا تھا پر چل پھر نا سکتی تھی جبکہ الفاظ بھی مکمل ادا نا کر پا رہی تھی

زرداد خان ہر بات سے بے خبر ابھی تک بے ہوش تھا اشنا سے بھی زیادہ نازک حالت زرداد خان کی تھی

کیا ہوا سب خیر ہے نا براق بیٹا کہاں چلا گیا یہ زرداد میرا دل بہت گھبرا رہا ہے سب خیر ہے نا۔۔۔

بی جان آپ بلکل پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا میں ڈھونڈ تو رہا ہوں ہو گا یہیں کہیں ہمیشہ ایسا ہی تو کرتا ہے بلا وجہ ٹینشن لے رہی ہیں آپ۔۔۔۔ براق خان نے جواب دیا

وہ تو سب ٹھیک ہے بس میرا دل گھبرا رہا ہے نجانے کیوں کہیں کسی مشکل میں تو نہیں میرا بیٹا۔۔۔۔ براق اپنے دا جی کو بتاؤ غائب ہے وہ ایک ماہ سے کہاں سے لاؤں میں اسے انہیں کی ڈھیل کی وجہ سے یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے کتنی بار کہا تھا مت کریں اتنا لاڈ کے بگڑ جائے مگر کہاں سنتے تمہارے دا جی۔۔۔۔۔۔ بی جان اس بار کافی پریشان تھیں اتنے دن تو وہ کبھی نہیں لگاتا تھا

میری پیاری بی جان ادھر آئیں بیٹھیں یہاں۔۔۔۔ براق نے کندھوں سے پکڑ کر بی جان کو اپنے پاس بٹھایا

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں بی جان زرداد خان کو واپس لے کر آؤں گا بس آپ پریشان مت ہوں پتا ہے نا آپ کی حالت خراب ہو جاتی ہے پھر اور یہ سب مجھے برداشت نہیں۔۔۔۔۔ براق خان نے تسلی دیتے انداز میں کہا اگر سچ بتا دیتا کے آپ کا لاڈلا بیٹا کسی کی بیٹی اغوا کر کے بھاگا ہوا ہے تو بی جان کو یہ خبر سنتے ہی ہارٹ اٹیک ہو جاتا تبھی گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا بس اندر ہی اندر سے تلاش جاری تھی براق خان کو تو حیرانی اس بات پر ہوئی جب اسفند خان کو زرداد خان کی حرکت کے بارے میں بتایا اور انہوں نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی یہ سن کر۔۔۔۔۔ ہوتا ہے لڑکے

کرتے ہیں جوانی میں تم چھوڑ دو اسے اس کے حال پر خود ہی آجائے گا گھر دفعہ کرو بلکے انجوائے کرنے دو یہی تو دن ہیں ۔۔۔۔اسفند خان کے الفاظ براق خان کے غصے کو ہوا دے گئے افسوس سے سر ہلانے کے سوا کچھ نا کر سکا تھا مگر لڑکی کے باپ کی خوب مدد کی تھی۔۔۔۔ اور کزن

نجانے کدھر چلا گیا یہ۔۔۔۔اپنی ہی سوچوں میں مگن تھا کہ کشف اس کے لئے پانی لائی

لالہ کچھ پتا چلا کیا۔۔۔۔؟ کشف کا فکر مند لہجہ آگ لگانے کو کافی تھا

تمہیں کیا مسلہ ہے دفعہ کرو اسے اور ہاں خبر دار جو اس کے لئے دوبارہ کسی سے پوچھا۔۔۔ براق خان کے لہجے میں زرداد خان کے لئے نفرت ہی نفرت تھی کشف سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی آج سے پہلے براق خان کو اس طرح سے نہیں دیکھا تھا

کچھ تو گڑ بڑ ہے جو لالہ اتنے غصے میں ہیں پر سوچ انداز میں کافی دیر تک بیٹھی رہی۔

آپی کھانا نہیں بنا کیا بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔ زرناب کی آواز پر اپنی سوچوں سے باہر نکلی اور کچن کا رخ کیا

بن گیا ہے گڑیا۔۔۔ میں ابھی لائی

زرداد کو جیسے ہی ہوش آیا۔۔۔وہ اشنا کو پکارنے لگا۔۔۔۔۔

اٹھ گیا میرا جوان۔۔۔۔اسفند خان ایک دم اس کے پاس آئے

دا جی میری اشنا۔۔۔۔کہاں ہے۔۔۔۔۔؟پہلی بات ہی اشنا کے مطلق اسفند خان کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

یہ میں کیا سن رہا ہوں زرداد خان اتنے عرصے بعد میں تم سے مل رہا ہوں تم بجائے میرا پوچھنے کے اس دو ٹکے کی لڑکی کا پوچھ رہے ہو جس نے تمہیں اس حالت میں ایک بار دیکھنا بھی گوارا نہیں

کیااور بھاگ گئی۔۔۔۔اسفند خان غصے سے پھنکارے انہیں اپنا یوں نظرانداز کرنا بہت کھلا تھا

کیا۔۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہے آپ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ ایسا نہیں کر سکتی وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔۔آپ جھوٹ بول رہے ہیں نادا جی جھوٹ ہے نا یہ سب۔۔۔۔؟سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے زرداد خان نے ایک دم اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نا ہو سکا

اسفند خان نے بہت غور سے بیٹے کی دیوانوں والی حالت دیکھی اور ایک منٹ میں فیصلہ کیا

اسفند خان جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔اور شرم آنی چاہیے تمہیں اپنے باپ کو جھوٹا کہنے پر یہ دن دیکھنے کے لئے تمہیں اتنی چھوٹ دی تھی کیا ایک بات کان کھول کر سن لو اس لڑکی کو بھول جاؤ ۔۔۔ایسی لڑکیاں صرف راتیں رنگین کرنے کے لئے ہوتی ہیں دل میں رکھنے کے لئے نہیں اور نا ہی ان کے ساتھ گھر بسانہ چاہئے بس مزے لو اور بھول جاؤ اب میں دوبارہ اس لڑکی کا نام تمہارے منہ سے نا سنوں۔۔۔شادی کے لئے صرف کشف کے بارے میں سوچو گے بس اپنا فیصلہ سناتے اسفند خان نے دروازے کو ٹھوکر ماری جبکہ زرداد خان کرب سے آنکھیں موند گیا

تم چھوڑ گئی مجھے۔۔۔۔۔۔زرداد خان نے اسفند خان کی کسی بات پر غور نہیں کیا صرف ایک بات جو دل پر لگی کہ اشنا بھاگ گئی ہے اس سے برداشت نا ہو پا رہی تھی

میں تمہیں لے آؤں گا واپس تم صرف میری ہو تمہیں مجھ سے دور جانے کی اجازت نہیں ہے تم صرف زرداد خان کی ہو ۔۔۔۔دواؤں کے زیر اثراب وہ غنودگی میں چلا گیا مگر آنکھ سے آنسوں متواتر بہہ رہے تھے

یہ کیا کہہ رہے ہو تم اسفند خان۔۔۔۔ میں نہیں مانتا اس بات کو تم جھوٹے ہو۔۔۔۔ حماد شاہ آپے سے باہر ہوا جبکہ زوریز شاہ کا غصہ انتہا پر تھا

میں نے کہا نا لڑکی بھاگ گئی ہے اگر ہمارے پاس ہوتی تو آپ تک عزت سے پہنچا دیتے اور دوسری بات ہمیں مزید تنگ نا کیا جائے سارے ثبوت آپ لوگ دیکھ چکے ہیں اس ہاسپٹل اور ایکسیڈنٹ کی فوٹیج بھی آپ نے دیکھ لی لڑکی یہاں سے خود گئی ہے آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں میرا بیٹا ابھی تک بے ہوش ہے نجانے اب لڑکی کس کے ساتھ بھاگی ہے ہم جواب دہ نہیں ہیں غرور سے کہتے اسفند خان نے نفرت بھری نگاہ سامنے بیٹھے حماد شاہ اور زوریز شاہ پر ڈالی

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔زوریز شاہ غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔۔تم اور تمہارا بیٹا کتنے پانی میں ہو ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور لڑکی ابھی بھی تمہارے پاس ہی ہے لکھ کر دیتا ہوں ایک بار میری بہن مجھے مل جائے دیکھنا تمھارے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا ساری زندگی یاد رکھو گے کے کسی کے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کا کیا نقصان ہوتا ہے۔۔۔۔آؤ دیکھا نا تاؤ زوریز شاہ نے اسفند خان کا گریبان پکڑ کر اسے جھنجھوڑا

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔۔گارڈ فوراً الرٹ ہوئے

رک جاؤ۔۔۔اسفند خان نے ہاتھ کے اشارے سے گارڈز کو روکا

جس دو ٹکے کی لڑکی کے لئے تم لوگ اتنا پاگل ہو رہے ہو اس نے تم لوگوں کی عزت کی پرواہ نہیں کی اور بھاگ گئی اور ہاں اسفند خان پر ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا کے ایک بد کردار لڑکی کو قید کرے میری بلا سے جہاں مرضی مرے میرے بیٹے کی تو جان چھوٹی۔۔۔۔اسفند خان کی بات سے زوریز شاہ مزید سلگا جبکہ حماد شاہ اپنی بیٹی کے بارے میں اس طرح کے الفاظ نا سن پا رہے تھے ان کا دل پھٹنے کو تھا

منہ سنبھال کر بڈھے۔۔۔۔ہمیں ہماری گھر کی عزت سنبھالنی آتی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ہماری بچی ایسی نہیں کچھ بھی بکنے سے پہلے یہ جان لو میری بہن گھر سے بھاگی نہیں ہے اغوا کیا گیا تھا

اسے اور اغوا کرنے والا تمہارا بیٹا ہے یہ ہی حقیقت ہے تو اچھی طرح جان لو ہماری بیٹی کی کردار کشی کرنے سے پہلے خود کو دیکھو تم نے یہ تربیت دی ہے اپنے بیٹے کو کہ دن دھاڑے لوگوں کی بیٹیاں اغوا کرو ویسے تو بڑے عزت دار بنے پھرتے یہ ہے تمہاری عزت۔۔۔؟اور اب اگر مزید میری بہن کے بارے میں برے الفاظ کہے تو میں یہ بھول جاؤں گا کے میرے سامنے کون ہے گدی سے زبان کھینچ لوں گا میں تمہاری مزید بکے تو۔۔۔۔۔

زوریز شاہ کی باتوں سے اسفند خان کو آگ لگی تھی

بس بہت ہو گیا۔۔۔۔ براق خان کی آواز پر سب نے دروازے کی جانب دیکھا

میرا خیال ہے یہ معاملہ لڑنے سے حل نہیں ہو گا بیٹھ کر بات کرنے سے حل ہو گا۔۔۔۔۔۔ براق خان نے نارمل سے انداز میں کہا

میں ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا لڑکی اگر میرے بیٹے کے پاس ہوتی تو بھی کوئی بات تھی اب جبکہ وہ بھاگ گئی ہے میں کیوں ان کے الزام سہوں۔۔۔۔۔اسفند خان براق خان کو اپنی بات سنا کر چلتے بنے۔۔۔۔

دیکھو زوریز شاہ یہ سب جو بھی ہوا ہے ٹھیک نہیں ہے ایک تو بہنا مل جائے دوسرا ازرداد خان کو ٹھیک سے ہوش آجائے تو ہی کچھ

بات بنے گی تب تک تلاش جاری رکھتے ہیں براق خان نے وقتی طور پر حل نکالا

ھمم ٹھیک ہے پر براق خان میں بتا رہا ہوں اگر زرداد خان کے پاس سے ہی نکلی میری بہن تو میں اسے نہیں چھوڑوں گا نا ہی اس کے باپ کو جو اپنے بیٹے کی غلطی مان ہی نہیں رہا بلکہ اسکا عیب چھپانے میں لگا ہے زوریز شاہ انتہا کا غصہ لئے بولا

میں مانتا ہوں یہ سب غلط ہے مگر لڑائی جھگڑا ابھی تو اس کا حل نہیں ہے۔۔۔ میری بھی بہن ہے سمجھتا ہوں سب یہ معملات کتنے حساس ہوتے ہیں تمہاری بہن میری بہن ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں تمہارے ساتھ مل کر ہماری بہن کو ڈھونڈ کر رہوں گا

باقی اسفند خان اور ان کا بیٹا چلانے دو ان کو اپنی چالیں میری بھی

کڑی نظر ہے ان پر تمہیں مجھ پر بھروسہ کرنا ہی پڑے گا کیوں کہ

اس وقت ان کے سب سے نزدیک میں ہی ہوں جو ہر طرح کے

معملات پر نظر رکھ سکتا ہوں کچھ نا کچھ پتا لگا ہی لوں گا اگر یہ لوگ

مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں تو ایک دن سامنے آ ہی جائے گا بس

تمہیں ایک کام کرنا ہے دوبارہ اسفند خان سے کوئی بات نہیں

کرنی ان کو ان کے انداز سے ہی ڈیل کرنا پڑے گا میں صرف سچ کا

ساتھ دوں گا مجھے اپنے چچا اور اس کے بیٹے کا اچھی طرح پتا ہے

۔۔۔ براق خان نے زوریز شاہ کا غصہ کم کرنا چاہا

ہاں بیٹا زوریز ٹھیک کہہ رہا براق خان بس چلو ابھی گھر چلتے ہیں

باقی کا کام پولیس خود دیکھ لے گی اور زرداد خان کو ہوش آئے گا

ہی تو پتا چلے گا کہ آخر ہوا کیا تھا اور اس نے کیوں یہ سب کیا حماد شاہ بھی براق خان کی حمایت میں بولے

ٹھیک ہیں چلیں۔۔۔۔ آخر زوریز شاہ مان ہی گیا زوار جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھا تھا شکر ادا کرتا کھڑا ہوا ورنہ اسے تو لگ رہا تھا آج کوئی ایک آدھ قتل ہو کر رہے گا بہروز شاہ اور ہارون شاہ گھر پر ہی تھے زوریز شاہ نے سختی کر رکھی تھی کہ سارے مرد ایک ساتھ باہر نہیں جائیں گے زوریز شاہ کی بات میں دم تھا تبھی بہروز شاہ اور ہارون شاہ گھر میں رکتے تھے

کہاں ہے آخر اشنا اگر زرداد خان کے پاس بھی نہیں تو کہاں چلی گئی میری بیٹی حماد شاہ گہری سوچ میں ڈوبے اشنا کے بارے میں ہی سوچے گئے

کیا ہوا چھوٹے پاپا کیوں اتنے اداس ہیں ہم ہیں نا ابھی آپ کیوں فکر کرتے ہیں؟ ہارون شاہ، زوریز شاہ اور زوار شاہ تینوں ایک ساتھ حماد شاہ کے روم میں داخل ہوئے پیچھے پیچھے بہروز شاہ بھی تھے

کیسے فکر نا کروں میری بچی لاپتا ہے کچھ معلوم نہیں ہو پا رہا اس کا صبر ہے کہ آ ہی نہیں رہا نجانے کس حال میں ہو گی میری بچی

کہتے ساتھ حماد شاہ رونے لگے بہروز شاہ نے آگے بڑھ کر حماد شاہ کو گلے لگایا

ہم ابھی مرے نہیں ہیں کہ اسے ڈھونڈھ نا پائیں آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے اشنا جب ہوسپٹل سے نکلی تھی اور جس گاڑی میں بیٹھی تھی اس گاڑی کو ڈھونڈ لیا گیا ہے اب تفشیش جاری ہے اور یہ سب براق خان اور زوریز بھائی کی محنت کا نتیجہ ہے ورنہ پولیس تو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی ہے اسفند شاہ منہ جو بھرتا ہوگا ان کے زوار شاہ نے حماد شاہ کو خوشخبری سنائی

کیا سچ میں زوریز زوار سچ کہہ رہا ہے کیا؟ حماد شاہ کو یقین نا ہوا

بلکل سچ کہہ رہا ہے چھوٹے پاپا۔۔۔۔زوریز شاہ ان کے قدموں میں بیٹھ گیا

چھوٹے پاپا آپ یہ سوچ تو کبھی اپنے ذہن میں مت لائیے گا کہ آپ کا کوئی بیٹا نہیں ہے تو آپ کمزور ہیں آپ دیکھیں ہم تین تین بیٹے ہیں آپ کے کوئی آپ کو کمزور نہیں سمجھ سکتا نا ہی ہم آپ کو کمزور ہونے دیں گے زوریز شاہ کی محبت پر حماد شاہ کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے آنسوں آ گئے۔۔۔۔

بس کر حماد ہم نے ہاتھوں میں چوڑیاں نہیں پہنی ہیں سمجھتا کیا ہے یہ اسفند خان خود کو ویسے بھی اب بہت قریب ہیں اشنا کے بس وہ کار ڈرائیور سچ سچ اگل دے صرف آخر کون ہے کس کا بندہ

ہے اور بے فکر رہ کچھ نہیں ہونے دیں گے ہم اشنا کو بس بہروز شاہ نے بھی حماد شاہ کو تسلی دی

ویسے ہارون بھائی آپ کو بتاؤں جب زوریز بھائی نے اسفند خان کا گریبان پکڑا تو اس کی حالت دیکھنے والی تھی زوار نے ماحول بدلنا چاہا جبکہ حماد شاہ اب بھی زوریز شاہ کی آنکھوں میں اسفند خان کے لئے غم و غصہ دیکھ سکتے تھے اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتے تھے جس نے انہیں داماد ایسا دیا جو بیٹوں سے بھی بڑھ کر تھا

شدید زخمی جسم پر دلاور نے کوڑے برسائے تھے اب مزہ چکھ اپنے انکار کا آئی بڑی انکار کرنے والی دلاور نے اب بھی بس نہیں کی تھی مسلسل کوڑے مارے جا رہا تھا پاس کھڑی ملازمہ کی یہ سب دیکھ کر حالت غیر تھی جبکہ معصوم لڑکی پہلے ہی لہولہان تھی اوپر سے یہ شخص مسلسل اسے مارے جا رہا تھا

نہیں بولوں گی میں یہ جھوٹ جو کام میں نے کیا ہی نہیں ہے اسکی حامی میں کیوں بھروں اشنا چلائی

ٹھیک ہے تو مزہ چکھ ایک بار پھر سے وہ مارنے لگا جبکہ اشنا کی چیخیں آسمان کو چھو رہیں تھیں چیخ چیخ کر گلا بیٹھ گیا تھا مگر مارنے والے کو رحم نا آیا کچھ ہی دیر میں سارا فرش خون سے بھرنے لگا اتنا خون

دیکھ کر دلاور کو ہوش آیا دیکھو اس کو مرنے نا پائے یہ لڑکی زندہ چاہیئے حکم دیتا دلاور وہاں سے باہر نکلا جبکہ ملازمہ جلدی سے اشنا پر جھکی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی مرہم رکھنا کہاں سے شروع کرے ظالم نے مارا ہی اتنا کہ پورا جسم لہولہان ہوا پڑا تھا

اللہ پوچھے گا تجھے دلاور معصوم سی بچی کو بھون کر رکھ دیا ہے لعنت ہو تم پر مرہم لگاتے لگاتے دلاور کو بد عادی تھی آنسوں تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے اسے اشنا میں اپنی معصوم سی ثنا یاد آئی جس کو دلاور نے مار مار کر قتل کر دیا تھا قصور اتنا تھا کہ اس کی مرضی کے بغیر ساتھ والے گھر سے چائے کے لئے چینی لے آئی تھی جو دلاور کی انا کو منظور نا تھا اسی طرح اس کے سامنے اس کی بچی کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا صفیہ اس بڑے سے شاندار

بنگلے میں ملازمہ تھی ثنا اسکی بیٹی جو کہ صرف سولہ سال کی تھی دلاور کا حکم تھا کہ اس کے دوستوں کے لئے چائے کا انتظام کیا جائے مگر باورچی کو چینی لانا یاد نہیں تھا اور خود دو دن سے چھٹی پر تھا کمسن ثنا نے اپنے صاحب کے ڈر سے ہی بھاگ کر سامنے والوں سے چینی مانگی تھی مگر یہی اسکا قصور بن گیا اور صرف یہی نہیں دلاور ثنا کی عزت پر بھی ہاتھ ڈال چکا تھا ثنا کی چال سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ ثنا اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے تبھی موقع ملا اور مار دیا آواز اٹھانے پر اسکی ماں کو دھمکی ملی تھی کہ اسکا بیٹا جو ابھی سکول میں پڑھتا ہے اسے مار دیا جائے گا تب سے ڈر کر صفیہ آج تک اس بنگلے میں ملازمہ کے فرائض سرانجام دے رہی تھی اور اب یہ لڑکی اسے بلکل اپنی ثنا لگی

اپنی بیٹی کو تو میں بچا نہیں سکی مگر تیری ضرور مدد کروں گی میری ثنا پیار سے اشنا کا ماتھا چوم کر اسے اپنے پن کا احساس دلا یا مگر اشنا ہوش خرد سے بیگانہ کہاں یہ ماں کا لمس محسوس کر سکتی تھی

ملازمہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

زوریز شاہ دو بار کافی بنا کر پی چکا تھا اور اب بھی کافی دیر .

گزرنے کے بعد پھر سے اٹھا مگر پہلے سے ہی کسی کو کچن میں کھٹ پٹ کرتے محسوس کر چکا بنا آواز پیدا کئے کچن کی جانب بڑھا

سامنے ہی سنک میں پڑے برتنوں کو دھوتی اشفہ اپنے آپ میں مگن تھی اشفہ کو دیکھتے ہی زوریز شاہ کے ماتھے پر بل پڑے

کیا ہے اس وقت کچن میں یہ کام صبح بھی ہو سکتا ہے۔۔۔بھاری آواز پر اشفہ کے ہاتھ سے پلیٹ گری تھی اقف ایک تو یہ جلاد دل ہی دل میں کہتی مڑی۔۔۔۔وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی اس لئے سوچا کوئی کام کرلوں تو کچن آگئی سر جھکا کر جواب دیا گیا یعنی سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی

اپنی نیندوں کو کہو وقت پر آیا کریں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور رات میں تم اس طرح مجھے کہیں بھی نظر آئی نا تو اسی وقت الٹا لٹکا دوں گا اور صبح تک اسی حالت میں رہو گی جب تک

سب نا دیکھ لیں تمہیں کوئی سیدھا نہیں کرے گا چلو اب کھسکو یہاں سے زوریز شاہ کو اس وقت کافی کی طلب تھی اس لئے جان چھڑانے والے انداز میں ڈانٹا

ہنہہ آئے بڑے جیسے میں کوئی چھوٹی بچی ہوں جو الٹا لٹکنے سے ڈر جاؤں گی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی پاس سے گزری تھی مگر بھلا ہو زوریز شاہ کے تیز کانوں نے سن لیا

رکو ذرا۔۔۔آواز قریب سے ابھری جج۔۔۔جی اشفہ رکی

کبھی الٹا لٹکی ہو۔۔۔؟زوریز شاہ سے ایسے سوال کی توقع نہیں تھی تبھی ہونک بنی اسے دیکھنے لگی مگر زیادہ دیر تک زوریز شاہ کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی جلدی سے نگاہوں کا زاویہ تبدیل کیا

نن۔۔۔نہیں گھبرا کر جواب دیا کتنا سوچا تھا کہ اب زوریز شاہ سے نہیں ڈرے گی بلکہ دوبدو جواب دے گی مگر ہمیشہ الٹ ہو جاتا تھا چاہ کر بھی ایسا نا کر سکی

تو پھر شوق ہے کیا؟ویسے بھی تمہیں الٹا لٹکنے سے ڈر نہیں لگتا آؤ لٹک کر دیکھو کیسا لگتا ہے کہتے ساتھ ہی زوریز شاہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اشفہ کی کمر میں ڈالا اشفہ بھونچکارہ گئی

نن۔۔ نہیں مجھے نہیں لٹکنا پلز چھوڑیں مجھے منمنا کر اشفہ نے جواب دیا زور یز شاہ کی قربت اشفہ بوکھلائی آج سے پہلے تو کبھی زور یز شاہ نے ایسا نہیں کیا تھا آج اچانک کیا ہو گیا ضرور دماغ پر چوٹ لگی ہے

تو ابھی تو کہہ رہی تھی تم کہ تم کوئی چھوٹی بچی تو نہیں ہو جو الٹا لٹکنے سے ڈر جاؤ گی اب کیا ہوا چلو نا لٹک کر دیکھو زور یز شاہ کا لہجہ سخت جبکہ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اشفہ کی آنکھوں میں آنسوں آئے ایک جھٹکے سے زور یز شاہ نے اشفہ کو خود سے الگ کیا تھا

چلو نکلو یہاں سے اب مجھے رات میں بد روحوں کی طرح بھٹکتی نظر نا آنا ورنہ الٹا لٹکانے میں دیر نہیں لگاؤں گا زور یز شاہ کا

صرف اتنا ہی کہنا تھا کہ اشفہ نے آؤ دیکھا نا تاؤ فوراً دوڑ لگائی اور اپنے کمرے میں آکر دم لیا

توہین کا احساس ہی جان لیوا تھا روتی روتی آخر آنکھ لگ گئی جبکہ بھاگتی ہوئی اشفہ کو دیکھ کر زوریز شاہ نے نفی میں سر ہلایا ڈفر بھاگنا بھی نہیں آتا سر جھٹکتا اپنی کافی کی طرف متوجہ ہوا

زوریز تم جاگ رہے۔۔۔ میرم نے کچن میں قدم رکھا تو زوریز شاہ کو کافی بناتے دیکھا

جی میں تو جاگ رہا مگر آپ بھی تو جاگ رہیں ہیں۔۔۔۔ زوریز شاہ نے چوٹ کی

ہاں بس نیند جیسے روٹھ گئ ہے میرے لئے بھی کافی بنادو اتنے دنوں بعد تم گھر پر ملے ہو تمہارے ہاتھ کی کافی میری فیورٹ ہے مسکراکر جواب دیتی وہیں پاس چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئ

ہمم۔۔۔ وہ تو مجھے پتا ہے مگر آپ یہ بتائیں کیسا جارہا آفس جا رہی ہیں کہ نہیں ؟زوریز شاہ کے پوچھنے پر میرم گڑ بڑائی وہ اصل میں سچ پوچھو تو میں نے جاب چھوڑ دی ہے میرم نے انگلیاں مروڑتے جواب دیا

کیا مگر کیوں اس جاب کے لئے تو آپ نے مجھ سے بھی لڑائی کرلی تھی اچانک ایسا کیوں ؟زوریز شاہ کے کافی چھینٹتے ہاتھ رکے

بس مزہ نہیں آیا اوپر سے گھر میں اتنی پریشانی ہو گئی ہے کام کیا ہی نہیں جاتا بس ہر وقت گھر کی سوچیں تو میں مینج نہیں کر پائی اس لئے چھوڑ دی دل بھی اچاٹ ہو گیا ہے جیسے ہر چیز سے تم بتاؤ کچھ پتا چلا کے نہیں اشنا کا مجھ سے بھائی اور بھابھی کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی میرم افسردہ ہوئی

ہاں دیکھا تو مجھ سے بھی نہیں جاتا پر کیا کریں سہنا ہے یہ سب خیر اشنا کی طرف سے کوئی اچھی خبر ہی ملنے والی ہے جلد مل جائے گی بس آپ جتنا ہو سکے چھوٹی امی کا خیال رکھیں کافی کا مگ پکڑاتے زوریز شاہ نے میرم سے کہا

ہاں سب ہی ڈسٹرب ہیں بس اللہ کرے اشنا جہاں بھی ہو خیر سے
ہو اور جلد مل جائے آمین
کہہ کر میرم اٹھی اور اور کافی لیے اپنے کمرے کا رخ کیا جبکہ
زوریز شاہ ایک بار پھر سے اشنا کی ڈھونڈنے کے لئے اب تک کی
معلومات چیک کرنے لگا

کیا یہ کیسے نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا زرداد خان کو ہوش آ گیا تھا
اور اب اسفند خان کی بات پر یقین کرنا اس کے لئے مشکل ہو رہا
تھا

ایسا ہو ہی نہیں سکتا داجی بیوی ہے وہ میری کسی اور کے ساتھ نہیں بھاگ سکتی جھوٹ ہے یہ الزام ہے میں گواہی دیتا ہوں میری بیوی پاک ہے زرداد خان ایک دم بیڈ سے اترا

زرداد خان کا یہ انداز دیکھ کر اسفند خان چونکے بیوی۔۔۔۔ ھمم تو۔۔۔ نکاح کر لیا تم نے اس سے یہ سچ ہے کیا؟

بلکل سچ ہے وہ میری ہے صرف میری ہے میں اسے کہیں سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا وہ مجھ سے دور نہیں جا سکتی کہاں گئی جب اپنے والدین کے پاس بھی نہیں گئی غصہ جیسے ناک پر دھرا تھا

بیٹا جی ابھی آپ کو آرام کی ضرورت ہے اسفند خان کو زرداد خان کی بات بلکل پسند نہیں آئی

بھاڑ میں گیا آرام میری بیوی خطرے میں ہے اور میں یہاں آرام کروں ناممکن پاگلوں کی طرح زرداد خان اشنا کو ڈھونڈ رہا تھا

تم ایک بار مل جاؤ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا تم کیسے چلی گئی مجھ سے دور اس بات کی سزا دوں گا میں تمہیں خیالوں میں اشنا سے مخاطب زرداد خان اپنی تکلیف بھول کر اشنا کو ڈھونڈنے میں مصروف تھا جبکہ براق خان کی نظر زرداد خان پر ہونے کے ساتھ ساتھ اسفند خان پر بھی تھی جلدی ہی اس ڈرامے کا ڈراپ سین ہونے والا تھا براق خان نے مسکرا کر زوریز شاہ کو کال ملائی

کیا واقعی یہ سچ ہے ؟زوریز شاہ کو یقین نا ہوا
ہاں بلکل سچ ہے بس تھوڑا صبر اور پھر یہ سچ سب کے سامنے بھی آجائے گا بس ایک بات کا خیال رکھو گھر کی باقی لیڈیز کو باہر جانے مت دینا ہاں ٹھیک کال کٹ کرتا براق خان کھل کر مسکرایا

زرداد خان کی حالت دیکھنے لائق تھی یہ سب میرے کئے کی سزا ہے دل برداشتہ ہوتا اٹھا اور وضو کر کے نفل ادا کرنے لگا رو رو کا اللّٰہ سے اشنا کو مانگا تھا کوئی دیکھ لیتا کہ یہ وہی زرداد خان ہے جو بگڑا ہونے پر فخر محسوس کرتا تھا اور اب ایک لڑکی کے پیچھے اس کی یہ حالت ہو گئی ہے تو افسوس کئے بنا نا رہ سکتا

واپس آؤ۔۔۔۔۔میرے پاس میں خود لے کر جاؤں گا تمہیں تمہارے گھر عزت سے ہاتھ مانگوں گا تمہارا سب سے اپنے کئے کی معافی مانگوں گا مگر تمہیں دور نہیں جانے دے سکتا بلکل نہیں آنکھوں سے گرتے آنسوں دیکھ کر بی جان کے دل کو کچھ ہوا انہیں ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا ان کا زرداد خان اس حد تک جا سکتا ہے دل ہی دل میں اس سے خفا ہو گئیں تھیں اب بھی دروازے سے اسے روتا دیکھ کر واپس مڑ گئیں جبکہ زرداد خان کو کسی اور کے لئے روتا دیکھ کر کشف کے تن بدن میں آگ لگی تھی

بے ہوش وجود میں حرکت ہوئی۔۔۔ ملازمہ نے شکر ادا کیا جلدی سے اٹھ کر اشنا کے قریب آئی اٹھو بیٹی ہمت کرو۔۔۔ میں تمہاری مدد کروں گی یہاں سے بھاگنے پر مگر پہلے کچھ کھا لو ہمت کرو شاباش۔۔۔ ملازمہ نے ہاتھ بڑھا کر اشنا کو اٹھنے میں مدد کی اشنا نے بمشکل آنکھیں کھولیں مگر بیٹھ نا سکی زخم شدید تھے

مجھے میرے گھر پہنچا دو پلیز بڑی مشکل سے اشنا نے الفاظ ادا کئے

بیٹی ہمت کرو گی تو ہی یہاں سے نکل سکتی ہو میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنی جان نہیں کہ تجھے اٹھا سکوں چل شاباش اس ظالم درندے سے بچنا ہے تو کچھ کھا تا کہ تھوڑی انرجی آئے پھر میں موقع دیکھ کر تجھے لے کر نکلتی ہوں یہاں سے۔۔۔۔۔

ملازمہ کی بات اشنا کو سمجھ آگئی تھی اگر یہاں سے نکلنا ہے تو ہمت کرنی پڑے گی ورنہ یہ شخص جس کا نام دلاور تھا اسے مار مار کر قتل کر دیتا اس سارے عرصے میں اشنا نے زرداد خان سے انتہا کی نفرت محسوس کی تھی

ابھی تھوڑا سا اٹھنے کی کوشش ہی کی تھی کہ کوئی دروازے کو ٹھوکر مارتا اندر داخل ہوا اشنا کا دل زور سے دھڑکا اشنا کی مدد کرتی ملازمہ نے بھی گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا

تو کیا بنا مانی کے نہیں۔۔۔اسفند خان نے ساتھ کھڑے دلاور سے پوچھا

نہیں بہت ڈھیٹ ہے لڑکی بلکل نہیں مان رہی تبھی اس حال میں پڑی ہے اب آگے بتاؤ صاحب کیا کرنا ہے دلاور نے اسفند خان کی طرف دیکھتے پوچھا ہمم تم لوگ جاؤ میں دیکھ لیتا ہوں اسے اسفند خان نے ملازمہ اور دلاور کو باہر جانے کا اشارہ کیا ملازمہ نے دل ہی دل میں اشنا کی سلامتی کے لئے دعا کی تھی جبکہ اشنا نے خوف سے اسفند خان کی طرف دیکھا اگر اس نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو میں کیا کروں گی میں تو ٹھیک سے بیٹھ بھی نہیں سکتی چلنا تو دور کی بات ہے اشنا نے سوچا

تو بولو لڑکی اپنی جان عزیز نہیں ہے کیا جو باتیں نہیں مان رہی اسفند خان نے بات کا آغاز کیا بس صرف اپنے باپ بھائی سے اتنا

کہنا ہے کہ تم اپنی مرضی سے زرداد خان کے ساتھ بھاگی تھی بس اتنی سی بات ہے پھر بہت عزت سے جا سکتی ہو یہاں سے اگر نہیں مانو گی یہ بات تو سوچ لو کبھی اپنے ماں باپ کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی اسفند خان نے سخت لہجے میں کہا

نہیں مانوں گی میں یہ فضول بات سمجھے تم چاہے تم مجھے قتل ہی کیوں نا کر دو اشنا پھنکاری

تو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی زرداد خان کے حکم کے مطابق تمہیں مار دیا جائے گا اسفند خان نے آخری پتا پھینکا تھا

کیا۔۔۔یہ سب زرداد خان نے کروایا ہے؟اشنا نے حیرت سے اسفند خان کو دیکھا اسے یقین نہیں آرہا تھا یہ وہی زرداد خان ہے جو محبت کا دم بھر رہا تھا اور اب یہ سب زرداد خان کا دوسرا چہرہ دیکھ کر اشنا کو اس سے مزید نفرت محسوس ہوئی

کیا ملے گا تم لوگوں کو یہ سب کر کے صرف اپنے آپ کو بچانے کے لئے تم لوگ جھوٹ بلوانا چاہتے ہو مگر یاد رکھو بلکل بھی کامیاب نہیں ہو گے تم باپ بیٹا اس سازش میں بہت بھیانک انجام ہو گا تم لوگوں گا چلا کر کہتی اشنا کی آواز رندھ گئی

دلاور۔۔۔اسفند خان نے چلا کر دلاور کو بلایا

جی صاحب ۔۔۔۔ دلاور جلدی سے کمرے میں داخل ہوا

اسے آسان بات سمجھ نہیں آرہی ہے شام تک اسے لاہور بھیج دو اچھی قیمت وصول کرنا اس کی اور ہاں تارا بائی کو میرا پیغام دینا جلد ملنے آؤں گا اسفند خان نے اپنا فیصلہ سنایا جبکہ اشنا کے پاؤں تلے سے زمین کھنچی تھی پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ بند دروازے کو دیکھا

یہ سب کیا ہو گیا اسے اپنی قسمت پر رونا آیا پاپا پلیز مجھے جلدی سے ڈھونڈ لیں پلیز پاپا آپ کی اشنا مشکل میں ہے روتے روتے ملازمہ کا انتظار کرنے لگی جو بھی تھا اسے آج ہی یہاں سے نکلنا تھا کسی بھی طرح سے اسے اچھی طرح یاد تھا ہاسپٹل میں جب اسے ہوش آیا تھا اسفند خان نے اس پر پابندی لگائی تھی کہ جب تک

زرداد خان کو ہوش نہیں آجاتا وہ کہیں نہیں جاسکتی اسی شام اسے ایک نرس نے آکر بتایا باہر اس کے والد آئے ہیں اشنا بنا سوچے سمجھے اس تکلیف کی حالت میں ہی ہمت کرتی باہر بھاگی باہر پارکنگ میں حماد شاہ اسے کہیں نظر نہیں آیا مگر ایک بچے نے اس کے قریب آکر کہا اس گاڑی میں کوئی آپ کو بلا رہا ہے اشنا اسی طرف گئی گاڑی میں دلاور بیٹھا تھا میں حماد شاہ کا سٹوڈنٹ ہوں سر نے مجھ آپ کو پک کرنے کو کہا ہے آپ پلیز جلدی سے بیٹھیں ورنہ کوئی آجائے گا اشنا دلاور کی بات پر یقین کر کے جلدی بیٹھی۔۔ مگر پاپا خود کیوں نہیں آئے ہارون بھائی یا زوریز سے بھائی ہی آجاتے ساتھ اشنا نے بار بار دلاور سے پوچھا مگر دلاور خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا اشنا کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا جلدی سے گاڑی سے کودنا چاہا مگر ڈور لاک تھا چپ چاپ بیٹھ جاؤ

لڑکی چلتی گاڑی سے کود کر مرنے کا جو شوق چڑھا ہے وہاں جا کر پورا کرتا ہوں ایک دم سے ساتھ لائے سپرے سے اشنا کو بے ہوش کیا جب اشنا کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو یہاں پایا جب اشنا کو ہوش آیا تو دلاور نے اسے جھوٹا بیان دینے کو کہا انکار پر اشنا کو مار مار کر اسکا برا حال کر دیا یہ جان کر اشنا کو بلکل افسوس نا ہوا تھا کہ اس سب کے پیچھے دونوں باپ بیٹا ہیں جو اغوا کر سکتا تھا تو یہ سب کرنا اس کے لئے مشکل نا تھا اشنا کو خود پر غصہ آیا کیوں اس نرس کی بات مانی کیا پتا سچ میں پاپا ڈھونڈ کر وہاں آجاتے رونے کے سوا کوئی حل نا تھا جی بھر کے آنسوں بہاتی اشنا تکلیف سے دوہری ہوتی گئی

اشنا اسفند خان کے پاس ہی ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے کہ اشنا بھاگ گئی اور یہ خبر بلکل پکی ہے بس کچھ دیر میں اسکا ٹھکانا بھی معلوم ہو جائے گا زوریز شاہ نے حماد شاہ کو بتایا

میں نے کہا تھا نا میری اشنا ایسی نہیں ہے وہ اسی خبیث کے پاس ہے حماد شاہ بولے

یہ سب براق خان کی مدد کی وجہ سے ہو رہا ہے ورنہ اشنا کو ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا زوریز شاہ براق خان کو دیکھتے بولا

بہت شکریہ تمہارا براق خان حماد شاہ نے اٹھ کر براق خان کو گلے لگا یا

نہیں اس میں شکریہ کی کیا بات ہے میں نے کہا ناوہ میری بھی بہن ہے میں بس اپنی بہن کو ڈھونڈ رہا ہوں باقی اشنا مل جائے تو زرداد خان کا علاج کروں گا براق خان نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

چلو جلدی چلو زوریز لوکشن مل گئی ہے براق خان میسج دیکھتے ہی کھڑا ہوا زوریز شاہ براق خان کے ساتھ باہر کو بھاگا جبکہ حماد شاہ نے شکرادا کیا جلدی سے ہارون اور زوار شاہ کو میسج کر کے انہیں بتایا وہ دونوں بھی اپنے کام چھوڑ کر بھاگے بہروز شاہ مجھے بھی لے

کر چلو۔۔۔ بہروز شاہ نے جیسے ہی سنا جلدی سے آفس پہنچے حماد شاہ کی بگڑی حالت دیکھ کر انہیں جلدی سے گاڑی میں بٹھایا اور زوریز شاہ سے لوکیشن سینڈ کرنے کو کہا

تو بھاگے گی یہاں سے سوچا بھی کیسے اور تو ملازمہ کی طرف رخ کیا نمک حرام تجھے تو میں ابھی بتاتا ہوں دلاور نے پسٹل نکالی اور ملازمہ پر فائر کیا اشنا اپنے سامنے پڑی لاش کو دیکھ کر سن کھڑی تھی دلاور کا رخ اب اشنا کی طرف تھا ہاں تو بتا دیکھ لیا نا یہاں سے بھاگنے کا انجام سمجھ نہیں آرہی تھی تجھے ہماری بات ہاں وہیں سے اشنا کا نشانہ لیتے دلاور بولا جبکہ اشنا خوف سے دلاور کو دیکھے گئی

اسی وقت کسی نے آکر پیچھے سے دلاور کے ہاتھ سے پسٹل چھینی

۔۔۔آنے والا زرداد خان تھا

آ۔۔۔آپ یہاں زرداد خان کو دیکھ کر دلاور کے چھکے چھوٹے

ہاں میں یہاں۔۔۔۔تم کیا سمجھے تھے مجھے کچھ پتا نہیں چلے گا دا.جی

سے مجھے یہ امید نہیں تھی زرداد خان دلاور پر جھپٹ چکا تھا

مکے اور گھونسوں سے دلاور کو اتنا مارا تھا کہ وہ وہیں بے حال ہو کر

گر پڑا جبکہ اشنا زرداد خان کو دیکھا کر بے ہوش ہو چکی تھی اسے

اپنے گھر تک پہنچنا ایک خواب ہی لگا تھا کہ شائد وہ اب کبھی گھر نا جا

سکے اسفند خان نے زرداد خان کا نام لے کر اشنا کا دل زرداد خان کی طرف سے خراب کر دیا تھا

اشنا۔۔۔میری اشنا اٹھو دیکھو میں آ گیا ہوں تمہارا زرداد خان اشنا پر جھکا زرداد خان پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ چومنے لگا

چھوڑو میری بہن کو۔۔۔زوریز شاہ کی بھاری آواز پر زرداد خان سیدھا ہوا جبکہ زوریز شاہ آگے بڑھ کر زرداد خان کو گریبان سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو ہاتھ لگانے کی کھینچ کر دو تھپڑ مارے تھے زرداد خان نے کچھ نہیں کہا بلکہ خاموش کھڑا رہا جواب دو مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو اغوا کرنے کی زوریز شاہ آپے سے باہر تھا بنا سوچے سمجھے

زرداد خان کو پیٹنے لگا لگا براق خان نے زرداد خان کو حیرت سے دیکھا زرداد خان اور اتنی خاموشی سے مار کھائے یہ ہو نہیں سکتا تھا اپنے اوپر اٹھتے ہاتھ کو وہ توڑ کر رکھ دیتا تھا بلکہ سامنے والے کی شامت آجاتی تھی زرداد خان کو چھیڑ کر جبکہ یہاں معاملہ الٹا دکھائی دے رہا تھا زندگی میں پہلی بار زرداد خان بنا کچھ کہے مار کھا رہا تھا زوریز شاہ کا غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

زوریز چھوڑ دے اس کو مر جائے گا یہ بس کر حماد شاہ جیسے ہی پہنچے سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہوئے زوریز شاہ بری طرح سے زرداد خان کو پیٹ رہا تھا اتنا کہ زرداد خان کے سر خون بہنے لگا

جو بھی کرنا ہے کر لو اشنا صرف میری ہے میں نہیں چھوڑوں گا

اسے تم لوگ اسے مجھ سے دور نہیں کر سکتے عجیب جنونی انداز تھا

براق خان چونکا

خاموشی سے زرداد خان کو مار کھاتے دیکھ رہا تھا مگر زرداد خان کی

اس بات پر براق خان کو اشنا پر ترس آیا یہ معصوم سی لڑکی کہاں

برداشت کر سکے گی زرداد خان کی شدت جسے ایک بار زرداد خان

اپنا کہہ دے کسی میں ہمت نا ہوتی اسے زرداد خان سے چھیننے کی

بکواس بند کر اپنی۔۔۔۔ بھول جا یہ تو کبھی نہیں ہو گا سمجھے

۔۔۔۔ زوریز شاہ پھنکارہ ہارون نے آگے بڑھ کر اشنا کو اٹھایا

زرداد خان پاگلوں کی طرح اس کی طرف بھاگا

نہیں یہ میری ہے۔۔۔میں نہیں چھوڑ سکتا اسے تم لوگ اسے مجھ سے دور مت لے کر جاؤ زرداد خان لہولہان تھا پر اشنا کی ضد نہیں چھوڑ رہا تھا

بیٹا جی یہ فیصلہ اشنا خود کرے گی کہ اسے تمہارے ساتھ رہنا ہے یا نہیں باقی زوریز بس کرو چلو ہمیں ہماری بیٹی مل گئی ہے اتنا کافی ہے حماد شاہ نے زوریز شاہ کو پکڑ کر زرداد خان سے الگ کیا

نہیں تم لوگ میری اشنا کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔۔زرداد خان کا سر گھومنے لگا وہیں گر گرا ان کو پیچھے سے آوازیں دیں مگر کسی نے اس کی بات پر کان نہیں دھرا

براق لالہ میری اشنا۔۔۔۔بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ زرداد خان نے براق کو آواز دی تھی براق خان ان سب کو بھیج کر واپس آیا اور بے ہوش پڑے زرداد خان کو اپنی گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل کا رخ کیا

جی انسپکٹر صاحب ہاں وہیں پڑی ہے ملازمہ کی لاش اور دلاور بھی وہیں بے ہوش پڑا ہے جا کر دیکھ لیں دلاور بھاگنے نہیں پائے ورنہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں آپ کے سارے پول میں کھول دوں گا براق خان نے انسپکٹر کو دھمکی دی یہ وہی انسپکٹر تھا جو اسفند خان کے لئے کام کرتا تھا مگر براق خان کی صرف ایک دھمکی پر اس نے اشنا کو جس گھر میں قید رکھا تھا اس کی لوکیشن سینڈ کر دی جبکہ

زرداد خان کو اسفند خان پر شک ہو چکا تھا ان کا پیچھا کرتے کرتے زرداد خان یہاں تک پہنچ گیا تھا مگر اسے اس کی اشنا پھر بھی نہیں ملی

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میری بچی مل گئی زہرہ بیگم شکرانے کے نفل ادا کرنے اٹھیں اشفہ مسلسل بے ہوش پڑی اشنا کے پاس بیٹھی تھی ڈاکٹر کو گھر ہی بلایا گیا تھا حماد شاہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے زوریز شاہ جب سے آیا تھا اپنے کمرے میں بند تھا اس کا بس نا چل رہا زرداد خان کو جان سے مار دے ایسے میں بہروز شاہ نے زوریز شاہ کو کمرے میں جانے کا کہا جانتے تھے ان کا یہ

غصیلہ بیٹا جب تک اپنا غصہ نا نکال لے چین سے نہیں بیٹھے گا ہارون شاہ کو اشارہ کر کہ اسے کمرے میں بھیجنے کو کہا خود حماد شاہ کے ساتھ سکیورٹی کے لئے گارڈز کی اپیل دائر کرنے گئے اشنا ابھی تک بے ہوش ہی تھی شام کو اشنا کو ہوش آیا اشفہ نے اشنا کی کھلتی آنکھیں دیکھ کر شور مچادیا زہرہ بیگم جلدی سے کمرے میں آئیں

آنکھ کھلی تو سامنے ہی پاس بیٹھی اشفہ اور امی اسے کوئی خواب ہی لگا

امی۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر محسوس کرنا چاہا تھا کہ جلدی سے زہرہ بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگا یا میری بچی اشنا کو سینے سے لگائے کافی دیر تک روتی رہیں

امی میں گھر کیسے۔۔۔۔میں سچ میں گھر میں ہوں نا۔۔۔ماں کی محبت کی خوشبو محسوس کرتی اشنا پر سکون ہوئی تھی

ہاں میری بچی تم میرے پاس ہو گھر پر ہو اشفہ دیکھ کیا حال کر دیا ظالموں نے میری بچی کا چہرے اور جسم پر جا بجا نشان وہ اس کے کپڑے تبدیل کرتے دیکھ چکیں تھی بڑی مشکل سے ضبط کیا تھا دوائی کھلا کر اسے دوبارہ سے سلا دیا گیا تھا حماد شاہ کے حکم پر کوئی اشنا سے کسی قسم کا سوال نہیں پوچھے گا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی سب اس بات سے اتفاق کیا

دوسری جانب زرداد خان کو ایک بار پھر سے لہولہان دیکھ کر بی جان کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا مگر بی جان اپنے بیٹے سے ناراض ہو گئیں تھیں کوئی بھی اس کے پاس نہیں گیا مگر بی جان ماں تھیں آخر کب تک خود کو روکتیں زیادہ دیر برداشت نا ہوا تو اٹھ کر زرداد خان کے پاس گئیں جو دواؤں کے زیر اثر نیند کی آغوش میں تھا

یہ کیا کر دیا تو نے میرے بچے کیوں کیا ایسا تجھے زرناب کا خیال نہیں آیا کل کو اس کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے یہ ہی سوچ لیتا آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ خود بھی وہیں سو گئیں زرداد خان کو جب ہوش آیا تو اپنے سر پر دباؤ محسوس کیا

گردن موڑ کر دیکھا تو بی جان تھیں زرداد خان کو بی جان پر ٹوٹ کر پیار آیا

بی جان مجھے معاف کر دیں پلیز مجھ سے غلطی ہو گئی مگر میں اشنا کے بغیر بھی نہیں رہ سکتا مجھے نہیں پتا کیوں ہے ایسا اس سے الگ ہونے کا سوچتا ہوں سانس رکنے لگتی ہے وہ لوگ مجھ سے میری جان کو چھین لیں گے اور میں یہ ہونے نہیں دوں گا بلکل نہیں سر درد سے پھٹ رہا تھا مگر زرداد خان کو اس کی پروا نہیں تھی زوریز شاہ سے چپ کر کے مار کھا لی اس وجہ سے کہ جو بھی سزا دینی ہیں وہ دیں لیں زرداد خان اس کے لیے تیار تھا قصور بھی تو اس کا اپنا تھا مگر اشنا کی خاطر وہ کچھ بھی برداشت کرے گا اسے اپنے پاس

واپس لانے کے لیے سب کچھ برداشت کرے گا یہ زرداد خان سوچ چکا تھا

کشف کو جب سے پتا چلا تھا کہ زرداد خان نے اس لڑکی سے نکاح بھی کر کھا ہے تو کشف سے برداشت نا ہوا خود کو کمرے میں بند کر کے خوب آنسوں بہائے کیا کمی تھی مجھ میں جو تم نے کسی اور طرف دیکھا بلکہ نکاح بھی کر لیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی زرداد خان میرا دل توڑ کر کیا ملا جبکہ جانتے تھے میں تمہیں پسند کرتی ہوں انجان تو نا تھے تم پھر کیوں کیا ایسا تم نے زرداد خان کی تصویر سے باتیں کرتی وہ براق خان کو باتوں کو بھول گئی تھی دل تھا کہ بس زرداد خان کے لئے مچل رہا تھا اس کا خود پر اختیار نا تھا جانتی تھی کہ اگر سب ٹھیک بھی ہوتا براق خان

زرداد کے لئے نہیں مانتا اس کی آوارہ طبیعت سے وہ خوب واقف تھا مگر کشف یہ سب سمجھنا نہیں چاہتی تھی اپنے ٹھکرائے جانے کا دکھ اسے چین نا لینے دے رہا تھا ساری رات اس دشمن جاں کی تصویر سینے سے لگائے بے آواز روتی رہی

صبح ناشتے کی ٹیبل پر کشف کی سوجھی آنکھیں دیکھ کر براق خان کے ماتھے پر بل پڑے تھے بنا ناشتا کئے براق خان آفس کے لئے نکلا

پاگل کہیں کی۔۔۔ کتنی بار سمجھایا ہے پر نہیں کھڈے میں گر کر ہی دم لے گی یہ لڑکی براق خان کو کشف پر غصہ آ رہا تھا اتنا

سمجھانے پر بھی وہ باز نا آئی تھی آخر تھک کر براق خان نے گاڑی روکی۔۔۔

وہ بھی کیا کرے بچپن کی محبت یوں ہاتھ سے نکلے گی دکھ تو ہو گا براق خان نے سوچا میرے بس ہوتا تو میں تمہیں یہ آنسوں کبھی بہانے نہیں دیتا میری گڑیا عجیب سی کیفیت تھی اچانک سے میرم کا چہرہ نظر آیا براق خان نے ایک دم آنکھیں کھولیں اور گہری سانس لی

ایک تو یہ لڑکی میرا پیچھا نہیں چھوڑتی براق خان نے بڑبڑا کر گاڑی سٹارٹ کی

جاؤ اشفہ زوریز کو جگاؤ دیر ہو رہی ہے ناشتا بناتی صبا بیگم نے اشفہ کو مخاطب کر کے کہا

چائے کا کپ اٹھاتی اشفہ کا ہاتھ رکا زوار نے اشفہ کی حالت دیکھ کر سیٹی بجائی

مم۔۔۔میں۔۔اشفہ نے اپنی طرف انگلی کر کے پوچھا
ہاں تو اور کون ہے یہاں کوئی دوسری اشفہ بھی رہتی ہے کیا صبا بیگم کے کچھ کہنے سے پہلے زوار بول پڑا

حد ہے ایک تو یہ لڑکا۔۔۔۔صبا بیگم نے افسوس سے سر ہلا یا

پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا آج بڑی امی کو کیا ہو گیا ہے میں بھلا کب جگاتی ہوں اس ہلاکو خان کو زوار کو ایک زبردست گھوری سے نوازتی اٹھی جبکہ حیا ان کی نوک جھوک سے لطف اٹھاتی ہارون کے لئے پراٹھا بنا رہی تھی ان سب کے بیچ رہ کر حیا کو سمجھ آئی جیسا اس کی ماں نے بتایا تھا سب جھوٹ تھا یہ سب بہت پیار کرنے والی فیملی تھی ہارون شاہ کی محبت نے اسے دن بہ دن مزید نکھار دیا تھا اشنا کا گھر واپس آنا اس کے لئے بھی خوشی کا باعث تھا اور کل ہی اس نے ہارون شاہ کو خوشخبری سنائی تھی ہارون تو ہارون زوار نے چچا بننے کی خوشی میں جو ڈانس کیا سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے بہروز شاہ نے اس گھر کی خوشیوں کے لئے دل سے دعا کی

صبا بیگم زوریز شاہ کا بڑھتا چڑ چڑا پن دیکھ کر پریشان تھیں تبھی اشفہ کو بہانے بہانے سے زوریز شاہ کے پاس رہنے والے کام دیتی کہ کچھ توجہ اشفہ پر دے تو کیا پتا کچھ کمی آئے

اشفہ صبا بیگم کے کہنے پر اٹھ تو گئی مگر اب کمرے کے باہر کھڑے ہو کر عجیب سی کشمکش کا شکار تھی کیا کروں اگر ڈانٹ دیا تو ایسے تو پہلے کبھی نہیں جگایا آخر ہمت کر کے ڈور ناک کیا مگر کوئی جواب نا ملا تو تین بار ڈور ناک کیا جواب نا پا کر اشفہ واپس مڑی آہستہ سے ڈور کھولا تو کھلتا ہی چلا گیا بنا شرٹ کے بیڈ پر اوندھا لیٹا زوریز شاہ اشفہ شرم سے سرخ ہوئی افف اب کیا کروں جگاؤں یا نہیں ہمت کر کے آواز دینے کا سوچا

سنیں زوریز بھا۔۔۔۔ آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے ایک تو میں بھی ناخود کو کوستی دوبارہ سے اس طرف متوجہ ہوئی

سنیں اٹھیں وہ بڑی امی کہہ رہیں ہیں آکر ناشتا کرلیں اشفہ نے اپنی بات مکمل کی پر زوریز شاہ ٹس سے مس نہیں ہوا

افففف یہ ہلاکو خان آج ہی نیند کا دورہ پڑنا تھا ویسے تو جلدی اٹھ کر سب پر رعب جھاڑتا رہتا ہے آج خود ہی اٹھنے کا نام نہیں لے رہا میری بلا سے جائے بھاڑ میں ایک تو بڑی امی بھی سب سے مشکل کام مجھے ہی دیتی ہیں جھنجھلا کر بڑبڑاتی اشفہ واپس جانے کے لئے مڑی تھی

رکو۔۔۔۔زوریز شاہ کی بھاری چنگھاڑتی ہوئی آواز اشفہ کا دل تھما ہائے کہیں سن تو نہیں لیا سب اپنا ماتھا پیٹتی واپس مڑی

جج۔۔۔جی۔۔۔بوکھلا کر جواب دیا زوریز شاہ سیدھا ہو کر بیٹھا نظریں اشفہ پر ٹکائیں

اب کیوں بولتی بند ہوئی ہے پہلے تو بڑی ہمت دھکا کر مجھے بھاڑ میں بھیجا جا رہا تھا سر سے پاؤں تک اشفہ کا معائنہ کرتا زوریز شاہ بولا

ہائے مارے گئے سب سن لیا اب کیسے بھاگا جائے آگے کا سوچتی اشفہ بیڈ سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی

مجھے جگانا سب سے مشکل کام ہے۔۔۔ ہمممم تو زوجہ زوریز شاہ آئندہ میرے کمرے میں پھدکتی ہوئی نظر نا آنا پہلے بھی میں خود جاگتا تھا اب بھی جاگ سکتا ہوں تم نے کوئی تیر نہیں مار دینا یہاں آ کر امی سے میں کہہ دوں گا ان خرافات کی کوئی ضرورت نہیں اب بھاگو یہاں سے ورنہ الٹا لٹکا دوں گا زوریز کے اٹھ کر بیٹھنے سے اس کا بنا شرٹ کا جسم اشفہ کے سامنے تھا اشفہ سے سر اٹھایا نا گیا نگاہیں نیچیں کر کہ "جی" کہتی جلدی سے کمرے سے نکلی

ایک تو امی نے یہ ڈھول گلے ڈال دیا ہے زبردستی اوپر سے چاہتی ہیں زور و شور سے بجاؤں بھی حد ہے آئی بڑی زوریز بھائی ۔۔۔ بڑبڑا کر اٹھتا زوریز شاہ واشروم میں گھسا اب نجانے غصہ بھائی بولنے پر تھا یا بھاڑ میں بھیجنے پر ۔۔۔

ہنہہ الٹا لٹکا دوں گا ۔۔۔ بس ایک یہ ہی کام تو رہ گیا ہے کرنے کو ۔۔۔ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے محترم کے کمرے میں گھسنے کا اب نہیں کرنے والی میں بڑی امی کا کوئی کام جانتی ہیں اپنے بیٹے کو پھر بھی مجھے اس کے کام دیتی ہیں غصے سے لال پیلی ہوتی واپس اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھی

کیا ہوا نہیں اٹھا کیا صبا بیگم نے ناشتا کرتے پوچھا اٹھ گئے ہیں بڑی امی آہستہ سے جواب دیا

زوار کو دیکھنے سے مکمل گریز کرتی اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہوئی جیسے اس سے اہم کوئی کام نا ہو جانتی تھی زوار اس کے چہرے سے اندازہ لگا چکا ہے اور اب دل کھول کر تنگ کرے گا

کیا ہوا لوگ بڑے چپ چپ ہیں زوار نے کس طرف اشارہ کیا صبا بیگم سمجھ گئیں تھیں

زوار آج بتا ہی دو کیا تکلیف ہے جو تمہیں چین نہیں لینے دیتی ہاتھ دھو کر میری معصوم بچی کے پیچھے پڑے رہتے ہو چپ کر کہ اپنا ناشتہ ختم کرو۔۔۔صبا بیگم نے ڈپٹ کر کہا

جی امی۔۔۔ برے برے منہ بناتا زوار اشفہ کو ہنسی آئی جسے کنٹرول کرنا اسے مشکل لگ رہا تھا

اشنا ساری رات کی سوئی ابھی تک نا جاگی تھی زہرہ بیگم اشنا کے پاس سے بلکل نہیں ہلی تھیں ساری رات اشنا کا خیال کرتی نہیں سوئیں صبح فجر پڑھ کر جو نیند آئی ابھی تک سوئیں پڑی تھیں اشفہ کو ناشتے کے لئے اٹھا مناسب نا لگا اشنا کے گال پر بوسہ دیتی اس کا کمبل ٹھیک کرتی روم سے باہر نکلی۔۔۔۔

آجاؤ بل بتوڑی۔۔۔کرکٹ کھیلیں میرال کو بھی بلاؤ زوار شاہ نے صحن میں نکلتے ہوئے اشفہ سے بولا اشفہ کا دل تو نہیں چاہا پر دھیان بٹانے کا سوچ کر میرال کو بلانے چلی گئی کچھ دیر میں ہی ان کی آوازوں کے شور سے میرم کی آنکھ کھلی۔۔۔

زرداد خان جیسے ہی اٹھا جلدی سے واشروم میں گھسا فریش ہو کر گاڑی چابی اٹھائی اور باہر جانے لگا

زرداد کہاں جارہے ہو اس حالت میں بی جان اپنے کمرے سے باہر آئیں

اشنا کو لینے جھکی نگاہوں سے جواب دیا

بات سنو ہیں ری ادھر آؤ۔۔۔بی جان نے زرداد خان کو اپنے پاس بلایا جانتی تھیں اسے صرف پیار کی زبان سے ہی قابو کیا جا سکتا ہے

پر مجھے دیر ہو رہی وہ میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔

زرداد خان پر جیسے اشنا کا بھوت سوار تھا دور کھڑی کشف سے زرداد خان کا اشنا کے لئے بے تاب ہونا برداشت نا ہو سکا مزید کھڑے رہنا اسے بے وقوفی لگی

اب بھی تمہیں لگتا ہے وہ انتظار کر رہی ہو گی تم نے اس بچی کے ساتھ کیا کیا ہے وہ نظر نہیں آرہا پاگل تو نہیں ہو کیا میں مر گئی ہوں کیا جو ایسے منہ اٹھا کر جا رہے ہو ادھر آؤ آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں ایک دو دن میں ہاتھ مانگنے چلیں گے اشنا کے لئے براق خان کو آنے دو ذرا آفس سے پھر مل کر بات کرتے ہیں بی جان نے زرداد خان کو زبردستی بازو سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا

اآپ سچ کہہ رہیں ہیں مطلب آپ مان گئیں ہیں اشنا کے لئے وہ میرے پاس آئے گی آپ خود چلیں گی نا میرے ساتھ زرداد خان جیسے یقین کرنا چاہتا تھا

ہاں بلکل جاؤں گی بھئی بیٹے کا رشتہ مانگنے جانا ہے کوئی مذاق تھوڑی ہے اور میں بھی تو دیکھوں آخر کون ہے وہ جس نے میرے شیر کو قابو کرر کھا ہے آخر میں بی جان مسکرائیں بی جان کو زرداد خان کی دیوانگی دیکھ کر ہار ماننی پڑی تھی اپنے بیٹے کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھیں اور اس سب میں انہیں اشنا کا کوئی قصور نا لگا تھا سارا قصور ان کے اپنے بیٹے کا تھا اور باقی کا ان کے شوہر کا

مجھے معاف کر دیں بی جان پلیز۔۔۔ زرداد خان نے ہاتھ جوڑے بی جان رونے لگیں

بیٹا معافی مجھ سے نہیں اس بچی سے اور اس کے گھر والوں سے مانگنی ہے تمہیں پہلے معافی مانگو گے پھر رشتے کی بات ہو گی بی جان نے کہا

بی جان میں سب سے معافی مانگ لوں گا بس مجھے میری اشنا چاہیے۔۔۔۔زرداد خان نے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا بی جان نے دل ہی دل میں دعا کی اشنا اور اس کے گھر والے مان جائیں ورنہ ان کا زرداد خان پاگل ہو جاتا

اچھا چلو ابھی تو ٹھیک ہو جاؤ پہلے چلو کمرے میں میں ناشتا لے کر آتی ہوں بلکہ کشف سے کہتی ہوں اچھا سا ناشتا بنائے تمہاری پسند کا۔۔۔بی جان نے زبرستی زرداد خان کو اس کے کمرے میں بھیجا

بی جان مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی آپ کیسے زرداد خان کا ساتھ دے سکتی ہیں کشف دندناتی ہوئی بی جان کے سر پر پہنچی

کیا ہو گیا ہے کشف تمیز سے بات کرو یہ اچانک تمہیں کیا ہوا ہے لالہ کیوں نہیں کہہ رہی تم بی جان سے کشف کا یہ انداز ہضم نا ہوا

کشف یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔اسی وقت براق خان لاؤنج میں داخل ہوا کشف کی بدتمیزی اس نے دیکھ لی تھی تمہاری ہمت کیسے ہوئی بی جان سے اس لہجہ میں بات کرنے کی دفعہ ہو جاؤ میری نظروں سے دور ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا براق خان کا غصہ دیکھ کر کشف سہمی اسے بلکل اندازہ نا تھا براق خان اس

وقت گھر آئے گا جذبات میں بہہ کر وہ بی جان سے شکوہ کرنے آئی تھی مگر اپنے لہجہ نارمل نا کر سکی

بی جان مجھے معاف کریں میں پتا نہیں کیسے وہ۔۔۔۔ کشف کا جھکا سر بی جان نے جلدی سے کشف کو سینے لگایا

کیا ہوا ہے سہی سے بتاؤ مجھے بی جان کے پوچھنے پر براق خان ایک دم سامنے آیا کشف ڈر گئی

کچھ نہیں بی جان وہ میں بس ایسے ہی میں ناشتا بنا کر دیتی ہوں کشف جلدی سے منظر سے ہٹی

براق خان نے کچن جاتے تک کشف کی پشت کو گھورا

براق تم ہی بتاؤ کیا ہوا اسے۔۔۔۔بی جان نے براق سے دریافت کیا

بی جان کچھ نہیں بس پاگل ہے ان ٹی وی ڈراموں نے بچیوں کے دماغ خراب کر رکھے ہیں آپ پریشان نا ہوں۔۔۔ براق خان نے بات ٹالی

اچھا میں نے تم سے ضروری بات کرنی تھی زرداد اشنا کے پیچھے پاگل ہو رہا کہتا ہے اسے واپس لے کر ہی آئے گا اور ان سب سے معافی مانگنے کو بھی تیار ہے اب تم بتاؤ کیا کیا جائے ابھی بھی میں

نے یہ کہہ کر روکا ہے کہ براق آجائے تو ایک مشورہ کر کے ایک دو دن میں چلتے ہیں اشنا کا رشتہ مانگنے تم کیا کہتے ہو اس بارے میں اغوا کا معاملہ ہے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑے گا تمھارے داجی ضرور اس کام میں رکاوٹ ڈالیں گے میں تو سوچ سوچ کر پریشان ہوں بی جان نے ساری بات براق خان کو بتائی

براق خان سوچ میں پڑ گیا ٹھیک ہے بی جان یہ کام کل ہی کریں گے داجی کو خود زرداد ہی دیکھ لے گا جب اسے باقی کی ساری حقیقت کا علم ہو گا اور باقی جو لڑکی والے فیصلہ کریں زرداد بھی اپنی آنکھوں سے سب دیکھ لے گا براق خان نے سوچ سمجھ کر جواب دیا پہلے تو چاہ رہا تھا کچھ دن یہ معاملہ ٹل جائے مگر کشف کا

انداز اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تبھی بی جان کی بات سے اتفاق کیا

ہمم ٹھیک ہے بیٹا ہائے میں تو پوچھنا بھول گئی خیر تھی اس وقت تم گھر نہیں آتے

جی بی جان موبائل لینے آیا تھا جاتے وقت بھول گیا تھا براق خان نے پر سوچ انداز میں جواب دیا

اسفند خان کافی دیر سے ان کی باتیں سن رہا تھا شان ان کو کسی
حالت میں قبول نہیں تھی وہ شروع سے چاہتے تھے کشف سے
زرداد خان کی شادی ہو اسفند خان نے ہمیشہ ہر کام میں اپنا مفاد
سوچا تھا کشف سے زرداد خان کی شادی بھی ان کے مفاد کے لئے
ہوتی کیونکہ کشف کا باپ ان اپنے بچوں کے لئے کروڑوں کی
جائیداد چھوڑ کر گیا تھا جس کا علم براق خان کو بہت بعد میں ہوا تھا
ویسے تو اسفند خان خود کروڑوں کا بزنس کرتا تھا اور جائیداد بھی
اپنے بھائی کے مقابلے میں زیادہ تھی کسی چیز کی کوئی کمی نا تھی مگر
لالچ بھی کسی چیز کا نام ہے جو انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی

نک سک سے تیار زرداد خان کی تیاری کو بی جان اور براق خان دونوں نے ہی نوٹ کیا تھا

جو گیند پھینکے گا باہر وہ خود لینے جائے گا یہ سن لو سب ،ہارون ،اشفہ ،میرم اور میرال کو زوار نے کرکٹ پر لگایا ہوا تھا جبکہ اشنا کمرے کی کھڑکی سے ان سب کو دیکھ کر سب بھول کر خوش ہو رہی تھی دل تو بہت چاہ رہا تھا کہ وہ بھی ان کے ساتھ کھیلے مگر اپنی حالت خرابی کی وجہ سے وہ بیٹھ بھی مشکل سے رہی تھی کھیلنا تو دور کی بات۔۔۔۔ تھک کر واپس بیڈ پر لیٹ گئی آنکھوں سے آنسوں گرے تھے اشنا اچھی طرح سے جانتی تھی سب اس کی خاطر اسے نارمل رکھنے کے لئے یہ سب کر رہیں ہیں تاکہ وہ

پریشان نا ہو۔۔۔ورنہ ڈسٹرب تو سب ہی تھے ایسا کیسے ہو سکتا تھا اتنا بڑا حادثہ ہو جائے اور سب اتنا نارمل رہیں یہ سب حماد شاہ اور زوریز شاہ کے حکم پر ہو رہا تھا ورنہ عام روٹین میں زوریز شاہ ینگ پارٹی کے اتنے شور پر انہیں کچا چبا جاتا پر اب کافی دیر سے اپنے روم میں بیٹھا ان کا شور برداشت کر رہا تھا

تبھی بیل بجی ہارون نے چوکیدار سے گیند لے کر اسے گیٹ کھولنے بھیجا

صاحب جی کوئی براق خان آیا ہے ساتھ فیملی بھی ہے اس کے ہارون سمجھ گیا اور چوکیدار کے ساتھ گیٹ پر گیا تا کہ براق خان کو اندر لا سکے آج پہلی بار وہ ان کے گھر آیا تھا ورنہ ساری بات چیت

ان کے آفس میں ہوتی تھی تھوڑی دیر بعد پچھلے لان میں آکر ہارون شاہ نے سب کا کھیل بند کروایا اندر سے زور زور سے باتوں کی آوازیں آرہی ہیں تھیں زوار شاہ چونکا ہارون شاہ نے آنکھ کے اشارے سے بیٹھک میں جانے کو کہا

اشفہ تم اور میرال اشنا کے پاس جاؤ ہلنا بھی مت اس کے پاس سے اور میرم آپی آپ کچن دیکھ لیں حیا بھی وہیں ہے ہارون شاہ سب کو ہدایت کرتا جلدی سے اندر کی طرف بڑھا

سب نے حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا

میرم کو کچھ کچھ اندازا ہو رہا تھا ان سب میں پہلے وہ ہوش میں آئی اور اندر کی جانب بڑھی

براق خان کے ساتھ بی جان اور زرداد خان کو دیکھ حماد شاہ کے ماتھے پر بل پڑے مگر پھر ساتھ آئی خاتون کی عزت کے لئے کچھ نا بولے خاموشی سے لاؤنج میں بیٹھنے کو کہا

کافی دیر گزر گئی کوئی کچھ نا بولا میرم چائے کی ٹرے اٹھائے لاؤنج میں داخل ہوئی تو براق خان میرم کو دیکھ کر ایک پل کو فریز ہو گیا مگر جلد ہی خود پر کنٹرول پر کیا جبکہ میرم براق خان کو دیکھ کر چونکی ضرور پر جلدی سے چائے رکھ کر وہاں سے نکلی براق خان کی خاموش نگاہوں نے میرم کا پیچھا کیا

زرداد خان بے تابی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی اسے بس اشنا کو دیکھنا تھا جبکہ زوریز شاہ زرداد خان کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی کچا چبا جائے گا

اصل میں ہم اس لئے آئے ہیں کہ زرداد خان اپنے کئے پر شرمندا ہے اور سب سے معافی مانگنا چاہتا ہے اشنا سے بھی ۔۔۔ماحول میں ارتعاش براق خان کی آواز نے پیدا کیا

اشنا کا ذکر بھی اس کی زبان نے کیا تو کاٹ کر رکھ دوں گا زوریز شاہ سے برداشت نا ہوا تو بول پڑا

زوریز شاہ کے انداز پر زرداد خان کو بھی غصہ آیا

اشنا میری بیوی ہے۔۔۔ لفظ بیوی پر زرداد خان نے زور ڈال کر کہا اور میں اپنی بیوی سے معافی مانگنے آیا ہوں اور کوئی مجھے میری بیوی سے ملنے پر نہیں روک سکتا زرداد خان نے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا

تو بیوی ہے تو کیا ہوا ہم اس نکاح کو نہیں مانتے زبردستی کا نکاح ہوتا ہی نہیں ہے۔۔۔ پہلی بار بہروز شاہ بولے تھے

دیکھیں آپ سب بڑے ہیں اور نکاح کی اہمیت کو اچھی طرح سے جانتے ہیں میں مانتا ہوں میں نے جو کیا غلط کیا اور اس سب کی معافی مانگتا ہوں مگر اشنا کو میں نہیں چھوڑ سکتا اسی لیے ہم آئے

ہیں باقی کی بات براق خان بتائیں گے زرداد خان نے بڑے تحمل سے جواب دیا

بات یہ ہے کہ ہم باعزت طریقے سے اشنا کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں اشنا زرداد خان کی بیوی ہے اور زرداد خان چاہتا ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ رہے تو معاملات آرام سے بیٹھ کر بات چیت کر کہ بھی حل ہو سکتے ہیں براق خان کا نارمل اور شائستہ لہجہ صبا بیگم کو بہت پسند آیا تھا

دیکھیں بھائی صاحب غلطی ہماری ہے ھمارے بیٹے نے غلط کیا اس کی ہم آپ سب سے معافی بھی مانگتے ہیں باقی جو بھی غلط فہمی ہوئی کہ اشنا پر تشدد ہوا وہ میرے بیٹے نے نہیں کیا بلکہ اس کے

باپ نے یہ سب کیا بی جان کی بات پر زرداد خان نے چونک کر

براق خان کو دیکھا

کیا مطلب کیا ہوا اشنا کو مم ۔۔۔ مجھے کسی نے کیوں نہیں بتایا زرداد

خان کو شاک لگا تھا وہ تو سمجھا تھا داجی نے بس اشنا کو غائب کیا ہے

کہ زرداد خان اس سے دور ہو جائے مگر اشنا پر تشدد کا سن کر اسے

بہت تکلیف ہوئی

کیا کہہ رہا ہے یہ براق بیٹا اسے کچھ کیسے معلوم نہیں ہے حماد شاہ

نے براق کو دیکھتے جواب طلب کیا

میں کلئیر کرتا ہوں ایک منٹ زرداد تم نے کیا، کیا سب کے سامنے بتاؤاور یہاں کیا کیا ہوا زرداد کے بتانے کے بعد زوریز تم بتانا پھر جو جس کو نہیں پتا وہ بھی پتا چل جائے گا براق خان کا کہنا تھا کہ زرداد خان نے ساری بات تفصیل سے بتائی۔۔۔

میں اشنا کو لے کر آپ لوگوں کے پاس آرہا تھا کہ راستے میں ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور جب ہوش آیا تو اشنا غائب تھی بہت ڈھونڈنے پر پتا چلا کے داجی نے اسے غائب کروایا ہے میں سمجھا کے داجی نے اسے صرف مجھ سے دور کرنے کے لئے یہ سب کیا ہے اور پھر میں وہاں پہنچا تب تک آپ لوگ بھی پہنچ گئے تھے باقی اشنا کے ساتھ کس نے تشدد کیا یہ سب میرے علم میں نہیں

ہے زرداد خان نے جلدی جلدی اپنی بات پوری کی تاکہ باقی کی بات جان سکے

زوریز شاہ نے جو بھی اشنا نے بتایا تھا سب کچھ سب کے سامنے کھول کر رکھ دیا جسے سن کر زرداد خان کے ہوش اڑے تھے

بخدا میں نے اشنا پر تشدد نہیں کروایا میں تو بے ہوش تھا میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں اس بات کا۔۔۔

۔زرداد خان کے جواب نے زوریز شاہ کو سلگایا

تو اشنا جھوٹ بولے گی کیا۔۔۔۔اس کے سامنے تمہارا نام ہی لیا گیا ہے زوریز شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے بیٹھے زرداد خان کو شوٹ کر دے

میں سچ کہہ رہا ہوں میری بات کا یقین کریں زرداد خان کو سمجھ نہیں آئی کیسے اپنی بات کا یقین دلائے

تم جو بھی کہہ لو ہم اشنا کو تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتے نا ہی ہمیں یہ رشتہ منظور ہے بہروز شاہ نے حتمی فیصلہ سنایا یہ سب برداشت کرنا زرداد خان کے لئے مشکل ہو رہا تھا غصہ سے اس کی رگیں تن گئیں تھیں جبکہ براق خان آرام سے ساری صورت حال ملاحظہ کر رہا تھا کہ جو ہونا ہے ایک ہی بار ہو جائے آر یا پار

آپ لوگ کون ہوتے ہیں اس بات کا فیصلہ کرنے والے یہ اشنا کی زندگی ہے اس کا جواب سنے بغیر میں بھی نہیں جاؤں گا زرداد خان کی برداشت اب جواب دے گئی تھی زرداد خان کو ہتھے سے اکھڑتے دیکھ کر حماد شاہ نے پل بھر میں ایک فیصلہ کیا جانتے تھے یہ بگڑی اولاد ہے دوبارہ کوئی حرکت کی توان کی بیٹی ان کو واپس بھی نہیں ملے گی اس صورت میں انہیں ایک ہی حل نظر آیا اور وہ تھا اشنا کی مرضی جانتے تھے اشنا زرداد خان کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتی مگر زرداد خان کو اشنا کو مرضی عزیز تھی تو ایسا ہی سہی

ہارون بیٹا میرم سے کہو اشنا کو لے کر آئے ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے جو اشنا کی مرضی ہو گی وہ ہم سب کو منظور ہو گا حماد شاہ کے کہنے پر ہارون شاہ اٹھا

نہیں میں نہیں جاؤں گی میں نہیں جاؤں گی وہ مجھے مار دے گا اشنا کو جب علم ہوا زرداد خان آیا ہے اور اسے بلا رہے ہیں وہ وہیں چلانا شروع ہو گئی چیخیں اتنی اونچی تھیں کہ زرداد خان باآسانی سن سکتا تھا

ابھی بھی سکون نہیں مل رہا تو جاؤ کمرے میں جا کر مل لو حماد شاہ کا کہنا تھا کہ زوریز شاہ ایک دم کھڑا ہوا یہ کیا کہہ رہے بڑے پاپا

جبکہ حماد شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کچھ کہنے سے روکا زرداد خان رکا نہیں پھر بھی اشنا کو دیکھنے گیا

میرم باہر آؤ۔۔۔صبا بیگم نے میرم کو باہر بلایا مگر اشنا نے زبردستی میرم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے سے روکا زرداد خان کے قدم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے اشنا آپے سے باہر ہوئی میرم کو سنبھالنے میں مشکل ہو رہی تھی زرداد خان کو اتنی تکلیف پہلے نا ہوئی تھی جتنی اب ہو رہی تھی اس کی اشنا اسے دیکھ تک نہیں رہی میرم کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرتی چیختی جا رہی تھی زرداد خان یک ٹک اشنا کو دیکھے گیا اشنا کے اس طرح چلانے پر مزید قدم اشنا

کی طرف نا بڑھا سکا وہیں سے الٹے قدموں لوٹا اور سید ھا حماد شاہ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا

اشنا میری بیوی ہے یہ بات کوئی بھی مت بھولے اور نا ہی میں بھولنے دوں گا اور نا ہی میں اشنا کو چھوڑوں گا مرتے دم تک اشنا کو کوئی مجھ سے جدا نہیں کر سکتا میں واپس آؤں گا ایک دن اپنی اشنا کو لینے اس کی رضا سے ان شااللہ اپنی بات پوری کرتا زرداد خان رکا نہیں تھا بی جان کا ہاتھ تھاما اور وہاں سے نکلتا چلا گیا نجانے کیوں حماد شاہ کو زرداد خان کی آنکھوں میں آئے آنسوں ڈسٹرب کر گئے تھے۔۔۔۔

براق خان اپنی جگہ سے اٹھا اور زوریز شاہ کے پاس رکا۔۔۔

معذرت چاہتا ہوں میرے دوست مگر یہ ضروری تھا ایک بار کھل کر بات ہونی چاہئے تھی تبھی میں نے زرداد خان کی بات مانی زوریز شاہ کے کندھے پر تھپکی دیتا براق خان بھی باہر نکلا

باقی سب نے خاموشی سے اشنا کے کمرے کا رخ کیا اشنا چیخ چیخ کر بے ہوش ہو چکی تھی زہرہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں

تو تم یہاں رہتی ہو۔۔۔کب سے ایک ہی زاویے پر بیٹھا براق خان سگریٹ پر سگریٹ پھونکے گیا

کتنے وقت کے بعد اس نے میرم کو دیکھا تھا میرم کو دیکھتے خود میں سکون اترتا محسوس کیا جب سے میرم جاب چھوڑ گئی تھی براق خان کو کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا اور پھر اچانک اتنا کچھ ہوا کہ وہ میرم سے رابطہ نا کر سکا اب جا کر میرم نظر آئی بھی تھی کہاں جہاں پہلے ہی اتنے مسائل تھے براق خان کو اپنی دال گلتی نظر نا آئی

کافی دیر گزرنے کے بعد ڈور ناک ہوا۔یس کم ان

لالہ میں وہ آپ سے ایک بات کرنی تھی کشف کی ہمت نا ہو پا رہی تھی براق خان سے بات کرنے کی

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی تم کوئی چھوٹی بچی نہیں ہو جو سمجھ نہیں آتی میں اب اس بارے میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہاں مگر بی جان کے ساتھ دوبارہ بدتمیزی سے پیش آئی تو بھول جاؤں گا تم میری بہن ہو یاد رکھنا یہ بات اب تم جا سکتی ہو
۔۔۔براق خان کے تلخ الفاظ کشف کو برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا

لالہ پلیز مجھے معاف کر دیں آئندہ شکایت کا موقع نہیں دوں گی سچ میں کشف روتے ہوئے وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔ براق خان اٹھا اور کشف کے قریب جاکر رکا

اٹھو۔۔۔۔ میں نے کہا اٹھو سخت لہجے پر کشف نے سر اٹھایا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا بی جان سے معافی مانگی براق خان کے سوال پر کشف نے ہاں میں سر ہلایا انہوں نے معاف کیا؟ ایک بار پھر سے کشف نے ہاں میں سر ہلایا تھا کیوں کہ بولنے کی اس میں ہمت نا رہی تھی

ادھر آؤ براق خان نے اپنی باہیں واکی کشف جلدی سے براق خان کے سینے لگی زار و قطار رونے لگی

چلو اب بس کرو۔۔۔ جاؤ میرے لئے چائے بنا کر لاؤ براق خان کا اتنا ہی کہنا تھا کشف مسکرائی یعنی لالہ مان گئے براق خان کو چائے بے حد پسند تھی جب بھی ناراضگی کے بعد مانتا تو چائے کا کہتا جس کا مطلب لالہ اب ناراض نہیں ہیں

دونوں نے چائے پیتے پیتے کافی دیر تک باتیں کی تھیں براق خان نے کشف کو ایک بار پھر پیار سے سمجھایا تھا

جب سے زرداد خان آیا اپنے کمرے میں بند تھا بی جان پریشان تو بہت تھیں پر اسے اکیلا رہنے بھی دینا چاہتی تھیں تا کہ وہ اپنا سارا غبار ایک ہی بار نکال لے

زرداد خان ٹوٹ کر رویا تھا اتنا کہ روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی

کیسے ہو گیا یہ ۔۔۔۔ کیسے میں کیسے رہوں گا تمھارے بنا ۔۔۔۔ایک بار آ جاؤ میرے پاس میں تمہیں بہت پیار دوں گا تمہاری ہر بات مانوں گا خیالوں میں اشنا سے مخاطب زرداد خان

اب زرداد خان نا رہا تھا اسے کسی سے کوئی سروکار نا تھا بس اشنا کو سوچنا اور اس کے خیال سے باتیں کرنا اس کا سب سے اہم کام تھا

آج کی رات زرداد خان پر بہت بھاری تھی جبکہ دوسری طرف اشنا ایک بار پھر سے بے ہوشی میں تھی تھوڑی دیر بعد ہوش آتا مگر چیخ چلا کر پھر سے بے ہوش ہو جاتی شاہ ولا میں کوئی بھی پریشانی سے نا سویا تھا

دلاور نے اسفند خان کے کہنے پر اشنا کو مار مار کر اس کے ذہن میں زرداد خان کا ڈر بٹھا دیا تھا اور ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ وہ زرداد خان کے حکم سے اسے مار رہا ہے اور یہ سب بھی زرداد خان نے کروایا ہے جتنی نفرت ہو سکتی تھی اشنا نے زرداد خان سے کی تھی

جبکہ دلاور یہ چاہتا تھا کہ اشنا ان کی بات مان جائے اور اپنا بیان اسفند خان کی مرضی کا دے دلاور اب پولیس کے حوالے تھا

ملازمہ کے قتل کے کیس میں وہ بری طرح پھنس چکا تھا جبکہ اسفند خان اب سینہ تانے دندناتا پھر رہا تھا

روتے روتے زرداد خان کو ایک خیال آیا اور اٹھ کر غصے سے اسفند خان کے سٹڈی روم میں گھسا

کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔زرداد خان اپنے سوالوں کا جواب مانگنے اسفند خان کے سامنے تھا

اسفند خان زرداد خان کا یہ غصہ دیکھ کر گڑ بڑائے

کیوں کہ میں سمجھا تھا تم بس عیاشی کر رہے ہو تو اس لڑکی سے تمہاری جان چھڑانا چاہتا تھا آج کل اتنے فراڈ کے واقعات ہو رہے ہیں تبھی بس اور کچھ نہیں اسفند خان نے نارمل ہو کر جواب دیا

بس ۔۔۔ بس کر دیں اور وہ لڑکی بیوی ہے میری یہ بات آپ اچھی طرح جان لیں اور رہی بات عیاشی کی تو شکر اللہ کا آپ پر نہیں گیا ہوں کبھی اپنی حد پار نہیں کی میں نے رہ گیا فراڈ تو اس نے نہیں آپ نے فراڈ کیا ہے اپنی اولاد کے ساتھ مگر ایک بات یاد رکھیں وہ لڑکی زرداد خان کے جینے کی وجہ ہے اسے کچھ ہوا تو زرداد خان بھی زندہ نہیں رہے گا یہ بات آپ کان کھول کر سن لیں اور مزید اسے نقصان پہنچانے کا سوچا بھی تو میں یہ بھول

جاؤں گا آپ کا میرا رشتہ کیا ہے میرے بازؤں میں اتنا دم ہے کہ میں اپنی ماں بہن بیوی کی حفاظت کر سکوں پہلے شیطان کے بہکاوے میں آکر ایک غلطی کر بیٹھا ہوں مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں بار بار میں ویسی غلطیاں کروں گا اور آپ کیا سمجھ رہے تھے مجھے پتا نہیں چلے گا کہ اشنا پر تشدد ہوا اچھی طرح سے جان گیا ہوں اس کے پیچھے بھی آپ ہیں اور آپ کی اس حرکت کو میں نہیں کروں گا کبھی نہیں زرداد خان اپنا غصہ دکھاتا کبھی معاف جا چکا تھا

مگر اسفند خان کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی ایسا بھی کیا خاص ہے اس لڑکی میں جس کے لئے تم اپنے داجی کے سامنے تن کر کھڑے ہو گئے اس لڑکی کی وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے دور ہوا ہے

چھوڑوں گا نہیں میں اسے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اسفند خان پھر سے سر گرم ہوئے

زرداد خان اپنی گاڑی لے کر نکل چکا تھا اور اب نجانے کتنے دنوں بعد گھر واپس آتا بی جان جی باپ بیٹا کی گفتگو سن رہیں تھی اچانک سے زرداد خان کے گاڑی لے کر باہر نکلنے پر ایک گہری سانس لی نجانے کس کی نظر لگ گئی تھی اس گھر کی خوشیوں کو افسوس سے سر ہلاتیں بی جان نے خود کو بے بس پایا تھا اشنا کو دیکھ تو نا سکیں تھیں مگر اشنا کی دلخراش چیخیں ان کا بھی دل دہلا گئیں تھیں انہیں اشنا پر بہت ترس آیا تھا اور اپنے شوہر سے انتہا کی نفرت محسوس کی تھی کاش کے میری ماں اسفند خان سے میری شادی نا کرتی تو آج یہ دن نا دیکھنے پڑتے۔۔۔۔ زرداد خان کو بگاڑنے میں سب سے

بڑا ہاتھ اسفند خان کا تھا مگر اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی اسفند خان کو عقل نہیں آئی تھی

فجر کی نماز پڑھ کر وہ سیدھا گھر پہنچا تو سامنے ہی بی جان کو حیران نظروں سے دیکھتے پایا

کیا ہوا بی جان اتنی حیران کیوں ہو رہی ہیں پلیز جلدی سے ناشتا دیں نارمل سے لہجے میں کہتا زرداد خان بی جان کو حیران کر گیا

کچھ نہیں تم تو رات چلے نہیں گئے تھے گاڑی لے کر پھر کب آئے مجھے پتا بھی نا چلا بی جان کی حیرانگی ختم ہونے کا نام ہی نا لے رہی تھی

ارے بی جان بس کریں مجھے اور شرمندہ مت کریں میں اپنی روٹین میں واپس آنا چاہتا ہوں پلیز اب تو کچھ لا دیں بھوک سے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں کل سے کچھ نہیں کھایا میں نے ۔۔۔زرداد خان کے انداز پر بی جان تو نثار ہی ہو گئیں

میں صدقے میں قربان ابھی لائی میرا بچہ بس تو مجھ سے دور مت جایا کر میرا دل بہت گھبراتا ہے بی جان نے آنکھوں لیں آنسوں بھر کر بولا

ٹھیک ہے بی جان اب آپ کو فکر کی ضرورت نہیں ہے میں اب باقاعدگی سے یونیورسٹی جایا کروں گا اور براق لالہ کے ساتھ بزنس بھی دکھوں گا آپ کو بھی وقت دوں گا وہ سب کروں جو آپ کہیں گیں۔۔زرداد خان نے مسکرا کر بی جان کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا

بی جان اس کایا پلٹ پر سچ میں بہت حیران تھیں کل تک تو زرداد خان کسی کی نہ سنتا نا مانتا تھا اور اتنا سب ہونے کے باوجود بھی بی جان کو لگا تھا مزید بگڑ جائے گا مگر یہاں تو کچھ اور ہی معاملہ تھا خیر بی جان خوش تھیں کہ ان کا بیٹا سنجیدہ ہو کر اپنی زمے داریوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے

زرناب بیٹا جلدی کرو دیر ہو رہی ہے ناشتا کرتی زرناب کو زرداد خان کی آواز سنائی دی اپنا ناشتا چھوڑ کر زرداد خان کو دیکھے گئ ---پر لالہ کس چیز کی دیر زرناب کی سوالیہ نظریں زرداد خان پر ہی ٹکیں تھیں

سکول سے دیر کی بات کر رہا ہوں میں پگلی زرداد خان نے مسکرا کر جواب دیا

ہیں سچی آپ مجھے لے کر جائیں گے پر لالہ وقت پر پہنچا دینا براق لالہ کبھی تو بہت جلدی پہنچا دیتے ہیں اور کبھی بہت دیر سے اکثر ٹیچر سے ڈانٹ پڑتی ہے منہ بسورتی زرناب نے کہا

بے فکر رہو آج سے تمہارا یہ لالہ حاضر ہے میں خود لے کر بھی جاؤں گا اور واپس بھی میں ہی لینے آؤں گا اب خوش پیار سے زرناب کے گال تھپتھپا کر زرداد خان بولا جی ٹھیک ہے لالہ میں ابھی براق لالہ کو بتا کر آتی ہوں زرناب خوش ہوتی اٹھ کر براق خان کے پاس گئی زرناب کے جانے کے بعد زرداد خان پر سوچ انداز میں کافی دیر بیٹھا رہا اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد میں آرام سے بیٹھ جاؤں گا یہ کیسے سوچ لیا۔۔۔

آئیں نا براق لالہ خود دیکھیں میں جھوٹ نہیں کہہ رہی آپ خود دیکھیں گے تو ہی آپ کو یقین آئے گا زرناب براق خان کا بازو

کھینچتی اسے اپنے ساتھ لائی براق کو زرناب کی باتوں پر بلکل یقین نہیں تھا کہاں زرداد خان اور کہاں یہ سب زمہ داریاں۔۔ارے واہ تم اور گھر پر میں تو سمجھا تھا عشق کا بھوت ابھی کچھ اور دن سوار رہے گا پھر کہیں جا کر گھر کا رخ کرو گے مگر شائد میں غلط تھا اتنی جلدی بھوت اتر گیا تمہارااس بار شائد دو دن کا ہی عشق تھااور مذاق کے علاوہ بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ تم گھر پر مل رہے آج کے دن خیر چھوڑو دفعہ کرو یہ بتاؤ زرناب کیا کہہ رہی ہے کیا واقعی تم اپنی زمے داریاں اٹھا رہے ہو یا بس دو دن ہی اس بات کا بھی بھوت سوار رہے گا کہ اپنی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں براق خان زرداد خان کو اچھی طرح جانتا تھا ایسے دورے اسے کئی بار تھے اور پڑے تھے ایک دو دن کے بعد اسے اپنے کام یاد آ جاتے اس بار تو براق خان کو لگا تھا کہ زرداد خان اب کم از کم دو تین ماہ

گھر کا رخ نہیں کرے گا مگر یہ کیا سب کچھ معمول کے خلاف تھا

حیران ہونا تو بنتا تھا

نہیں میں اپنی زمہ داریوں سے منہ نہیں موڑ رہا آپ بے فکر رہیں اب میں آپ کے ساتھ آفس بھی جایا کروں گا یونیورسٹی کے بعد زرداد خان کو براق خان کی باتیں بری نہیں لگ رہیں تھیں جانتا تھا اس سب میں اس کا قصور سب سے زیادہ ہے۔۔۔

آج یہ سورج کہاں سے نکل گیا بھائی میرے اور تو اتنا نارمل کیسے ہے سب خیر تو ہے زرداد؟ براق خان نے ابرو اچکا کر پوچھا

جی لالہ سب خیر ہے زرداد خان کے سادہ سے جواب نے براق خان کو مطمئین تو نا کیا تھا مگر پاس کھڑی زرناب کی وجہ سے مزید بات نا کی تھی اس بارے میں۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے براق خان زرداد خان کا کزن ہے اور براق خان نے ابھی تک کچھ نہیں کہا چلو یہ تو شکر ہے جان چھوٹی میرم کافی کا مگ پکڑے اپنی ہی سوچوں میں مگن تھی کہ میرال بھاگتی ہوئی ہاتھ میں ایک لفافہ پکڑے اسے ڈھونڈتی ہوئی ٹیرس تک آئی۔۔۔ پھپھو جانی کہاں تھیں آپ سارا گھر ڈھونڈ لیا یہ آپ کا لفافہ تھما کر میرال واپس بھاگ گئی حد کرتی ہے یہ لڑکی بندہ

آرام سے بھی تو پکڑا سکتا ہے ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار
رہتی ہے یہ لڑکی کافی کا مگ سائیڈ پر رکھ کر میرم نے لفافہ کھولا
آفس کی طرف سے نوٹس تھا پڑھ کر میرم کے ہوش اڑے براق
خان کو سناتے ہوئے یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ دو سال کا کانٹر کٹ
سائن کیا ہوا ہے میرم کے صحیح معنوں میں چھکے چھوٹے تھے کیا
مصیبت ہے میں بھی کہوں میرا غصہ میں براق خان کو باتیں سنانا
اور جاب چھوڑ کر آنا براق خان اتنا نارمل کیسے تھا عجیب مصیبت
ہے سر پکڑے میرم اپنی کافی بھول گئی تھی اب کل میں کس منہ
سے جاؤں گی آفس میں نے نہیں جانا خود سے باتیں کرتی میرم
اٹھی اور اپنے کمرے میں جا کر الماری سے کل کے لئے کپڑے
نکال کر پریس کرنے لگی

صبح ہی صبح کہاں کی تیاری ہے بھئی ؟ناشتے کی ٹیبل پر سب ہی موجود تھے تھے سوائے اشنا کے میرم کو تیار دیکھا بہروز شاہ نے پوچھا

بھائی آپ بھول گئے کیا آفس ہے بھلا اور کہاں ہارون لے جانا آج مجھے بہروز شاہ کو جواب دیتی میرم نے ہارون شاہ کو مخاطب کیا میرم کی بات پر زوریز شاہ نے چونک کر میرم کو دیکھا جواب میں میرم نے آنکھوں کے اشارے سے چپ رہنے کو کہا ناشتے کے بعد نوٹس اٹھا کر زوریز شاہ کو دکھانے اس کے کمرے میں گئی

اب تم ہی بتاؤ کیا کروں جاب تو کرنی پڑے گی اور ایک بات اور بتانا چاہتی ہوں میرم نے نظریں جھکا کر کہا لیٹر پڑھتے زوریز شاہ نے سر اٹھا کر میرم کو دیکھا جی کہیں نا۔۔۔

وہ میرا بوس براق خان ہے میں اس کے آفس میں کام کرتی ہوں مجھے پہلے نہیں پتا تھا کہ وہ زرداد خان کا کزن ہے

تو کیا ہوا براق خان اچھا آدمی ہے آپ بے فکر ہو کر جاب کریں میں براق خان کو جانتا ہوں زوریز شاہ نے میرم کی پریشانی حل کی تھی براق خان کی طرف سے نوٹس ملنے پر میرم کی ہوائیاں اڑیں تھیں بہت سوچ سمجھ کر جاب دوبارہ جوائن کرنے کا فیصلہ کیا

جب سے آئی تھی مسلسل اپنے لیپ ٹاپ پر جھکی پینڈنگ فائلز تیار کرنے میں مصروف تھی براق خان آج لیٹ ہو گیا تھا جیسے ہی آیا میرم کو اپنی سیٹ سنبھالے دیکھ کر براق خان کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑی میں بھی براق خان ہوں کچی گولیاں تو میں نے بھی نہیں کھیلیں محترمہ خاموشی سے میرم کے پاس سے گزرتے ہوئے سوچا تھا پھر اچانک رکا اوہ مس میرم آپ آج کیسے زرا میرے آفس آئیں بھاری لہجہ میں کہتا براق خان آگے بڑھا جبکہ میرم کا دل زور سے دھڑکا تھا

یس کم ان گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے آئیں میں ویسے ہی لیٹ ہو گیا ہوں بہت کام پڑے ہیں نارمل انداز میں کہتے

براق خان نے میرم کو اندر آنے کی اجازت دی تھی جی سر میرم نے خود کو پراعتماد ظاہر کیا

جبکہ براق خان ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں براق خان سمجھ چکا تھا میرم کیوں اتنے دنوں سے غائب تھی اور اس کے غصے کی وجہ کیا تھی میرم سے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی کرتا بھی تو کیا جب قصور ہی سارا اس کے اپنے کزن کا تھا

تو مس میرم آپ نے دوبارہ آفس جوائن کر لیا ہے اس کے لئے آپ کا ویلکم اور یہ ساری آپ کی پینڈنگ فائلز ہیں اور کچھ آپ کے ٹیبل پر پڑیں ہیں ان کو کمپلیٹ کر کہ مجھے دیں یہ لیجئے براق خان نے وہ ساری فائلز میرم کو پکڑائیں جو اسکی غیر موجودگی میں

خود بیٹھ کر کمپلیٹ کر رہا تھا۔ جی سر میرم نے جان چھوٹنے پر شکر ادا کیا جلدی سے فائلز پکڑ کر اٹھی میرم کے جانے کے بعد براق خان مسکرایا گھبرائی گھبرائی سی میرم سیدھا دل میں اتری تھی

اشنا کی طبیعت سنبھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی دن بدن بگڑتی حالت حماد شاہ اور زہرہ بیگم شدید پریشان تھے

تم کیوں پریشان ہو رہے ہو حماد شاہ ٹھیک ہو جائے گی اشنا وقت کے ساتھ ساتھ اسے بس یہ یقین دلاؤ کہ اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا اور بہتر یہ ہی ہے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا

جائے سوچے گی سمجھے گی تو خود ہی نارمل ہو جائے گی اسے بس احساس دلایا جائے کے سب ویسا ہی ہے کچھ نہیں بدلہ صبا بیگم نے پریشان سے حماد شاہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا

ہاں صبا بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے بہروز شاہ نے بھی صبا کی ہاں میں ہاں ملائی

بات تو آپ کی ٹھیک ہے بھابھی بس دل کا کیا کروں اشنا کو اس حالت میں دیکھ کر دل دکھتا ہے۔۔۔ حیا بیٹا یہاں آؤ حماد شاہ نے اپنے کمرے سے نکلتی حیا کو آواز دی جی چھوٹے پاپا حیا نے سعادت مندی سے جواب دیا کیسی ہے میری بیٹی سوری میں اتنے دنوں سے اپنی بیٹی سے بات ہی نا کر سکا

ارے نہیں چھوٹے پاپا ایسی کوئی بات نہیں ہے حیا کو حماد شاہ بہت اچھے لگتے تھے جو سب کا خیال رکھتے

دھڑام کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی کیا ہوا سب نے باہر کی جانب دیکھا جس سمت سے آواز آئی تھی

اشفہ کے کپڑے کیچڑ سے بھرے تھے جبکہ زوار شاہ اور میرال کا حال بھی کچھ کم نا تھا

یہ یہ کیا ہوا صبا بیگم جلدی سے کھڑی ہوئیں

خود بتاؤ گے یا میں بتاؤں پیچھے سے زوریز شاہ کی آواز آئی تینوں ایسے سر جھکائے کھڑے تھے جیسے مجرم ہوں اور کوئی جرم کرتے پکڑے گئے ہوں

وہ بڑی امی ہم کھیل رہے تھے تو۔۔۔آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی

جب اتنے بڑے بچے کھیل رہے تھے تو کسی اور کی کیا مجال امیوں کے ان بڑے بڑے بچوں کو کچھ کہے کوئی زوریز شاہ کا طنز صبا اور زہرہ بیگم بوکھلائیں

کیا ہوا کچھ بتاؤ تو ایسے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی حماد شاہ بولے

ان تینوں نے مل کر ساتھ والے ضعیف سے انکل پر پانی پھینکا ہے ہر آنے جانے والے پر ان کا یہ کھیل مسلط ہوا پڑا ہے چھت پر سے یہ کاروائی انہوں نے کھیل بنائی ہوئی ہے کوئی چھوٹے بچے ہیں یہ جوان کو سمجھ نہیں آتی زوریز شاہ کا غصہ دیکھ کر بہروز شاہ تو وہاں سے اٹھ گئے

کتنی بار کہا ہے میں نے آپ لوگوں سے جب آپ لوگوں کے یہ بڑے بچے مسلسل خاموشی اختیار کئے ہوں تو نظر رکھا کریں ان پر کوئی نا کوئی کارنامہ ضرور کرتے ہیں زوریز شاہ کا رخ اب صبا اور زہرہ بیگم کی طرف تھا

لو بھلا یہ کام تو چھوٹے بچوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اب ہمم بوڑھی ہڈیوں میں اتنی جان کہاں جوان کو دیکھتے پھریں صبا بیگم بڑبڑائیں

یہ کیا سن رہا ہوں میں زوار، اشفہ اور میرال حماد شاہ نے باری باری تینوں کا نام لیا

پاپاوہ۔۔۔ شٹ اپ اشفہ حماد شاہ کو بھی غصہ آیا انہیں اشفہ سے ہرگز ایسی امید نا تھی

اور یہ تینوں کے تینوں سکول کالج نہیں جا رہے کیوں وجہ؟ زوریز شاہ کی لال انگارہ آنکھیں اشفہ تو بلکل نا دیکھ سکی تھی جلدی سے نظریں جھکا کر نیچے زمین کو گھورنے لگی

ان تینوں کی پڑھائی کینسل اب یہ لوگ الٹے کام ہی کریں بچے بنے رہیں ہر وقت بس اس بارے میں مزید کوئی بحث نہیں ہو گی زہرہ بیگم کو منہ کھولتا دیکھ کر حماد شاہ بولے اور اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ ینگ پارٹی صدمے سے بے حال تھی ان تینوں پر ایک زبردست گھوری ڈالتا زوریز شاہ اپنے کپڑوں کو جھاڑتا روم کی سمت بڑھا

کتنی بری بات ہے یہ کیا کیا تم لوگوں نے تم لوگوں کی وجہ سے ہمیں بھی باتیں سننی پڑتیں ہیں صبا بیگم نے ان تینوں کے جھکے سر دیکھ کر کہا

نہیں ایسے نہیں سدھرنے والے یہ لوگ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے زہرہ بیگم کے اپنی جوتی کی طرف جاتے ہاتھ تینوں الرٹ ہو چکے تھے اب منظر کچھ یوں تھا کہ تینوں آگے آگے زہرہ بیگم پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکلتی اشنا یہ دیکھ کر پہلے تو حیران ہوئی پھر منہ پر ہاتھ رکھ کر کھلکھلا کر ہنسی تھی زہرہ بیگم نے جان لٹاتی نظروں سے اشنا کو دیکھا تھا اشنا کی ہنسی سے دل میں اترتا سکون محسوس کیا تھا

کام کا بہت برڈن تھا وقت کا پتا ہی نہیں چلا رات کے نو بج گئے جب براق خان نے اسے چھٹی دی ہارون باہر گاڑی لئے انتظار میں تھا

چلو ہارون بلڈنگ سے نکلتی میرم نے ہارون کے قریب پہنچ کر کہا اسی وقت براق خان بھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

ارے آپ ہارون براق خان کو دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھا کیسے ہو ہارون شاہ یہاں کیسے جان کر بھی براق خان انجان بنا

میں یہاں اپنی پھپھو کو لینے آیا تھا اور آپ یہاں کیسے ہارون شاہ نے بھی سوال کیا جبکہ میرم بلکل خاموش کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی

یہ میرا آفس ہے براق خان کی بات پر ہارون شاہ حیران ہوا پلٹ کر میرم کو دیکھا میرم نے نظریں چرائیں آپ کی پھپھو غالباً میرم شاہ ہیں براق خان نے ایک گہری نظر میرم پر ڈالتے ہوئے کہا

جی ہاں مگر لگتا نہیں ہیں نا ہارون شاہ مسکرایا جواب میں براق خان کے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے

اوکے ابھی دیر ہو رہی ہے ہم چلتے ہیں ہارون شاہ نے ہاتھ ملایا اور میرم کو لئے وہاں سے نکلا جبکہ براق خان نے کافی دیر تک اس راستے پر نگاہیں جمائی رکھیں جہاں سے میرم گئی تھی

آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ براق خان کے آفس میں جاب لگی ہے آپ کی ہارون شاہ نے نارمل سے انداز میں پوچھا

حد کرتے ہو ہارون مجھے کیا پتا تھا براق خان کون ہے اور اب جب پتا ہے تو کچھ کر بھی نہیں سکتی دو سال تک یہ جاب نہیں

چھوڑ سکتی اب تم بھی خاموش ہی رہو بس جیسے چل رہا ہے چلنے دو پہلے پتا ہوتا تو نہیں کرتی نا یہ جاب میرم نے بھنا کر جواب دیا

ارے آپ تو غصہ ہو گئیں ہیں میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا ہارون شاہ نے سیز فائر کیا اچھا چھوڑو یہ سب یہ بتاؤ کوئی کھانے میں کا بنا ہے آج بہت بھوک لگ رہی ہے میرم نے مسکین سی شکل بنا کر پوچھا

کیا کریں گی پوچھ کر رہنے دیں آپ کے مطلب کی چیز نہیں بنی ہارون شاہ نے منہ بنایا میرم سمجھ گئی ضرور بھنڈی بنی ہو گی کیوں کہ ہارون کی بھی وہی پسند ناپسند تھی جو میرم کی تھی تو اب کیا کیا جائے ساری رات بھوکا تو میں نہیں رہ سکتی پہلے ہی بھوک سے برا

حال ہے ایسا کرو کوئی اچھا سا ریسٹورنٹ دیکھ کر گاڑی روکو آج کی پارٹی میری طرف سے جبکہ ہارون شاہ مسکرایا ایک بزنس مین کو آپ پارٹی دیں گی اس بزنس مین کی تو توہین ہو جانی ہے ہارون شاہ نے میرم کو چڑایا

ٹھہر جاؤ بزنس مین گھر کی مرغی دال برابر ہنہہ آئے بڑے امیر بنے پھرتے ہو چلو ذرا ایک بار تم اچھا خاصا بل بنواؤں گی ساری امیری نکلے گی تمہاری آج میرم کے تو تن بدن میں آگ لگی تھی ہارون شاہ مسکرایا یعنی اپنے پلان میں وہ کامیاب ہو چکا تھا دل تو چاہا زور زور سے قہقہہ لگائے مگر میرم کا کیا بھروسا پکڑ کر سر ہی نا پھاڑ دے لہذا خاموشی سے ریسٹورینٹ کے باہر اپنی چمکتی ہوئی کار روکی۔۔

سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے زرداد خان کسی اور ہی جہاں میں تھا دروازے پر دستک ہوئی تو اپنی سوچوں سے باہر نکلا آجاؤ آنکھیں موندیں دستک دینے والے کو اجازت دی کشف آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی کمرے کے وسط میں آکر رکی وہ زرداد لالہ بی جان آپ کو بلا رہی ہیں

کشف کی تو جیسے دلی مراد پوری ہوئی تھی آنکھیں موندیں زرداد خان کو وہ اپنی مرضی سے دیکھ سکتی تھی بنا کسی ہچکچاہٹ کے ورنہ کہاں براہ راست اسکی انکھوں میں دیکھ سکتی تھی

ہمم تم جاؤ میں آرہا ہوں زرداد خان کا نرم لہجہ کشف کھو سی گئی بنا زرداد خان کی بات پر توجہ دیے یک ٹک اسے دیکھے گئی کافی دیر سے کشف کی نظریں خود پر ٹکی محسوس کرتے زرداد خان کو اب غصہ آیا

سمجھ نہیں آتی ایک بات کہا ہے نا آرہا ہوں جاؤ یہاں سے روکھے انداز میں کہتا زرداد خان کشف بوکھلائی

نرم لہجہ سے ایک دم سخت لہجہ کشف کو اپنی توہین محسوس ہوئی تھی جاتی ہویا لگاؤں دو زرداد خان ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے

اٹھا کشف ششدر سی رہ گئی اس کی ٹانگوں نے جیسے اس کا ساتھ چھوڑ دیا

مم میں جا رہی ہوں لالہ۔۔۔۔ ہمت کرتی کشف نے جواب دیا اور کمرے سے باہر جانے کے لئے مڑی بدتمیز انسان منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی کشف اپنے آنسوں روکنے کی کوشش میں تھی

جبکہ زرداد خان ہر چیز سے بے نیاز دوبارہ سے سگریٹ سلگا کر بیٹھ گیا شائد ہی تمہیں کوئی ایسا چاہے جیسا کہ میں نے تمہیں چاہا ہے تم صرف میری ہو زرداد خان تمہیں اپنی محبت کا یقین دلا کر دم لے گا میری ڈول ایک بار سے اپنے خیالوں میں اشنا سے مخاطب زرداد خان بھول چکا تھا کہ بی جان نے اسے بلایا ہے

زرداد لالہ آپ کو بی جان بلا رہیں ہیں زرناب نے دستک دینے کی زحمت نا کی تھی بلکہ دروازے سے اپنا آدھا سر گھسا کر زرداد کو بی جان کا پیغام دیا اور جلدی سے واپس بھاگی حد ہی ہے کوئی تو مجھے میری ڈول کے ساتھ رہنے دو زرداد خان جی بھر کے بدمزہ ہوا اور ایک گہری سانس خارج کرتا روم سے باہر نکلا

جی بی جان سب خیریت ہے آپ نے بلایا سوالیہ نگاہیں بی جان پر ٹکی تھیں بی جان نے اپنے سپوت کو دیکھا اس کی لال انگارہ آنکھیں اس کے دل کا حال سنا رہیں تھیں بی جان جانتی تھیں ان کا بیٹا بہت ضبط کئے بیٹھا ہے ورنہ صبر اور برداشت دونوں سے ہی

زرداد خان دور تھا انہیں اشنا پر جی بھر کر رشک آیا جس کے لئے ان کا بیٹا زرداد خان اپنی عادتیں تبدیل کر رہا تھا

ہاں خیریت ہے بس تمہیں دیکھنے کو جی چاہ رہا تھا ادھر آؤ میرے پاس ساتھ ہی اپنی باہیں وا کیں زرداد خان نے مسکرا کر بی جان کے ہاتھ تھام کر انہیں چوما اور ان کے گلے لگ گیا

ماں وہ ہستی ہے جس کی آغوش میں سکون ہی سکون ملتا ہے جو کہ دنیا کے کسی کونے میں نہیں بی جان کے گلے لگتے زرداد خان کی آنکھوں سے دو آنسوں ٹوٹ کر گرے زرداد خان نے فوراً اپنی آنکھیں میچ لیں کہیں بی جان سمجھ نا جائیں مگر ماں تو ماں ہوتی ہے

بی جان سمجھ گئی تھیں ان کا بیٹا ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا ہے

سب ٹھیک ہو جائے گا میرے بچے ہلکی سی تھپکی دیتی بی جان خود بھی رونے لگیں تھیں جوان بیٹے کا ٹوٹ کر بکھرنا انہیں اندر سے جلا رہا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے بیٹے کی خوشی اسے لا کر دیتی مگر قسمت کے آگے کچھ نا کر سکتی تھیں

کیسی دکھتی ہے میری بہو۔۔۔۔بی جان نے جان بوجھ کر اشنا کا ذکر چھیڑا کہ زرداد خان اپنی فیلنگز ان کو بتائے اندر ہی اندر گھل کر پہلے ہی کمزور ہو رہا تھا بی جان نے جیسے زرداد خان کا من پسند ٹاپک چھیڑا تھا جلدی سے سیدھا ہو کر بی جان کے ہاتھ اپنے

ہاتھوں میں لئے زرداد خان اشنا کی تعریفوں میں مگن تھا اپنے کمرے میں جاتے براق خان نے یہ منظر بڑی دلچسپی سے دیکھا اسے زرداد خان پہلے جیسا بلکل نا لگا تھا وہ اشنا کے نام سے دیوانہ ہو جاتا براق خان کو زرداد خان کا یہ انداز نہایت عجیب لگ رہا تھا ایک لڑکی کا عشق کیا کچھ کروا دیتا ہے عاشق کہیں کا ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے براق خان روم میں جانے کا ارادہ ترک کرتا کچن میں چائے بنانے کے لیے مڑا کچن میں پہلے سے ہی کھٹ پٹ تھی کشف برتن دھونے میں مصروف تھی

ہاؤ۔۔۔۔۔ براق خان نے کچن میں داخل ہوتے ہی کشف کو ڈرایا برتن دھوتی کشف ایک دم چیخ کر مڑی تھی افف لالہ آپ براق خان کو دیکھتے کشف کی جان میں جان آئی

براق خان ہنسنے لگا کتنے دنوں بعد براق خان یوں کھل کر ہنسا تھا کشف نے دل ہی دل میں نظر اتاری

ایسے کیا دیکھ رہی ہو نظر لگاؤ گی کیا پتا تو ہے تمہارا لالہ ہینڈسم ہے براق خان نے کشف کی پونی ٹائٹ کرتے شرارت سے کہا جی نہیں بہنوں کی نظر نہیں لگتی اور دوسرا آپ کو کچھ زیادہ ہی خوش فہمی ہو رہی ہے کشف نے بھی اپنا بدلہ لیا

۔۔۔کیا کیا۔۔۔۔۔مجھے خوش فہمی ہے تو ان باتوں کا کیا مطلب ہوا جب میں آفس جاتا ہوں تو لڑکیاں خامخواہ اپنے بال سیٹ

کرنے لگتی ہیں مجھے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔ معصومیت سے کہتا براق خان کشف کو تپا گیا

تو یہ ہوتا ہے آفس میں ان لڑکیوں کی آنکھیں نکال دوں گی میں میرے لالہ کو ایسی ویسی نظر سے دیکھا تو۔۔۔ کشف براق خان کے معاملے میں کافی حساس تھی اسے اپنے بھائی سے بے پناہ محبت تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس کا حد سے بڑھ کر خیال رکھتی اور لڑکیوں سے دور رہنے کی نصیحت کرتی بلکل بڑی اماں بن کر براق خان اپنی اس چھوٹی بہن پر جان چھڑکتا تھا دونوں ہی ایک دوسرے کے دوست اور رازدار تھے

اور اگر تمہارے لالہ کی کسی پر نظر ٹک گئی تو؟

تو میں اس چڑیل کو نا کو چنے چبوا دوں گی ویسے خیر ہے کیا واقعی
کوئی پسند آ گئی کشف نے پوچھا

ہاں آئی تو ہے پر اسے نہیں پتا یہ صرف میرے جذبات ہیں براق
خان نے بنا کسی جھجھک کے کشف سے اپنی فیلینگز شیئر کیں

کیا سچ میں شکر ہے آپ کو بھی کوئی پسند آئی بس اب جلدی جلدی
بی جان کو بتائیں اور پھر آپ کی شادی اور پھر میں پھپھو بنو گی آہا
مزے ہر بہن کے اپنے بھائی کو لے کر کچھ ایسے ہی خواب ہوتے
ہیں کشف بھی مزید کچھ جانے بس یہ سن کر ہی خوش ہو کر خواب
دیکھنے لگی کہ اس کے بھائی کو بھی کوئی پسند آئی

جبکہ براق خان پھیکی سی مسکراہٹ لئے کشف کو دیکھنے لگا بہت مشکل ہے شائد کے ناممکن وہ لوگ بھلا کیسے مانے گے اپنی ہی سوچوں میں براق خان کو تب ہوش آیا جب کشف نے گرما گرم چائے کا کپ اس کے سامنے کیا ہمیشہ خوش رہو میری گڑیا سر پر ہاتھ رکھے کشف کو دعا دی تھی کشف اپنے بھائی کے پیار پر دل سے مسکرائی۔۔۔۔

کیا ہے زوار کو بھی آج ہی چھٹی کرنی تھی ہارون بھائی بھی نہیں لینے آئے اشفہ کافی دیر سے ہارون شاہ کا انتظار کر رہی تھی

حماد شاہ آج اشنا کے پاس تھے اشنا نے حماد شاہ کو اپنے پاس رہنے کا کہا تھا زوار کا کرکٹ میچ تھا تو چھٹی کر لے بیٹھا تھا ورنہ تینوں ایک ساتھ آجاتے تھے مگر آج اشفہ کو چھوڑنے اور پک کرنے کی ڈیوٹی ہارون شاہ کو دی گئی تھی کل تینوں نے مل کر حماد شاہ کو منا لیا تھا

بہت انتظار کے بعد آخر اشفہ پیدل ہی چلنے لگی موبائل بھی گھر پر رہ گیا

کیا تھا اٹھا لیتی اگر۔۔۔ اشفہ کو افسوس ہو رہا تھا کم از کم ہارون بھائی کو کال ہی کر دیتی ہو سکتا ہے بھائی کو کوئی کام پڑ گیا ہو ورنہ وہ لیٹ نہیں کرتے ہیں

پیدل چلتی ساتھ ساتھ اپنی سوچوں کے گھوڑے دوڑا رہی تھی

کہ اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کی پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں

تھا آدھے سے زیادہ راستہ وہ طے کر چکی تھی دو گلی چھوڑ کر ہی گھر

آنا تھا

ہائے ڈارلنگ کیسی ہو آ جاؤ میں چھوڑ دوں ایک لمبا سا لڑکا اس کا

راستہ روکے کھڑا تھا اشفہ نے ایک نظر دیکھ کر اگنور کیا اور سائیڈ

سے ہو کر چلنے لگی

اوڈارلنگ کم آن اتنے نخرے ناد کھاؤ بے بی خباثت صاف چہرے پر عیاں تھی اشفہ کا بس نا چل رہا تھا ایک قدم میں ہی سارا راستہ ختم کر کے گھر پہنچ جائے

گھبراہٹ پر قابو پانے کی پوری کوشش کرتی مزید تیز قدم بڑھانے لگی اشفہ کی رفتار دیکھ کر لڑکا قہقہہ لگا کر اگے بڑھا ابھی اشفہ کا ہاتھ تھاما ہی تھا کہ کوئی اس پر جھپٹ پڑا کمینے انسان ادھر آ تجھے میں بتاؤں اشفہ زوریز شاہ کی آواز پہچان چکی تھی بنا پیچھے مڑے تیز تیز چلتی گھر میں گھسی جبکہ زوریز شاہ کے ہاتھوں سے پٹنے کا بعد وہ لڑکا وہیں ڈھیر ہو گیا لڑکے کے ساتھی جو وہیں کوئی گاڑی کے پیچھے چھپا تھا کوئی درخت کے اپنے ساتھی دوست کو پکڑے جانے اور پھر مار پڑنے پر خود بھی ڈر کر بھاگ چکے تھے

جبکہ زوریز شاہ کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نا لے رہا تھا اگر ہارون شاہ نا دیکھتا تو اس لڑکے جان چلی جاتی

اشفہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھی اشنا کو سوتا پا شکر ادا کیا اور جلدی سے واشروم میں گھس کر لمبے لمبے سانس لینے لگی

افففف یہ کیا ہو گیا اب تو وہ لڑکا گیا ہائے بھون کر رکھ دیا ہو گا ظالم نے ویسے اچھا ہی ہوا ان جیسوں کو ایسے ہی سبق ملنا چاہئے پر میرا تو کوئی قصور نہیں ہے میں کیوں گھبرا رہی ہوں خود کو نارمل کرنے کی کوشش میں اشفہ مزید گھبرا رہی تھی کہ نجانے اب کیا ہو۔۔۔

امی امی کدھر ہیں آپ کسی آندھی طوفان کی طرح زوریز شاہ گھر میں داخل ہوتے صبا بیگم کو آواز لگانے لگا

کیا ہوا کیوں چلا رہے ہو سب خیر ہے؟ صبا بیگم نے گھبرا کر سوال کیا ہائے یہ کیا ہے خون کہاں سے آیا بیٹے کی شرٹ خون میں رنگی دیکھ کر صبا بیگم دل پر رکھتے صوفے پر بیٹھیں او میرے خدایا کچھ نہیں ہے امی اشفہ کدھر ہے آپ اسے میرے کمرے میں بھیجے جلدی مجھے کوئی سوال نہیں سننا صبا بیگم کا منہ کھلتے دیکھ کر ساتھ ہی ٹوک دیا

اچھا اچھا بھیجتی ہوں میں صبا بیگم جلدی سے اٹھیں اور اشفہ کو بلانے بھاگیں

کیا ہوا ہے اشفہ سب خیر تو ہے تو نے پھر تو کچھ نہیں کر دیا اسکی شرٹ پر خون بھی لگا ہوا ہے۔۔۔

ن نہیں بڑی امی میں نے کچھ نہیں کیا اشفہ گھبراہٹ پر قابو پاتے بولی

تو پھر وہ تجھے اس غصے میں کیوں بلا رہا ہے۔۔۔صبا بیگم کا ماتھا ٹھنکا

سچ کہہ رہی ہوں بڑی امی میں جاؤں گی تو پتا چلے گا آخر ہوا کیا ہے

میں جاؤں آنکھیں نیچی کر کے اشفہ نے جواب دیا صبا بیگم خاموش

تو ہو گئیں پر سارا دھیان زوریز شاہ کے کمرے کی طرف جاتی اشفہ

پر تھا لگتا ہے پھر کوئی کارنامہ ہو گیا ہے اس سے نفی میں سر ہلاتیں

صبا بیگم سر جھٹک کر کچن کی جانب متوجہ ہوئیں

دل پر ہاتھ رکھے خود کو نارمل اور پر اعتماد ظاہر کرتی ایک بار پھر

سے زوریز شاہ کے روم کے باہر کھڑی دروازے کو گھورے گئی

میرا کیا قصور ہے میں کیوں ڈروں اپنے آپ سے باتیں کرتی

دروازے کو مسلسل گھورتی اتنی ہمت نا کر سکی تھی کہ ڈور ناک

ہی کر دے

اب اندر تشریف لے آؤ بہت گھور لیا دروازے کو غصے بھری آواز پاس سے ابھری تو اشفہ اچھل کر دروازے سے پیچھے ہوئی یہ آواز کہاں سے آئی ادھر ادھر دیکھا پر کوئی نظر نہیں آیا

زوریز شاہ میرے دماغ میں گھس گیا ہے شائد اسی لئے آوازیں آتی ہیں اسکی خود کو ایک بار پھر سے نارمل کرتی اشفہ کا دل چاہا جلدی سے بھاگ جائے یہاں سے ابھی بھاگنے کا ارادہ کر ہی رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور زوریز شاہ نے ہاتھ بڑھا کر اشفہ کو اندر کھینچا اور سیدھا واشروم میں واش بیسن پر اسکا ہاتھ پکڑ کر دھونے لگا اس اچانک حرکت پر اشفہ گنگ سی رہ گئی

پہلے تو کچھ سمجھ نا آیا جب آیا تو اشفہ کے ہوش اڑے اشفہ کے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھ کر زوریز شاہ نے مزید رگڑ رگڑ کر اشفہ کا ہاتھ دھویا

آئندہ میرے علاوہ کسی نے تمہیں چھوا تو اسکا تو حشر ہو گا ہی ساتھ میں تمہارا ابھی ہو گا اور کل سے میں خود جاؤں گا تم سب کو چھوڑنے آئی سمجھ ابرو اچکا کر اشفہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تو گھبراہٹ کے مارے اشفہ نفی میں سر ہلا گئی زوریز شاہ نے سخت نظروں سے گھورا تو ہاں میں سر ہلانے لگی زوریز شاہ نے اشفہ کا ہاتھ نجانے کتنی بار دھویا تھا کہ اب ہاتھ بلکل سرخ ہو چکا تھا تکلیف اشفہ کے چہرے سے عیاں تھی آخر زوریز شاہ کو اپنا کوئی کام یاد آیا تو ہاتھ چھوڑ کر اشفہ کر باہر جانے کا اشارہ کیا جان چھوٹنے پر اشفہ جلدی

سے باہر نکلی زوریز شاہ کا پاگل پن پہلی بار اشفہ کے لئے سامنے آیا تھا جبکہ اشفہ خالی دماغ کے ساتھ اشنا کے برابر میں اپنی جگہ بناتی سونے کی کوشش کرنے لگی

نہیں مجھے مت مارو۔۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔ نیند میں بولتی اشنا کی آواز تیزی پکڑنے لگی اشفہ کی ایک دم آنکھ کھلی دیکھا تو اشنا کچھ بڑبڑا رہی تھی اشفہ ایک دم پریشان ہوئی جلدی سے بیڈ سے اتری اور سیدھا زہرہ بیگم کے کمرے کا رخ کیا مگر یہ سوچ کر کہ امی پریشان ہو جائیں گی تو ارادہ بدل کر میرم کو بلا لائی

پھپو دیکھیں نا اشنا کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔روہانسے لہجے میں کہتی اشفہ نے اشنا کو دیکھا

اشنا میری گڑیا یہ دیکھو ہم تمھارے پاس ہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تمہیں کسی کی اتنی مجال بھلا ھممم۔۔۔۔پیار سے پچکارتے میرم نے اشنا کو گلے لگایا

ہاں اشنا تم کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں اشفہ بھی اپنی جگہ بناتی ان کے برابر بیٹھی

پھپھو خ۔۔۔خواب میں وہ۔۔۔۔اشنا سے الفاظ پورے نا ہو سکے

بلکل میری گڑیا میں سمجھ سکتی ہوں جیسی تمہاری کیفیت ہے نا اس سب میں یہ ہوتا ہے پر زندگی آگے بھی تو بڑھنا ہے نا تو بھول جاؤ وہ سب جو ہو چکا میرے ساتھ کیا کیا نہیں ہوا میری پیاری اشو سب پتا نہیں ہے نا تمہیں چلو سنو آج۔۔۔۔۔ میرم کچھ دیر کے لئے رکی پھر سے اپنی بات سٹارٹ کی

بچپن میرا نکاح ہو گیا تھا خالہ کے بیٹے سے تب میں نہیں جانتی تھی نکاح کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے میں تو بچی تھی اس وقت پر نکاح کے اگلے ہی روز میرا شوہر فوت ہو گیا۔۔۔۔ جیسے مجھے نکاح کے مطلب کا نہیں پتا تھا ویسے ہی منحوس اور سبز قدم جیسے الفاظ بھی میرے لئے نئے تھے پھر آہستہ آہستہ میں بڑی ہوتی گئی ان

سب چیزوں کی سمجھ آتی گئی پر پتا ہے اس سب میں جو بھی کچھ ہوا

اس میں میرا قصور مجھے نظر نہیں آیا مگر پھر بھی آج تک اس بات

کی سزا بھگتی ہے میں نے تو سوچو بچپن سے لے کر اب تک میں

ان حالات کا سامنا کرتی آئی ہوں جب کہ قصور میرا نہیں یہ سب

اللہ کی مرضی تھی پھر کوئی کیسے اللہ کے فیصلوں کو جھٹلا سکتا ہے

خالہ نے آج تک جتنے رشتے آئے میرے سب کے گھر جا کر یہ

کہہ کر تڑوا دیے کہ میں ان کا بیٹا کھا گئی سبز قدم ہوں منحوس

ہوں بہروز بھائی اور حماد بھائی نے بہت کوشش کی میرا رشتہ کسی

بھی طرح کہیں ہو جائے پر کہیں خالہ پہنچ جاتیں کبھی رشتے

والے یہ سن کر ہی انکار کر دیتے کہ میرا بچپن میں نکاح ہوا تھا میں

ایک بیوہ ہوں تو بس یہ رہی زندگی مگر شروع دن سے اللہ پر یقین

ہے انشا اس نے میری قسمت جو بنائی ہے اس کا کوئی تو مقصد ہے نا

بے مقصد تو کوئی چیز نہیں اس دنیا میں تبھی میں نے سوچا میں

جاب کروں کہیں اور دماغ لگاؤں ورنہ سوچ سوچ کر تو میں پاگل

ہی ہو جاتی تبھی بھائیوں کو منع کر دیا ہے میرے لئے کوئی رشتہ نا

دیکھیں میں بس اپنے آپ میں خوش ہوں میرے پاس تم سب

ہو میری خوشی کی وجہ اور مجھے کیا چاہیے تو یہ سب باتیں بتانے کا

مقصد ہے میری گڑیا کہ جتنا سوچو گی نا بری چیزوں کے بارے

میں اتنا ہی کمزور رہو گی بہادرنی بن سکو گی اس لئے چاہتی ہوں

بھول جاؤ وہ سب کچھ جسے سوچ کر تمہیں تکلیف ہو بے شک کچھ

حادثات ایسے ہو جاتے زندگی میں کہ انہیں چاہ کر بھی بھلایا نہیں

جا سکتا مگر زندگی میں آگے بڑھنے کے لئے ہمت کرنی پڑتی ہے

خود کو مظبوط بنانا پڑتا ہے تب ہی کامیابی ملتی ہے میری چندہ

اپنی بات ختم کر کے میرم نے اشنا کی پیشانی پر بوسہ دیا جبکہ اشفہ اور اشنا دم سادھے میرم کی باتیں سن رہی تھیں اشفہ میرم کے ساتھ جو کچھ ہوا سب جانتی تھی مگر اشنا کے لئے یہ سب باتیں نئ تھی

پھپھو آپ کے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا آپ نے سب کچھ سہا آپ بہت مظبوط ہیں آنسوں پیتی اشنا میرم کو ٹوٹ کر اشنا پر پیار آیا تھا

میری چندہ اب بس بھول جاؤ آگے کا سوچو اور اس بات کا اطمینان رکھو کہ ہم سب تمھارے ساتھ ہیں جو تم چاہو گی وہی ہو گا

تمہاری مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو گا

_______میرم کی بات پر اشنا نے سر ہلایا

اشفہ نے تشکر بھری نگاہ میرم پر ڈالی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اشنا کو سمجھائے تو آخر کیسے مگر میرم نے اشفہ کی سب سے بڑی مشکل حل کر دی

چلو ابھی ہیں سوتے جگہ بناؤ میری میرم نے دونوں کو سائیڈ پر اور خود ان کے درمیان لیٹتے ہوئے کہا میرم جانتی تھی اس کے سمجھانے پر اشنا کچھ ہلکا پھلکا محسوس کرے گی مگر اسکا ڈر اتنی جلدی ختم ہونے والا بھی نہیں

میرم اور اشنا سو گئیں تھیں پر اشفہ کو نیند نہیں آ رہی تھی اشفہ اٹھ کر بیٹھی اور اشنا کو دیکھا جو اب پہلے سے پر سکون تھی اشنا سے نظر ہٹی تو سیدھا اپنے ہاتھ پر گئی جو بہت زیادہ ڈھل جانے اور مردانہ سخت گرفت سے سرخ ہوا پڑا تھا اپنا ہاتھ دیکھتے ہی اشفہ کو سب یاد آیا۔۔۔۔ کیا ہو گیا تھا ہلاکو خان کو پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا اور میرا کیا قصور اس سب میں ہائے مارے گئے اشفہ نے اپنا ماتھا پیٹا ۔۔۔۔۔اف کیسے بھول سکتی ہوں اتنی بڑی بات میں اب چنگیز خان ہمیں چھوڑنے جایا کرے گا تو مطلب سارے عیش ختم سب سوچتے ہی اشفہ کی اب سہی معنوں میں نیند اڑی تھی ہونہہ صبح تم سب کے بھی چھکے چھوٹیں گے جب پتا چلے گا کہ عیش ختم ہو گئے ینگ پارٹی کا سوچتے وہ مطمئین ہوئی تھی

جب تک ہارون چھوڑنے جاتا تھا ہارون پر انکی مرضی چلتی تھی جب کچھ گھر میں ان کی مرضی کا نا بنا ہوتا ہارون سے زبردستی اگلوا کر اس کی جیب ڈھیلی کرتے تھے اور باہر سے ہی کھا کر آتے گھر آکر کوئی نا کوئی بہانا بنا دیتے جبکہ ہارون ان کے صاف جھوٹ پر تلملا کر رہ جاتا اور اب ان کے یہ سارے مزے ختم ہونے والے تھے

صبح بڑی اداس اداس سی تھی ایسا اشفہ کو لگا تھا سستی سے یونی کے لئے تیار ہوئی تھی اشنا ابھی تک سوئی ہوئی تھی میرم اپنے کمرے میں جا چکی تھی آفس جانے کی تیاری میں تھی اشفہ تیار ہو کر سیدھا

ناشتے کی ٹیبل پر آئی جہاں پہلے ہی زوار اور میرال نک سک سے تیار اپنا ناشتا کرنے میں مگن تھی کتنے مزے سے ناشتا کر رہے ہو تم لوگ ابھی کھڑوس کے آنے کی دیر ہے یہ سارا مزہ خراب ہونے والا ہے ویسے زوار تمھارے ساتھ تو بہت اچھا ہو گا مجھے تنگ کرنے کی سزا ملی ہے خیالوں میں ہی زوار سے لڑائی جاری تھی

کیا ہوا اشفہ ناشتہ کرو بیٹا حماد شاہ نے اشفہ کو گم سا پایا تو ٹوکے بنا نا رہ سکے

جی پاپا مرے مرے سے انداز میں جواب دیا گیا

امی مجھے صرف چائے دیں دیر ہو گئی ہے پہلے ہی آستین فولڈ کرتے زوریز شاہ بھی آکر بیٹھا جبکہ اشفہ کا دل زور سے دھڑکا تھا ہونہہ آگیا کھڑوس ہمیں قید کرنے کے لئے ساری آزادی چھین لی ہماری برے برے سے منہ بناتی اشفہ کو زوریز نے صرف رک نظر دیکھا اور صبا بیگم سے چائے لی

سب نے ناشتا کر لیا ہے تو جا کر گاڑی میں بیٹھو پہلے دیر ہو گئی ہے با باگاڑی کی چابی دیں اپنی زوریز شاہ نے بہروز شاہ سے گاڑی کی چابی مانگی تو وہ حیران ہوئے جبکہ زوار شاہ کو اچھو لگا تھا میرال کے ہاتھ سے لنچ باکس گرا تھا اور میرم اپنی ناشتے کے لئے آتی آدھے راستے میں ہی فریز ہوئی تھی نارمل تھی تو صرف اشفہ جس نے یہ صدمہ رات سے برداشت کیا ہوا تھا

ہاں ٹھیک ہے لے لو پر میری گاڑی پر کسے جانا ہے بہروز شاہ نے سوال کیا

چھوٹے پاپا میری کار پر آجائیں گے جبکہ ان کی گاڑی میں لونگا آج کے بعد سب کو چھوڑنے میں ہی جاؤں گا اور لینے بھی آپ کی گاڑی ہارون بھائی کو چاہیے انہوں نے اپنی سروس کے لئے دی ہوئی ہے زوریز شاہ نے تفصیلی جواب دیا

زوریز کے جواب سے حماد شاہ اور بہروز شاہ دونوں پر سکون ہوئے تھے ہارون کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کے ان سب کو چھوڑنے اور لینے جاتا روز کوئی نا کوئی لیٹ ہو جاتا تھا جبکہ وین تو

زوریز شاہ نے اس وقت سے چھڑوادی تھی جب سے اشنا اغوا
ہوئی تھی زوریز شاہ کو اب کسی پر بھروسا نہیں تھا اور کل کے
واقعے کے بعد تو بلکل نہیں

ینگ پارٹی کی حالت دیکھ کر ہارون مسکرایا

تم سب کیوں سکتے میں چلے گئے ہو صبا بیگم نے ان سب کو فریز
دیکھا تو بولیں

کچھ نہیں بھابھی۔۔۔۔ چلو سب کیوں ایسے بیٹھے ہو جانا نہیں ہے
کیا سب سے پہلے میرم ہوش میں آئی تھی میرم کو زوریز شاہ سے
مسلہ نہیں تھا پر ینگ پارٹی کا سوچ کر وہ بھی فریز ہوئی تھی زوریز

شاہ میرم کے ساتھ بلکل ویسا تھا جیسے ہارون شاہ مگر میرم کو زوریز شاہ کے غصے سے بہت ڈر لگتا تھا

زوریز شاہ جیسے ہی اپنا موبائل لینے کمرے میں گیا سب بھاگ کر گاڑی میں بیٹھے میرم نے نفی میں سر ہلایا کبھی نہیں سدھر سکتے تم لوگ اپنی سیٹ پر بیٹھی میرم بولی

پھپھو پلیز کچھ کریں نا ایسا کیا ہو گیا ایک دن میں کہ ہارون بھائی ہمیں لے کر نہیں جا سکتے میرال منہ پھلا کر بولی جبکہ زوار مسلسل صدمے میں تھا

میرال کی بات سن کر اشفہ زبردستی کا کھانسنے لگی یہ سب اسی کی وجہ سے تو ہوا تھا میرم نے اشفہ کو دیکھا تو پوچھا۔۔۔ تم کیوں ابھی تک خاموش ہو تمہیں سب سے زیادہ مرچیں لگتی ہیں نازوریز شاہ کے ایسے فیصلوں سے میرم نے ابرو اچکا کر پوچھا

پھپھو اب میں کیا کہہ سکتی ہوں بھلا آج کل ہمارے ستارے ویسے ہی گردش میں ہیں تو گلہ کس بات کا بھلا جہاں اتنا کچھ برداشت کیا ہے وہاں چپ کر کے جلاد کو بھی برداشت کر لیتے ہیں ابھی اشفہ کی بات جاری تھی کہ زوریز شاہ نے اپنی سیٹ سنبھالی اور گاڑی سٹارٹ کی سب کے سب تمام راستہ تمیز سے بیٹھے رہے جیسے ان سے بڑھ کر کوئی تمیز والا ہے ہی نہیں زوریز شاہ کی جگہ ہارون شاہ ہوتا تو سب اپنی اپنی بول بول کر گاڑی میں

ادھم مچائے رکھتے کہ جب تک ہارون شاہ اپنے آفس پہنچتا اس کا سر درد سے پھٹ رہا ہوتا تھا جو بھی تھا زوریز شاہ کے اس فیصلے سے ہارون شاہ بہت خوش تھا

میرال اور میرم کو چھوڑ کر اب اشفہ اور زوار کی یونی آچکی تھی

تم لوگوں کو نا سزا ملی ہے ہارون بھائی کو تنگ کئے رکھتے تھے اب بھگتو اس جلاد پلس کھڑوس کو۔۔۔۔۔ کار سے اترتے ہی اشفہ بولنے لگی یہ جانے بغیر کے زوریز شاہ پیچھے کھڑا ہے زوار نے زوریز کو دیکھتے ہی دوڑ لگائی اور اپنی کلاس میں جا کر دم لیا حد ہے توبہ ہے یہ لڑکی خود اپنی اپنی شامت کو آواز دیتی ہے

زوار کا رنگ فق دیکھ کر اشفہ مڑی تھی اور دل چاہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے زوریز شاہ کی لال انگارہ آنکھیں دیکھ کر اس کے اپنے ہوش اڑے تھے بنا کچھ کہے زوریز شاہ نے اشفہ کی چادر جو کار کے دروازے میں اٹکی تھی جلدی میں اترتے اشفہ کی آدھی چادر وہیں پھنس چکی تھی پر اسے کار سے نکلنے کی جلدی تھی اور سمجھی تھی کھڑوس چلا گیا ہو گا مگر یہاں سب الٹا ہو گیا زوریز شاہ نے چادر دیکھ لی تھی اسی لئے جلدی سے اترا کہیں اشفہ آگے نا بڑھ جائے اور اسکی چادر اتر نا جائے

پکڑو اپنی چادر اور آئندہ آنکھیں کھول کر اٹھا بیٹھا کرو سمجھیں اندھی کہیں کی۔۔۔وارن کرتا زوریز شاہ یہ جا وہ جا اشفہ کو شاک اس بات کا نہیں لگا تھا کہ زوریز شاہ نے اندھی کہا ہے بلکہ اس کی

ساری بات وہ سن چکا ہے اس شاک سے وہ تب نکلی جب فروا نے اس کا کندھا ہلا یا

حماد شاہ تھوڑا لیٹ ہی یونی جاتے تھے اپنی طبیعت کی وجہ سے انہوں نے چھٹیاں لے رکھی تھی ابھی بھی مزید چھٹیاں باقی تھیں مگر ان کا دل گھبرا رہا تھا تو سوچا یونیورسٹی جایا جائے

ابھی کلاس میں قدم رکھا ہی تھا کہ زرداد خان کو دیکھ کر حماد شاہ وہیں رک گئے کچھ پل ایسے ہی گزرے پھر نارمل ہو کر اپنا لیکچر سٹارٹ کر دیا اشفہ اور زوار بھی آج زرداد خان کو یونی میں دیکھ کر حیران تھے زرداد خان فورتھ ایئر کا سٹوڈنٹ تھا جبکہ اشفہ اور زوار ابھی سال ہونے والا تھا

حماد شاہ کلاس لے کر فارغ ہوئے تھے کہ انہیں پرنسپل آفس میں بلایا گیا

جی سر حماد شاہ ابھی انٹر ہوئے تھے کہ سامنے چیئر پر زرداد خان بھی بیٹھا نظر آیا

آیئے پروفیسر حماد شاہ۔۔۔ بیٹھیں اصل میں زرداد خان آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہے جو انہوں نے آپ سے بدتمیزی یونی میں کی انہیں اسی شرط پر ری ایڈمشن ملا ہے کہ یہ آپ سے معافی مانگے گا اور۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے میں نے معاف کیا حماد شاہ نے پرنسپل کی بات کاٹی جب جب زرداد کا چہرہ دیکھتے تھے انہیں اپنی اشنا کا مرجھایا سا چہرہ یاد آتا حماد شاہ جلدی سے پرنسپل آفس سے نکلے کے زرداد خان کو کچھ بولنے کا موقع ہی نا ملا

مگر زرداد خان نے ہمت نا ہاری بھاگ کر پروفیسر حماد کے پیچھے آیا

ایم سوری سر پلیز مجھے معاف کردیں اب تک جتنی بھی میں نے بدتمیزی کی ہے اس سب کے لئے معافی مانگتا ہوں زرداد خان نے ہاتھ جوڑے

میں نے اندر فارسی تو نہیں بولی کہہ تو دیا کر دیا ہے معاف حماد شاہ روکھے لہجے میں بولے اور اگے بڑھے

سر رکیں پلیز صرف ایک بات پوچھ سکتا ہوں۔۔۔؟؟؟؟زرداد خان کا پاگل پن حماد شاہ نے گہری سانس لی جیسے جانتے تھے کہ وہ کیا پوچھنا چاہتا ہے پھر بھی سوالیہ نگاہیں زرداد خان پر نگاہیں ٹکائیں

وہ۔۔۔زرداد خان کچھ دیر کے لئے رکا وہ۔۔۔۔۔۔۔میری مطلب اشنا کیسی ہے۔۔۔؟؟؟؟اب کی بار سوالیہ نگاہیں زرداد خان کی تھی حماد شاہ پر کیا کچھ نا تھا ان آنکھوں میں آس امید انتظار حماد شاہ نے اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا

ایک بات کان کھول کر سن لو زرداد خان اشنا میری بیٹی ہے اور ------

آپ کی بیٹی زرداد خان کی زوجہ ہے میں صرف اس کا حال جاننا چاہ رہا ہوں زرداد خان نے نظریں جھکا کر اپنی بات کہی

بہت خوش ہے وہ تمھارے دیے گئے زخموں میں ہنس رہی ہے کھیل رہی ہے اور کیا جاننا ہے تمہیں میرا خیال ہے اتنا بہت ہے مگر ایک بات یاد رکھنا میں تمہیں یونی میں کی گئی بدتمیزی کے لئے معاف کیا ہے اشنا کے لئے نہیں تو بہتر ہے سٹوڈنٹ بن کر رہو زیادہ رشتے داری جتانے کی ضرورت نہیں باقی میں تب تک

معاف نہیں کرونگا جب تک میری بیٹی یعنی اشنا حماد شاہ تمہیں معاف نہیں کر دیتی سمجھے تم ایک ایک لفظ پر حماد شاہ نے زور دیا تھا جبکہ زرداد خان گنگ سا کھڑا تھا جیسے ایک قدم بھی آگے بڑھا نہیں پائے گا

زوار شاہ دور کھڑا سب دیکھ رہا تھا اور الرٹ بھی تھا کہ اگر زرداد خان نے کوئی بد تمیزی کی تو وہ جلدی سے پہنچ سکے جیسے ہی حماد شاہ وہاں سے گئے زوار بھاگ کر حماد شاہ تک پہنچا

چھوٹے پاپا سب ٹھیک ہے نا؟؟؟

زوار تم یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ جا کر کلاس لو اپنی اور بے فکر رہو کچھ ایسا نہیں ہے سب ٹھیک ہے کسی سے ذکر مت کرنا اس بات کا گھر میں حماد شاہ نے زوار کو سمجھایا

جی چھوٹے پاپا۔۔۔ حماد شاہ نے گھورا تو زوار ایک دم سیدھا ہوا

وہ میرا مطلب سر۔۔۔۔ جی سر۔۔۔ کہہ کر زوار شاہ اپنی کلاس کی طرف گیا

جبکہ زرداد خان اب تک ویسے ہی کھڑا تھا آتے جاتے سٹوڈنٹ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے مگر زرداد خان کو کسی کی پرواہ نہیں تھی وہ تو اپنی سوچوں میں تھا

پروفیسر حماد شاہ آپ کی بیٹی اپنی مرضی سے اشنا زرداد خان بنے گی دیکھ لیجیئے گا یہ میرا خود سے اور آپ سے وعدہ ہے زرداد خان پر بھوت سوار تھا اشنا کے سوا اسے کچھ نا سوجھتا

گہری سانس خارج کرتا اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

واپسی پر زوریز شاہ وقت پر پہنچ چکا تھا اشفہ میں تو بلکل ہمت نا تھی کہ نگاہ اٹھا کر دیکھ لیتی مگر زوریز شاہ نے ایک گہری نگاہ اشفہ پر ڈالی تھی جیسے ہی گھر آیا اشفہ نے اچھی طرح سے اپنی چادر سیٹ کی پھر اتری اترنے کے بعد بھی ایک بار اچھی طرح سے خود کو دیکھا اس

حرکت سے زوریز شاہ پہلے تو حیران ہوا مگر اگلے ہی لمحے زوریز
شاہ کا جاندار قہقہہ شاہ ولا میں گونجا تھا زوریز شاہ کے قہقہے پر اشفہ
مڑی مگر تب تک زوریز شاہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا سر
جھٹکتی اشفہ اندر کی جانب بڑھی زوار تو پہلے ہی اندر بھاگا تھا اس سے
بھوک برداشت نہیں تھی

اف کیا جناتی قہقہہ ہے جلاد کا ایک تو ہنستا نہیں نہیں ہے جب ہنسے
تو ڈرا کر رکھ دیا ہے زوریز شاہ کو سوچتی وہ اپنے کمرے میں گئی

پاپا میں آجاؤں۔۔۔؟ دروازے کی اوٹ سے جھانکتی اشنا نے اندر آنے کی اجازت چاہی حماد شاہ جو سٹڈی میں اپنا وقت بتاتے تھے اس وقت بھی اپنی کوئی پسندیدہ کتاب پڑھنے میں مصروف تھے

ارے میرا بیٹا پاپا کے پاس آنے کی اجازت کیسی۔۔۔اشنا کو دیکھتے ہی حماد شاہ نے اپنی باہیں وا کی اشنا انہیں پہلے بھی بہت پیاری تھی مگر اب اتنا کچھ ہو جانے کے بعد اشنا کے لئے ان کے لہجے میں نرمی اور بے انتہا فکر و پیار جھلکتا تھا اشنا مسکراتی ہوئی حماد شاہ کے سینے لگی

میری اشو میرا پیارا بچہ ایسے مسکراتے رہا کرو آپ کے پاپا کو سکون ملتا ہے اشنا کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے حماد شاہ بولے

پاپا۔۔۔۔ میں نے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں آج ۔۔۔۔ حماد شاہ کے پیار بھرے لہجے سے اشنا کو اپنی بات کہنے کی ہمت پیدا ہوئی تھی

بولو میری گڑیا آپ کے پاپا سن رہے ہیں حماد شاہ چاہتے تھے کہ اشنا اپنی دل کی بات اپنی زبان پر لائے تا کہ انہیں بھی کسی فیصلے تک پہنچنے میں آسانی ہو انہیں بے صبری سے اس دن کا انتظار تھا کہ اشنا کے دل میں کیا ہے اسکی ذہنی کیفیت کیا ہے تبھی سب کو منع کر دیا تھا کہ کوئی اس سے کسی قسم کا سوال نا کرے جب وہ خود

چاہے گی اور اس سٹیج پر پہنچے گی کہ اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں بیان کر سکے تب اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا

پاپا وہ۔۔۔ کچھ دیر رکی پھر دوبارہ سے ہمت جمع کرتی کہنے لگی

پاپا اب تک جو کچھ ہوا آپ نے یا گھر کے کسی فرد نے مجھ سے کچھ کیوں نہیں پوچھا پاپا میں نے نکاح کر لیا پھر بھی آپ نے نہیں پوچھا کسی نے کچھ نہیں پوچھا آپکو غصہ نہیں آیا میں نے نکاح کر لیا کسی سے پر پاپا میں کیا کرتی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی بات ادھوری چھوڑتی اپنی ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی رونے لگی

اشنا کے آنسو انہیں تکلیف دے رہے تھے حماد شاہ نے اشنا کو رونے دیا تھا کچھ دیر گزری تو حماد شاہ بولے

اب میری بات غور سے سننا دیکھو بیٹا یہ جو کچھ بھی ہوا ہے اور خاص طور پر آپکا نکاح کا فیصلہ کرنا وہ بھی ایسے وقت میں کہ سامنے والے سے آپکی عزت کو خطرہ ہو تو کوئی بھی لڑکی ہوتی اور اسکا نکاح کا فیصلہ کرنا عقل مندی ہی کہلاتا اور آپ نے بھی اس وقت کے حساب سے بلکل ٹھیک فیصلہ کیا مجھے فخر ہے آپ کے اس فیصلے سے باقی آپ سے پوچھا میں نے یا کسی نے نہیں تو اس کے پیچھے وہ اعتبار ہے جو ہمیں آپ پر ہے اور سب سے بڑھ کر میری بیٹی کی صحت میں نے ہی سب کو منع کیا تھا کہ کوئی آپ سے کسی قسم کا سوال نہیں کرے کیوں کہ اس وقت جو آپکی حالت

تھی وہ ڈھیر سارے سوال ہضم نہیں کر سکتی تھی اور آپ اس بات کو لے کر پریشان کیوں ہو جب کے ہم سب کو پتا ہے کہ آپکا قصور نہیں ہے میری گڑیا یہ بات آپ بھی اچھے سے جانتی ہو پھر پریشانی کس بات کی۔۔۔؟ ہاں۔۔۔۔آپ کے پاپا مما اور سب جو ہونا تھا ہو گیا ہونی کو کوئی گھر والے آپ کے ساتھ ہیں بیٹا نہیں ٹال سکتا بس میں اتنا جانتا ہوں کہ میری اشنا کیا چاہتی ہے آپ کو زرداد خان کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے آپ نہیں چاہو گی اس شخص کا ساتھ تو آپ کے پاپا کا وعدہ ہے آپ کی بات پوری کی جائے گی دونوں صورتوں میں مجھے آپ کا فیصلہ منظور ہے اور مجھے پتا ہے آپ کے لئے تھوڑا مشکل ہو گا اس لئے کوئی جلدی نہیں ہے جتنا وقت لے کر سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو گی اتنی آسانی ہو گی اور جب تک آپ کسی نتیجے پر نہیں پہنچتی

کوئی آپ کو تنگ نہیں کرے گا کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے زرداد خان سے بھی نہیں آپ کے پاپا آپ کے ساتھ ہیں مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا کیا سوچتی ہے مجھے بس میری بیٹیوں کی خوشیاں عزیز ہیں حماد شاہ نے بنار کے بڑے تحمل سے اپنی بات پوری کی تھی

اشنا دم سادھے حماد شاہ کو سن رہی تھی حماد شاہ کی باتوں سے اشنا کے دل کو سکون ملا تھا اتنے دنوں کی بے چینی ایک دم تھم گئی اس بے چینی کی جگہ اب سکون تھا

حماد شاہ نے اشنا کے آنسو صاف کیئے اور اسے روم میں جانے کو کہا سر ہلاتی اشنا اٹھی مگر دروازے کے پاس جاکر رکی۔۔۔

تھینک یو پاپا آپ دنیا کے بیسٹ پاپا ہیں۔۔۔۔ کہہ کر رکی نہیں سیدھا اشفہ کے برابر میں اپنی جگہ بناتی سونے کی کوشش کرنے لگی

دوسری طرف حماد شاہ کو بھی سکون ملا تھا مگر ایک بات انہیں تنگ کر رہی تھی اور وہ بات تھی زرداد خان کا پاگل پن ۔۔۔۔۔۔۔اشنا کا انکار زرداد خان کے دماغ گھما سکتا تھا اور انہیں زرداد خان سے کوئی اچھی امید تھی بھی نہیں اشنا کو پانے کے لئے وہ کسی حد تک بھی جا سکتا تھا یہ بات آج اچھی طرح سے جان گئے تھے اور جہاں تک اشنا کے فیصلے کا سوال تھا وہ تو زرداد خان کے نام سے بھی دور بھاگتی ہے کہاں اس کے ساتھ رہنے کا

فیصلہ کرے گی حماد شاہ حالات کو اچھی طرح جانتے تھے مگر انہیں صرف اشنا کی خوشی عزیز تھی

گہری سانس لیتے اٹھے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھے مگر چہرے پر چھائی سوچیں زہرہ بیگم سے چھپی نا تھیں انہیں اس وقت اس بارے میں بات کرنا مناسب نہیں لگا تبھی اٹھ کر چائے بنانے کا سوچا جانتی تھی حماد شاہ اب چائے پینے کی انتہا کر دیں گے جب بھی حماد شاہ پریشان ہوتے انہیں صرف چائے کی طلب ہوتی۔۔۔۔

اپنی سوچوں میں گم حماد شاہ کے سامنے گرما گرم چائے تھی چائے کا کپ تھامتے تشکر بھری نگاہ زہرہ بیگم پر ڈالی جوان کی رگ رگ

سے واقف تھیں ہلکی سی مسکراہٹ نے انکی سوچوں کا رخ تبدیل کیا تھا

رات کا نجانے کونسا پہر تھا کافی دیر سے سوچتی اشنا کو اب نیند آنے لگی تھی اور تھوڑی ہی دیر بعد گہری نیند میں تھی جبکہ اشفہ تو نماز پڑھ کر ہی سوگئی تھی صبح اسکا ٹیسٹ تھا جسکی تیاری اسنے بلکل نہیں کی تھی

آہستہ سے میرم نے کمرے کے دروازے کو دکھیلا تھا اور بنا آہٹ پیدا کئے اشفہ کے سر پر پہنچ کر اسے اٹھانا چاہا مگر اشفہ ٹس سے مس

ناہوئی تنگ آکر میرم نے پاس پڑے جگ سے پانی اشفہ پر ڈالا تو اشفہ ہڑ بڑا کر اٹھی ابھی چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ میرم نے جلدی سے اپنے ہاتھ اشفہ کے منہ پر رکھ کر اسکو چیخنے سے روکا

ہشش۔۔۔ہشش اشفہ یار میں ہوں میرم کتنی بدتمیز ہو تم ابھی چیختی تو سارا پلان چوپٹ ہو جاتا میرم نے آہستہ آواز میں کہا کہ کہیں اشنا کی نیند خراب ناہو جائے

اوہ سوری پھپھو میرال تو نہیں جاگی نا اشفہ اب تک ساری بات سمجھ چکی تھی تبھی آہستہ آواز میں پوچھا

نہیں سب سو رہے ہیں زوار کب کا انتظار کر رہا ہے جلدی کرو ساری تیاری کرنی ہے تم ہو کہ گھوڑے گدھے سب بیچ کر سوئی ہوئی تھی دل تو چاہا تھا پانی کے ساتھ پورا جگ بھی تمہارے سر پر پھینک دیتی مگر افسوس۔۔۔

ہاہ۔۔ مطلب حد ہے ویسے آپ لوگ بہت ظالم ہیں اپنا سر بچ جانے کی خوشی تو تھی پر میرم کے اتنے سفاک لہجے کا افسوس بھی تھا

آگے لگو ظالم کی بچی ابھی بتائے گا زوار شاہ تمہیں میرم نے آنکھیں دکھائی تو اشفہ چپ چاپ میرم کے ساتھ باہر نکلی

۔۔۔۔۔

ایک تو اشفہ تم اور تمہارے کارنامے ہمیں میسج کر کے تم خود نیند کے مزے لے تھی شرم کرو شرم۔۔۔۔۔۔

اشفہ کو دیکھتے ہی زوار پھٹ پڑا کیوں کہ اسکی نیند جو خراب ہو چکی تھی

ہاں تو سب کے سونے کا ہی انتظار کر رہی تھی اب انتظار کرتے کرتے مجھے بھی نیند آ گئی تو اس میں میرا کیا قصور۔۔۔؟ دوبدو جواب دیتی اشفہ اس وقت زوار شاہ کو زہر لگی تھی صبح سے میسج کر کے تنگ کیا ہوا تھا اور جب وقت آیا تو میڈم خود غائب کھا جانے

والی نظروں سے اشفہ کو گھورتا زوار شاہ اپنی نیند ڈسٹرب ہونے پر کافی ناخوش تھا

اب کیا ایسے کھڑے کھڑے مجھے کچا چبانے کا ارادہ ہے تم کچھ زیادہ ہی کھڑوس کی طرح نہیں ہوتے جا رہے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ زوار اشفہ کو جواب دیتا میرم بول پڑی

اگر تم لوگوں نے لڑنا ہی ہے تو میں جا رہی میں اسی شرط پر کام کروں گی کہ تم دونوں اپنی چونچیں بند رکھو گے۔۔۔ڈن ۔۔۔؟؟؟

ہاں ہاں۔۔۔ڈن مگر یہ جو مجھے اس نے ہلاکو خان کے ساتھ ملایا

ہے یہ اچھا نہیں کیا زوار نے لگے ہاتھ اشفہ کو سنایا اور اشفہ اب

خاموش رہے گی یہ بات میرم اچھی طرح سے جانتی تھی کہ

ناممکن گہری سانس خارج کرتی ان کی نوک جھوک کے درمیان

ان تینوں نے اپنا کام مکمل کیا جس کی ماسٹر مائنڈ صرف اور صرف

اشفہ تھی۔۔۔۔

تو تھا کچھ یوں کہ کل میرال کی برتھ ڈے تھی مگر میرال تو کیا

سب ہی اس بات سے انجان تھے یاد تھا تو صرف اشفہ کو تبھی اشفہ

نے میرال کو سرپرائز دینے کا سوچا اور اپنے ساتھ زوار شاہ اور

میرم کی بھی ملا لیا پلان کے مطابق سب کے رات سو جانے کے

بعد ٹی وی لاؤنج کو سجانا تھا صبح جب میرال اٹھے گی تو یہ سب دیکھ

کر بہت خوش ہو گی اور گھر میں بھی کچھ ماحول بدلے گا یہی سوچ کر میرم اور زوار نے بھی اشفہ کا ساتھ دینے کا سوچا مگر انہیں وقت پر کام کرنے کا کہہ کر خود سو چکی تھی

انکی محنت سے سجائے گئے ٹی وی لاؤنج کو آخری نظر دیکھتے تینوں مسکرائے تھے یہ تو انہیں پتا تھا کس تیزی سے تینوں نے جلدی جلدی ہاتھ چلائے تھے کہ کہیں بقول اشفہ کے ہلاکو خان یعنی زوریز شاہ نا دیکھ لے۔۔۔۔۔۔۔

اشفہ اور میرم کے جاتے ہی کوئی کھڑکی سے روم کے اندر آیا تھا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ اشنا تک پہنچا بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی اشنا کو دیکھ کر آنے والے کے دل میں سکون اترا تھا وہیں پاس میں اپنی جگہ بناتا وہ بیٹھا تھا دھیرے سے اشنا کے نرم ہاتھوں کو اپنے مظبوط ہاتھ میں تھاما اور جھک کر اپنے لب ہاتھ کی پشت پر رکھے تھوڑی دیر ایسے گزری تھی پھر سر اٹھا کر مزید آگے ہوا اب اشنا کا چہرہ بلکل سامنے تھا بنا پلک جھپکے اس کے حسین چہرے کو اپنی آنکھوں کے زریعے دل میں اتارا اب کی بار اس طرح سے اشنا پر جھکا تھا کہ اشنا کا وجود اس کے چوڑے سینے میں سما گیا مگر بیچ کا فاصلہ برقرار رکھا تھا کہ کہیں سوتی ہوئی معصوم پری اس کی وجہ سے جاگ نا جائے پہلے ہی اسکی وجہ سے یہ دلکش وجود ڈسٹرب تھا

تم صرف میری ہو زرداد خان کی مجھ سے بچھڑنے کا سوچنا بھی مت ورنہ اب جو تمہارے عشق میں پاگل ہو رہا ہوں ایک پل نہیں لگے گا مجھے پہلے والا زرداد خان بننے میں اب یہ تمہارے ہاتھ میں ہے کہ تمہیں یہ والا زرداد خان چاہیئے یا وہ والا جس کے لئے تم تک پہنچنا کوئی مشکل نہیں۔۔۔۔ بہتر یہی ہے کہ تم اس زرداد خان کو جو چنو جو پاگل ہے دیوانہ ہے صرف تمہارا۔۔۔۔

اشنا کے کانوں میں سرگوشی کرتا زرداد خان اپنے جذبات انڈیلنے لگا مگر اشنا اس سب سے انجان نیند کی وادی میں کھوئی ہوئی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس وقت کوئی اس پر جھکا اپنی بے تابیاں بیان کر رہا ہے

کافی دیر اشنا پر جھکے زرداد خان اسے دیکھے گیا کچھ دیر ایسے گزارنے کے بعد زرداد خان کو احساس ہوا کہ اب جانا چاہئے کوئی بھی آسکتا تھا اتنے دنوں سے وہ اشنا سے ملنے اور اسے دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا مگر اشنا اس سے ملنے سے انکار کر چکی تھی اس دن اشنا کی چیخیں وہ بھول نہیں سکا تھا مگر دل کا کیا کرتا جو بے تاب تھا۔۔۔۔بے تاب دل کو سکون دینے کے لئے کچھ دنوں سے اشنا پر نظر رکھی ہوئی تھی کہ کب اکیلی ہو اور وہ اسے دیکھ سکے اور آج یہ موقع اسے آسانی سے ملا تھا

اشنا پر ایک پیار بھری نگاہ ڈالتا وہ جانے کے لئے اٹھا ابھی کچھ قدم ہی بڑھا تھا کہ بے بسی سے واپس مڑا دماغ جانے پر آمادہ تھا مگر دل

صرف اور صرف اشنا کے لئے مچل رہا تھا اپنی بے بسی پر آج زرداد خان رونے لگا تھا زندگی میں اتنا بے بس اس نے خود کو محسوس نہیں کیا تھا کہ جتنا آج دوبارہ سے اپنی ڈول کے قریب بیٹھتا اس پر جھکا روتے ہوئے زرداد خان کے آنسوں اشنا کے چہرے پر گرے تھے جس سے وہ کسمسائی تھی زرداد خان کے رونے میں تیزی آئی تو عین اسی وقت قدموں کی آہٹ سنتا زرداد خان جلدی واپس گیا مگر تب تک اشنا کا چہرہ زرداد خان کے آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا جیسے ہی اشفہ نے روم میں قدم رکھا اسی وقت اشنا کی آنکھ کھلی۔۔۔۔۔۔

ارے اشنا کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے رو کیوں رہی ہو کیا ہوا ہے کوئی گندہ خواب دیکھ لیا کیا۔۔۔؟

اشفہ کے سوالوں سے اشنا گھبرائی تھی

خواب۔۔۔پر میں کب روئی۔۔۔۔۔کہتے ساتھ اشنا نے اپنا ہاتھ چہرے پر رکھا تھا جو بھیگا ہوا تھا

میں نے خواب دیکھا ہے تو مجھے یاد کیوں نہیں میں رو بھی رہی تھی کھوئی کھوئی سی اشنا نے جواب دیا

ارے تو کیا ہوا ہو جاتا ہے چلو چھوڑو دفع کرچلو سوتے ہیں صبح جلدی اٹھنا ہے اشنا کو پانی پلا کر دونوں سونے کو لیٹیں مگر اشنا

دوبارہ ناسو سکی کچھ الجھن تھی اسے پر کیا یہ خود وہ سمجھ ناپا رہی تھی

صبح بڑی کھلی کھلی سی تھی جتنا میرال خوش تھی گھر کے باقی افراد بھی خوش تھے زوریز شاہ حیران تھا کہ یہ سب سجاوٹ ہوئی کب کیوں کہ وہ تو کافی دیر تک جاگا تھا اور کسی کھٹ پٹ کی آواز اس کے کانوں سے نا ٹکرائی تھی ورنہ رات کے وقت ایسی کوئی سرگرمی دیکھ لیتا تو ڈانتا ضرور۔۔۔۔۔

میرال کی مرضی کا کھانا بنا تھا آج مگر رینگ پارٹی بڑی خوش تھی

شکر ہے آج کے دن کچھ گڑ بڑ نہیں ہوئی یونی سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں جاتی اشفہ نے سوچا ورنہ روز ہو کچھ نا کچھ غلط ہو جاتا تھا جس وجہ سے اسے جلاد کی ڈانٹ سننی پڑتی تھی اور اسی کام سے اسکی جان جاتی تھی جتنا جلاد سے سامنا کم ہو اتنا اچھا ہے میرے لئے سوچتی ہوئی کچن کی جانب بڑھی مگر گھر میں مکمل خاموشی سے وہ چونکی تھی اشنا کو ابھی بابا کی سٹڈی میں جاتا دیکھا تھا اور میرال اس کے سامنے ہی تو اپنی فیورٹ گیم کھیلنے زوار شاہ کے پیچھے بھاگی تھی رہی بات میرم کی تو وہ ابھی تک آفس میں تھی باقی رہ گئے ہارون شاہ اور زوریز شاہ دونوں ہی شام کو گھر آتے بچے پیچھے گھر کے بڑے۔۔۔اپنی بڑی بڑی آنکھیں گھماتی ارد گرد کا جائزہ لینے لگی آخر نظر بڑے پاپا کے کمرے پر جار کی جس کا

ڈور بند تھا یعنی گھر میں کوئی میٹنگ چل رہی ہے اپنی سوچ کے کے روم کی گھوڑے دوڑاتی کسی نتیجے پر پہنچی اور سید ھا زوار شاہ طرف بڑھی

اشفہ کو آتے دیکھ کر زوار شاہ الرٹ ہوا۔۔۔۔اب دروازے میں کیا کھڑی آجاؤ تم بھی کھالو میرا دماغ ایک یہ ہے میرال کی طرف اشارہ کیا دوسرا تمہاری کمی تھی میں تیار ہوں زوار شاہ آج میرال کو منع نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ اس کی بر تھ ڈے تھی ورنہ اس وقت زوار کو کچھ ضروری نوٹس بنانے تھے مگر میرال کا پورا قبضہ تھا زوار شاہ کے موبائل پر اور زوار اس وقت کوفت کا شکار تھا

زوار کی باتوں سے اشفہ کا منہ پھولا تھا

جا رہی ہوں میں منہ پھلاتی واپسی کے لئے مڑی تھی کہ زوار نے روکا

کام بتاؤ کام۔۔۔۔۔جو تمہیں یہاں تک کھینچ لایا ہے

اب اتنا ہی جانتے ہو اپنی بہن کو تو چلو ایسا ہی سہی ہاں ہے مجھے کام جلدی سے لاؤنج میں تشریف لے آؤ بلکے میرے ساتھ چلو ساتھ ہی اسکا ہاتھ کھینچتی اپنے ساتھ لاؤنج میں لائی تھی

اور کچھ دیر بعد منظر کچھ یوں تھا

افففف زوار کیا تکلیف ہے سہی سے پکڑو اگر میں گر گئی نا تو چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔۔۔ جبکہ زوار شاہ اسٹول پکڑے اس گھڑی کو کوس رہا تھا جب اشفہ کی بات مان کر سٹور سے اسٹول اٹھا لایا تھا

بہروز شاہ اور حماد شاہ ساتھ ہی زہرہ بیگم اور صبا بیگم سب ایک ساتھ اس وقت ایک اہم مسلے پر گفتگو کر رہے تھے دروازہ بند کیا گیا تھا جس کا مطلب ینگ پارٹی کو دخل اندازی کی کوئی اجازت نہیں مگر اشفہ سے یہ میٹنگ ہضم نہیں ہو رہی تھی اسکی چھٹی حس کچھ ہونے کا پتا دے رہی تھی مگر اس میٹنگ میں ہے کیا اسے جان کر رہے گی تبھی زوار سے کہہ کر اسٹول منگوایا تھا جس پر

چڑھ کر روشن دان سے اندر کی گفتگو کا اندازہ لگانا چاہتی تھی کھڑکیاں تک سب بند کر رکھی تھیں اشفہ کا ماتھا ٹھنکا آخر حل یہ نکالا کہ اسٹول پر چڑھ کر اندر کا حال جانا جائے

افف زوار تم سے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا آخر میں جب پکڑے جاتے ہیں تو سب سے پہلے تم بھاگتے ہو خبردار جواب اس اسٹول کو ملنے دیا اور یہ بزرگان ان کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے اتنا آہستہ بول رہے ہیں کچھ سمجھ نہیں آرہی خیر جو میں سوچ رہی ہوں نا اگر وہی سب نکلا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں کچھ دیر سانس لینے کو رکی

تم کیا سوچ رہی ہو کچھ بتاؤ گی بھی کہ نہیں اور کب تک

ایسے اسٹول پکڑ کر کھڑا رہوں گا کوئی چھپکلی مارنی تھی تو مجھے بتاتی

میں چڑھ جاتا اور بنا یہ کہے چڑھتا کہ اشفہ پلیز سہی سے پکڑو کہیں

میں گر نا جاؤں بس تمہیں بہادر بننے کا شوق ہے اچھے سے باتیں

سناتا زوار جانتا تھا چھپکلی سے اشفہ کی جان جاتی ہے اور اشفہ مر کر

بھی چھپکلی کو مارنے والا کام نا کرے

خبر دار جو چھپکلی کا نام بھی لیا تم نے میں تو بس یہ جاننا چاہ رہی ہوں

کہیں ہلاکو خان اور میری شادی کی بات نا چل رہی ہو حد ہے

ویسے بابا کو اس جلاد میں نظر کیا آیا ہے ہر وقت ڈانٹ ہر وقت

غصہ میرا کیسے گزارا ہو گا اس ان رومینٹیک شخص کے ساتھ نکاح

ہو گیا ہے نا یہ بہت ہے یہ رخصتی وغیرہ اتنی جلدی کرنے کی وجہ

سمجھ نہیں آئی جب بابا جانتے ہیں ان کے اور میرے مزاج میں زمیں آسمان کا فرق ہے ہونہہ پتا نہیں کیا سمجھتے ہیں خود کو میرے بس میں ہوتا تو میں کبھی اس شخص کے ساتھ نکاح کی حامی نا بھرتی سہی کہتے ہیں لوگ جو سب سے براوالا کزن ہوتا ہے نا وہی متھے لگتا ہے ہائے۔۔۔ررررر۔۔۔۔ے۔ے باقی کے الفاظ کہاں گئے اشفہ نہیں جانتی تھی کیوں کہ اس وقت سامنے زوریز شاہ اپنے غضب ناک تیور لئے کھڑا تھا اور زوریز شاہ سے پیچھے ہارون شاہ ہارون شاہ تو سائیڈ سے ہوتا اپنے روم میں گیا تھا جانتا تھا آگے کا سین کیا ہو گا

جبکہ زوار اسٹول پکڑے ہمیشہ کی طرح اشفہ کو چپ کرانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا کمان سے نکلا تیر اور زبان سے نکلے الفاظ واپس نہیں آ سکتے

زوار شاہ کی تو بلکل ہمت نا رہی تھی آگے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تبھی اشفہ کو اس کے حال پر چھوڑتا وہاں سے رفو چکر ہوا جبکہ اشفہ کے تو اپنے اوسان خطا ہوئے تھے کپکپاتی ٹانگوں سے اترنا چاہا پر ہمت نا ہو پا رہی تھی۔۔۔

اترو نیچے۔۔۔۔زوریز شاہ کی کڑک آواز پر اشفہ اپنی جگہ پر جم سی گئی

میں نے کہا اترو نیچے۔۔۔۔اب کی بار زوریز شاہ دھاڑا تھا ساتھ ہی دو قدم آگے بڑھا زوریز شاہ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلاہٹ سے وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ پائی اور اگلے ہی پل وہ زمین بوس ہو چکی تھی وجود سے اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کیا اور ہمت کرتے کھڑی ہوئی پہلے جو سب کچھ بول چکی تھی وہ سب تو ایک طرف مگر جس طرح وہ زوریز شاہ کے سامنے گری تھی اسکا اس نے کبھی سوچا نا تھا شرمندگی سے سر جھکائے وہ حواس باختہ سی کھڑی رہی وجود پر مسلسل کپکپی سی طاری تھی

تم۔۔۔ سمجھتی کیا ہو خود کو کوئی آسمان اتری حور پری تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے اگر تمہارے لئے یہ شادی ایک سمجھوتا ہے تو میرے لئے بھی یہ شادی کسی عذاب سی کم نہیں تم میرے گلے میں پڑا وہ ڈھول ہو جسے مجھے زبردستی بجانے کو کہا گیا ہے بار بار یہ بول کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ تمہارے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے تو سنو اشفہ حماد شاہ بلکل ایسی ہی ناانصافی میرے ساتھ بھی ہوئی ہے تم میری پسند ہرگز نہیں۔۔۔۔ دو قدم کا فاصلہ مٹاتا زوریز شاہ اشفہ کو دونوں بازؤں سے دبوچ چکا تھا

تم میرے لئے ان چاہی ہو اور ان چاہی ہی رہو گی سمجھی۔۔۔ ذرا برابر بھی انٹرسٹ نہیں ہے مجھے تم میں اور اگلی بار اپنے خیالات کا اظہار یوں کھلم کھلا بنا آگے پیچھے دیکھے کیا تو اپنے انجام کی ذمہ دار

خود ہو گی کیونکہ تم تو فضول گوئی کرنے سے باز نہیں آؤ گی مگر۔

۔۔۔وہ کچھ دیر کے لئے رکا۔۔۔اگر چھوٹے پاپا یا چھوٹی امی

نے تمہاری کوئی بکواس سنی اور انکی آنکھوں میں آنسوں آئے تو تم

اپنی خیر منانا پھر چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں زندہ گاڑ دونگا آئی

سمجھ۔۔۔ جھٹکے سے اسے چھوڑتا وہ دوبارہ سے گھر سے باہر نکل

گیا

زوریز شاہ کی گرفت کتنی سخت تھی اشفہ کی آنکھوں میں آنسوں

جمع ہونے لگے اسے ارد گرد کا ہوش بلکل نہیں تھا وہ سن سی بس

ان جملوں کے زیر اثر تھی جو ابھی زویز شاہ ادا کر کہ گیا تھا

اس لگا تھا جیسے اسکی ذات کی دھجیاں اڑی ہوں وہ بھیگی آنکھیں لئے ابھی تک ویسے ہی کھڑی تھی جیسا اسے زوریز شاہ چھوڑ کے گیا تھا

زوریز شاہ کے جانے کا یقین کرتے زوار شاہ اشفہ کو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کے روم میں لے آیا اسکی حالت کے پیش نظر وہ اسے زبردستی پین کلر کھلاتا بنا کچھ کہے چلا گیا جانتا تھا وہ کچھ کہنے سننے سمجھنے کی حالت میں نہیں ہے اسے اکیلا اس کے حال پر چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے

زوریز شاہ شدید غصے میں باہر نکلا تھا رات گئے تک بے مقصد سڑکوں پر گاڑی بھگاتا رہا اشفہ نے جو آج کیا تھا اس حرکت سے اسکا

دماغ واقعی گھوم تھا سگرٹ پر سگرٹ پھونکتے اسے ہوش تب آیا جب فجر کی اذان کانوں میں پڑی اپنی سوچوں کو ایک طرف رکھتے واپسی کے لئے نکلا کہ راستے میں اسے فٹ پاتھ پر ایک وجود بیٹھا نظر آیا جو جانا پہچانا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔گاڑی کو سیدھا وہاں تک لے گیا قریب پہنچتے ہی وہ سمجھ گیا تھا سامنے بیٹھا وجود کون ہے اس چہرے کو اس نے کافی سالوں بعد دیکھا تھا مگر پہچاننے میں دیر نہیں لگی

کیسی ہو نور۔۔۔۔۔۔۔اچانک یہاں تم تو پاکستان سے باہر شفٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔اس سے تھوڑے فاصلے پر اپنی جگہ بنا کر بیٹھتے زوریز شاہ نے پوچھا اشفہ کی وجہ سے جتنا اسکا موڈ خراب تھا اچانک اپنی کالج کی فرینڈ کو دیکھ وہ سب بھول گیا

واؤ زوریز شاہ تم۔۔۔ کیا سرپرائز دیا تم نے اچانک میرے سامنے آکر۔۔۔۔زوریز شاہ کو دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں آئی چمک خود زوریز شاہ سے چھپی نہیں تھی

میری چھوڑو اپنی بتاؤ۔۔۔۔بے پرواہ سا آستین فولڈ کرتا وہ سیدھا نور کے دل میں اترا تھا پسند تو وہ اسے کالج میں ہی کرتی تھی مگر اظہار کرنے کی ہمت کبھی نا ہوئی آج اتنے سالوں بعد اسے اپنے سامنے دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی

بلکل فٹ فاٹ اصل میں ہم ایک منتھ پہلے ہی پاکستان واپس آئیں ہیں ماما کی ڈیتھ کے بعد ہمارا دل وہاں نہیں لگ رہا تھا تو ہم

واپس پاکستان شفٹ ہو گئے۔۔۔۔۔یہ سب بتاتے اس کی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے

ھمم۔۔۔۔۔زوریز شاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کسی گہری سوچ میں گم تھا

ویسے تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔نور نے سوال کرتے جی بھر کے اس وجاہت سے بھرپور مرد کو دیکھا

یہ سوال تو میرا تم سے بنتا تم کیا کر رہی ہو اس وقت اس پارک کے باہر ابھی سورج نکلنے میں تھوڑا سا وقت ہے۔۔۔۔ایک جانچتی نظر نور پر ڈالنے کے بعد زوریز شاہ دوبارہ سامنے دیکھنے لگا

کچھ نہیں یہاں پاس ہی گھر ہے ہمارا ماما کی یاد آرہی تھی گھبراہٹ محسوس ہوئی تو یہاں آگئی اکثر ہی آجاتی ہوں یہاں میں تو ۔۔۔۔نور کے لئے اپنی نظر ہٹانا مشکل ہو رہا تھا

ھمم اوکے میں چلتا ہوں۔۔۔۔پھر ملیں گے گھر آنا تم امی خوش ہو نگی تم سے مل کر۔۔۔۔۔بنا نور کی طرف دیکھے وہ اٹھا اور یہ جا وہ جا جبکہ نور نے کچھ کہنے کے لئے ابھی منہ کھولا ہی تھا۔۔۔

تو تم نہیں بدلے اب بھی ویسے ہی اکھڑ مزاج ہو پر سوچ نگاہوں سے نور نے زوریز شاہ کی گاڑی کو دیکھا تھا

ہارون شاہ، زوریز شاہ، ماہا اور نور کا کالج کے وقت اپنا گروپ ہوا کرتا تھا مگر باتیں انکی جسٹ کام کے حد تک ہوتی تھیں نور اور ماہا دونوں کزن تھیں اور ان سب کا گھر ایک ہی سوسائٹی میں تھا نور کی والدہ زوریز شاہ کی والدہ کی دوست تھیں اس طرح ان سب کا آپس میں آنا جانا تھا ماہا کی شادی کے بعد نور اپنی فیملی کے ساتھ دبئی شفٹ ہو گئی تھیں صبا بیگم ان کے جانے سے کافی اداس تھیں اور اب کافی وقت گزر جانے کے بعد نور کی فیملی کی واپسی ہوئی تھی

نور شروع ہی سے زوریز شاہ کو اپنے دل میں بسائے ہوئی تھی پر اس کے سامنے کبھی اظہار کرنے کی ہمت نا کر سکتی تھی وجہ زوریز شاہ کا اکھڑ مزاج تھا جو آج بھی قائم تھا

ساری رات رو کر گزاری تھی اور اب فجر کی اذان سنتے ہی اٹھی اور وضو کر کے نماز پڑھی۔۔۔ نماز سے فارغ ہو کر اشفہ نے کچن کا رخ کیا اور اور عین اسی وقت زوریز شاہ اپنی گاڑی کے ساتھ گھر میں داخل ہوا

زوریز شاہ نے اپنے کمرے میں جانے کے بجائے سیدھا کچن کا رخ کیا وہ کافی پی کر سونے کا ارادہ کرتا آگے بڑھا مگر قدم کچن کی چوکھٹ پر ہی رک گئے

اپنے لئے چائے بناتی اشفہ کو کسی کی موجودگی کا احساس تک نا ہوا کیونکہ وہ اپنی سوچوں میں ایسی ڈوبی تھی کہ ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہا

سرخ چہرہ رو رو کر سوجھی آنکھیں اور کسی سوچ میں گم اشفہ کو زوریز شاہ نے رک کر چند پل دیکھا ماتھے پر کئی بل لئے آگے بڑھا اور اشفہ کی بنائی ہوئی چائے اپنے لئے کپ میں ڈال کر اپنے کمرے کا رخ کیا جبکہ اشفہ کو تو بو کھلانے کا بھی وقت نہیں ملا زوریز شاہ چائے ڈالنے کے لئے کھڑا ہی اتنے قریب تھا کہ اگر وہ ہلتی تو سیدھا اس کے سینے سے ٹکراتی تو چپ چاپ نگاہیں نیچے کئے کھڑی رہی جیسے ہی زوریز شاہ اپنے کمرے میں گیا اشفہ نے خود کو کوسا

ہر بار ایسے ہی ہوتا ہے جتنا میں سامنا کرنے سے بھاگوں اس جلاد سے اتنا ہی سامنا ہو جاتا ہے اوپر سے میری چائے بھی گئی زوریز شاہ کی ایک ایک بات اس کے دل کو لگی تھی اور وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی میں نے بھی تو ہر دفع بنا دیکھے بولے جاتی ہوں انہیں بھی برا لگتا ہو گا اشفہ مسلسل سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی اس بار کی ڈانٹ کو اشفہ نے سریس لیا تھا ان چاہے ہونے کا دکھ کیا ہوتا ہے اشفہ کو اب سمجھ آ رہی تھی

مگر اگلے دن جو خبر سنی اشفہ تو کیا ینگ پارٹی دنگ رہ گئی ساتھ ہی ساتھ میرم حواس باختہ سی حماد شاہ کی جانب دیکھنے لگی

اس میں حیران ہونے کی کیا بات ہے سب ایسے کیوں بیٹھے ہیں ۔۔۔۔ کھانے پر توجہ دیں سب اور تیاری کر لیں رات کے کھانے پر براق خان اپنی فیملی کے ساتھ آ رہا ہے کسی چیز کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیۓ اور تم لوگ ۔۔۔۔۔ بہروز شاہ نے خاص زوار اور اشفہ کی طرف اشارہ کیا

کوئی ہنگامانا دیکھوں میں کسی قسم کا ۔۔۔۔ بہروز شاہ اپنی بات مکمل کر کے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے میرم سے ایک نوالہ بھی نا لیا گیا

تو ہوا کچھ یوں تھا کہ براق خان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ میرم سے شادی کرے گا اور بنا کسی جھجھک کے زوریز شاہ سے اپنے دل کی

بات کہی نتیجہ یہ تھا کہ زوریز شاہ نے یہ بات حماد شاہ تک پہنچائی کل اسی سلسلے میں گھر کے بڑے کمرا بند کئے میٹنگ میں مصروف تھے حماد شاہ کو تو پہلے ہی براق خان پسند آیا تھا بڑوں کو خدشہ تھا کہ براق خان زرداد خان کا کزن ہے مگر زوریز شاہ نے ہر طرف سے معاملہ سیٹ کر رکھا تھا اور کل بھی اسی سلسلے میں ہارون شاہ اور زوریز شاہ کو جلدی گھر بلایا گیا تھا مگر اشفہ اس میٹنگ کو کچھ اور ہی سمجھی تھی اور اب سر جھکائے شرمندہ ہونے کے سوا اس کے پاس کوئی چارا نا تھا جبکہ زوریز شاہ نے کن انکھیوں سے اشفہ کو دیکھا تھا اشفہ کا وہاں بیٹھا دوبھر ہو گیا اس میں مزید اس چنگیز خان کی گھوریاں سہنے کی ہمت جواب دے گئی جلدی سے بڑے بڑے نوالے لیتی اپنا کھانا ختم کیا اور میرم کے پیچھے کمرے میں جا کر دم لیا۔۔۔۔زوریز شاہ کی گھوریاں اسے بخوبی سمجھ آ رہی تھی کہ

اس نے جلد بازی میں کتنی فضول گوئی کردی ہے جس کا اسے اچھے سے پچھتاوا تھا

پھپو کیا ہوا آپ کو آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔اشفہ نے میرم کو دیکھا جو پر سوچ نگاہیں لئے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی

کچھ نہیں بس بھوک نہیں تھی۔۔۔اس وجہ سے ایسا کرو تم چائے بنادو پلیز میرم نے اپنا سر دباتے اشفہ سے کہا

جی ٹھیک ہے ابھی لائی۔۔۔۔کہتے ساتھ اشفہ چائے بنانے گئی سمجھ تو وہ رہی تھی میرم کی کیفیت مگر کچھ کہنا مناسب نا سمجھا

کچھ دیر بعد حماد شاہ اور بہروز شاہ میرم کے کمرے میں موجود تھے اور میرم سر جھکائے اپنے آنسوں پینے کی کوشش میں تھی

میرم بیٹا آپ کو کوئی اعترض ہے کیا ہمارے اس فیصلے سے بہروز شاہ نے بات کرنے میں پہل کی

نن۔۔۔نہیں یہ آپ کسی باتیں کر رہیں ہیں بھائی پر آپ کیسے کسی پر اتنی جلدی اعتماد کر سکتے ہیں۔۔۔۔میرم نے بھیگی آواز میں کہا

میرا بیٹا ادھر آؤ۔۔۔حماد شاہ میرم کو اپنے پاس بلایا میرم اٹھ کر حماد شاہ کے برابر میں بیٹھی تو حماد شاہ اور بہروز شاہ دونوں نے ہی میرم کے سر پر ہاتھ رکھا

بات یہ ہے کہ بیٹا براق خان ایک اچھا انسان ہے اور وہ سب سے اچھی بات اس کی یہ کہ بنا ادھر ادھر کے جھنجٹ میں پڑے اس نے سیدھا نکاح کی بات کہی ہے۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے بھائی مگر۔۔۔۔ میرا ماضی۔۔۔۔۔ میرم نے حماد شاہ کی بات کاٹ کر اپنی پریشانی بیان کی۔۔۔

بیٹا آپ کو کسی بات کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ براق خان کے سامنے سب سے پہلے آپ کے ماضی کی بات رکھی جائے گی اور ہمیں بھی اندازہ ہو جائے گا کہ اسے اس بات سے کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں اس کی محبت کتنی سچی ہے سب

پتا چل جائے گا اور ہم تب ہی اسے کوئی جواب دیں گے

۔۔۔۔ حماد شاہ کی بات سن کر میرم نے سر جھکا لیا اسے ہمیشہ کی

طرح یہی لگ رہا تھا کہ براق خان بھی اس کا ماضی سن کر پیچھے

ہٹ جائے گا

اور باقی سب اگر یہ بات آگے بڑھ جاتی ہے تو آپ کی مرضی

ہمارے لئے اہمیت رکھتی ہے بیٹا اس لئے آپ سے بات کر رہیں

ہیں بہروز شاہ کی بات سے میرم نے اثبات میں سر ہلایا

بھائی مجھے نہیں پتا اس سب کا آپ لوگوں کو جو ٹھیک لگے میری

وہی مرضی ہے۔۔۔۔ آپ لوگ میرے لئے کبھی غلط فیصلہ

نہیں کر سکتے ہیں میرم کی بات سے دونوں ہلکے پھلکے ہوئے تھے

کہ ایک طرف کا مسلہ حل ہوا اب باری براق خان کی تھی کہ وہ مریم کے ماضی کا جان کر میرم سے شادی پر ڈٹا رہے گا یا پیچھے ہٹ جائے گا

براق خان بی جان اور کشف لے کر وقت پر پہنچ چکا تھا خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا بی جان نے پہلی بار اشنا کو دیکھا تو دل ہی دل میں زرداد خان کی پسند کو سراہا جبکہ اشنا اس سب سے خوش نہیں تھی بی جان کے دوسری بار آنے پر سب کو عجیب تو لگا تھا مگر براق خان کے مطابق بی جان ان اس کی ماں کی جگہ ہیں تو سب نے اس بات کو قبول کیا اور کھلے دل سے ان کی خوش آمدید کہا

زرداد خان کے بارے میں کسی نے کوئی بات نہیں کی تھی نا ہی کوئی ایسی بات کرنا چاہتا تھا بہروز شاہ اور حماد شاہ اچھے سے جانتے تھے کہ یہ فیصلہ ان کے لئے کتنا مشکل ہے مگر میرم کی اچھی زندگی کی خاطر انہیں یہ سخت فیصلہ لینا پڑا تھا ورنہ کوئی نہیں چاتا تھا کہ زرداد خان سے کسی قسم کا کوئی تعلق رہے۔۔۔

حماد شاہ کی ساری بات سن کر براق خان کچھ لمحے خاموش رہا

مجھے اس بات سے کوئی مسلہ نہیں کہ اسکا ماضی کیا تھا سب کی ہی زندگی میں کچھ نا کچھ ہوتا ہے مجھے صرف اتنا پتا ہے کہ میں میرم کے ساتھ خوش رہوں گا میرے نزدیک یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں کہ اس بات کا مسلہ بنایا جائے۔۔۔ براق خان کے جواب

سے بہروز شاہ اور حماد شاہ پر سکون ہوئے تھے وہیں کھڑکی کے پار کھڑی میرم کی دھڑکن تیز ہوئی تھی تو براق خان سب جیسا نہیں سوچتا میر ملکو اب یہ سب اچھا لگ رہا تھا کیونکہ سب سے بڑی پریشانی اس کے سر سے ختم ہوئی تھی

کیا کہہ رہیں ہیں امی آپ نکاح تک کی بات ٹھیک تھی مگر یہ رخصتی کا نیا شوشا میری سمجھ سے باہر ہے ابھی میں اس کے تیار نہیں ہوں آپ لوگ جسٹ میرم آپی کے لئے سوچیں میں ہر گز ایسا نہیں چاہتا فلحال ابھی اس کا وقت نہیں آیا امی اور بچپنا دیکھا ہے آپ نے اپنی بچی کا ہر وقت اچھل کود ذرا سی بھی ذمہ دار نہیں

ہے آپ کی بہو مجھے سخت چڑ ہے اس سب سے اور سب سے بڑی بات وہ میرے مزاج کے مطابق بلکل نہیں ہے۔۔۔۔اور دوسری بات آپ لوگوں نے اس نکاح کے لئے جلدی کردی ہے پہلے مرضی تو معلوم کرلیتے آپ لوگ اسکی۔۔۔صبا بیگم کی سرسری سی بات پر زوریز شاہ کو تپ چڑھی تھی

ارے ارے ذرا دم تو لو ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے میں تو بس یہ چاہ رہی تھی جہاں میرم کی شادی ہو رہی ہے لگے ہاتھ تمہاری شادی بھی نمٹا دی جائے اس لئے تمہاری مرضی جاننا چاہتی تھی ۔۔۔صبا بیگم نے ناراض سے انداز میں کہا

نہیں امی مجھ پر یہ احسان آپ لوگ مت کریں پلیز ابھی نہیں کرنا ایسا کچھ بھی زوریز شاہ کی لال انگارا آنکھیں دیکھ کر صبا بیگم ۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی ۔۔۔ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں مگر حماد شاہ کے لئے چائے لے جاتی اشفہ اچھی طرح سے سب سن چکی تھی صبا بیگم کے نکلنے سے پہلے وہ وہاں سے کھسکی اور حماد شاہ کو چائے پکڑا کر سیدھا اپنے کمرے میں آکر اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔۔۔۔ بلکل ایسے ہی وہ زوریز شاہ کے بارے میں بولا کرتی تھی اور آج جب اپنی باری آئی تو اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

ہمیشہ اس نے زوریز شاہ کو ریجکٹ کیا تھا آج جب خود اس کے ہاتھوں ریجکٹ ہوئی تو نجانے دل کیوں اداس ہو رہا تھا اس خود سمجھ نہیں آرہی تھی وہ رو کیوں رہی ہے چاہتی تو وہ بھی یہی سب

تھی مگر دل کیوں سمجھ نہیں رہا آخر تھک ہار کر اشفہ نے سونے کی کوشش کی مگر نیند روٹھ چکی تھی

میرم اور براق خان کی شادی پکی تو ہو گئی تھی مگر پورے گھر میں خاموشی چھائی تھی اس خاموشی کو کم کرنے کے لئے ہارون شاہ نے گھومنے پھرنے کا پلان بنایا ینگ پارٹی تو اس کے لئے تیار تھی مگر گھر کے بڑوں نے انکار کرنا چاہا

پر میرم کی شادی سر پر ہے کتنے کام باقی ہیں ابھی تو بہت کچھ فائنل کرنا ہے یہ کیا سو جھی بیٹھے بٹھائے تم کو ہارون شاہ ۔۔۔۔۔ بہروز شاہ ٹوکے بنا نہیں رہ سکے

بچے ٹھیک کہہ رہیں آپ اجازت دیں انہیں ہو جائے گی تیاری بھی اچھا ہے اشنا تھوڑا فریش محسوس کرے گی یہ اشنا کے لئے بہت اچھا ہے صبا بیگم نے حامی بھری

ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی خوشی بہروز شاہ نے حامی بھری حماد شاہ نے تو پہلے ہی اجازت دے دی تھی بس بہروز شاہ کی اجازت درکار تھی مگر صرف ایک دن ہی گھومنے کے لئے دیا گیا ینگ پارٹی نے وہی غنیمت جانا

دو تین گھنٹوں کی مغزماری کے بعد فائنل یہ ہوا کے سب اوڑک جائیں گے میرم نے بھی چھٹی لے لی تھی اب سب تیاریوں میں مگن تھے انہیں صبح جلدی اوڑک کے لئے نکلنا تھا

زوریز شاہ جب گھر میں داخل ہوا تو معمول سے ہٹ کر ہلچل محسوس ہوئی مگر تھکن اتنی تھی کہ بنا کسی سے کچھ پوچھے سیدھا اپنے کمرے میں گیا کھانا وہ باہر سے کھا کر آیا تھا اس لئے نماز کے بعد سونے کا ارادہ کیا پہلے ہی جماعت چھوٹ چکی تھی اب اسے گھر میں نماز ادا کرنی تھی

بھائی۔۔۔۔ کیا میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔۔زوار شاہ نے آدھے کمرے میں گھس کر سوال کیا

زوریز شاہ نے نفی میں سر ہلایا

اوہ جلاد پلیز۔۔۔۔ نن نہیں میرا مطلب بھائی پلیز بات تو سنیں میری زوریز شاہ کی گھوری پر ایک دم سیدھا ہوتا بولا

بکو۔۔۔ مگر کوئی فضول بکواس کی تو آج بچ کے دکھانا مجھ سے ۔۔۔اجازت دی مگر ساتھ ہی وارن کیا گیا

فضول بکواس نہیں ہے بھائی صبح سب نے اوڑک جانا ہے پر مجھے پہننے کے لئے آپکی وہ بلیک والی شرٹ چاہئے پلیز۔۔۔۔۔زوار شاہ نے معصوم بننے کی بھرپور ایکٹنگ کی

اوڑک کے نام سے زوریز شاہ کے کان کھڑے ہوئے

کون کون جارہاہے۔۔۔۔اب کی بار نارمل انداز میں پوچھا

سب ہی گھر والے امی نے کہا تھا آپکو بتادوں آپ بھی تیاری کر لینا امی آپ کاانتظار کرتے سو گئیں ہیں تو مجھے بول دیا

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔لے لو۔۔۔۔ویسے بھی لئے بغیر تم نے کونسا ٹلنا ہے۔۔۔۔زویز شاہ نے الماری کی طرف اشارہ کیا اور خود واشروم میں گھسا جبکہ زوار شاہ اپنی من پسند شرٹ نکالنے لگا اسے ہمیشہ سے ہی زوریز شاہ کی کولیکشن پسند تھی اکثر وہ اسکی شرٹس بنا بتائے لے کر پہن لیتا اور کبھی کبھی اجازت ایسے مانگتا تھا جیسے زوریز شاہ جانتا نہیں ہے اس کی حرکتوں کے بارے میں۔

صبح ہوتے سب وقت پر تیار تھے ساتھ ساتھ زوریز شاہ کی سب کو ہدایت جاری تھیں جلدی جلدی ناشتہ کرتی اشفہ کو اپنے چہرے پر کسی کی نظر محسوس ہوئی تو سر اٹھا کر دیکھا سب اپنی تیاری میں ہی مگن تھے سر جھٹکتی اپنا ناشتہ ختم کرنے لگی جانا تو نہیں کوئٹہ

سے باہر دوسرے شہر تھا مگر بہروز شاہ نے اس کی اجازت نہیں دی

اوڑک پہنچتے ہی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے ان کا استقبال کیا اشنا نے خود کو اس خوشگوار ماحول میں بہت پر سکون محسوس کیا پاس ہی چشمے سے بہتا پانی دیکھنے میں وہ اتنا محو تھی کہ ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہا عجیب سے احساس سے اسے ہوش آیا جیسے کوئی اسے بہت غور سے دیکھ رہا ہو جلدی سے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی نظر نہیں آیا پر اسے اچھی طرح محسوس ہو رہا تھا کہ وہ مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی تھی اپنی کیفیت کو وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی

اشفہ کی اداسی اپنے عروج پر تھی مگر زوار شاہ نے آکر اسے زبردستی اٹھایااور میرال کے ساتھ مل کر اسے کھیلنے کے لئے آمادہ کیااس بار اشفہ زوار شاہ سے ناراض نہیں تھی اسے لگاتھا کہ قصور اس کا اپنا ہے ہر بار بنا سوچے سمجھے بولتی تھی اور خوب بھڑاس نکالتی تھی مگر اسے چپ لگ گئی تھی مسلسل چپ سب بڑے بھی اپنی باتوں میں مگن تھے اور ان کا ٹاپک صرف اور صرف میرم کی شادی تھا جبکہ میرم الگ تھلگ سی بیٹھی اپنی سوچوں میں کسی اور ہی جہاں میں تھی اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ سب اتنا اچانک کیسے ہو گیا موقع دیکھ کر وہ زوریز شاہ سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی سارا دن اوڑک میں گزارنے کے بعد واپسی کا شور اٹھا ہارون شاہ نے آج حیا کے ساتھ خوب انجوائے کیا تھا

سب کو گاڑیوں میں بیٹھنے کی ہدایت دیتے زوریز شاہ نے پاس کھڑی اشفہ کے سر پر ہلکی سی چت لگائی تھی اشفہ ایک دم ہڑبڑائی

چادر سہی سے لو پیچھے سے زمین پر لگ رہی ہے حکم دیتا وہ آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہوا جبکہ اشفہ نے خاموشی سے اپنی چادر ٹھیک کی اور گاڑی میں بیٹھی

مغرب کے وقت ان کی واپسی ہوئی۔۔۔۔ مرد حضرات نے جلدی جلدی مسجد کا رخ کیا جبکہ خواتین گھر میں نماز ادا کرنیں لگیں

میرم اور اشفہ نے نماز پڑھ کر کچن کا رخ کیا شام کے لیے انہیں کچھ ہلکا پھلکا ہی بنانا تھا باقی سب اپنے اپنے رومز میں جا چکے تھے تھوڑا آرام کرنے کے لیے آج ان سبنے مل کر خوب ہلا گلا کیا تھا اور اب تھک کر بیٹھے تھے

اشنا جیسے ہی نماز پڑھ کر کھڑی ہوئی اگلے ہی لمحے کسی کی باہوں میں تھی ایسے کہ وہ آنے والے کو دیکھ نہیں سکی پیچھے سے ہی کسی نے اپنے بازوؤں میں قید کیا تھا آنے والا کوئی اور نہیں زرداد خان تھا جسے اشنا کی دوری نے تڑپا کر رکھ دیا تھا

اشنا ابھی تک شاک میں تھی اس قدر کے اس سے الفاظ ادا نہیں ہو پا رہے تھے نا ہی کسی قسم کی کوئی مزاحمت وہ کر سکی تھی جیسے

ہی اسے کچھ سمجھ آئی تو اس نے چیخنے چلانے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ زرداد خان نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا

زرداد خان کو دیکھتے ہی اشنا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اشنا کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں تھی زرداد خان کا ہاتھ ابھی تک اس کے منہ پر تھا جبکہ زرداد خان پاگلوں کی طرح یک ٹک اپنی محبت کو دیکھے گیا زرداد خان اس وقت اتنا قریب تھا کہ اشنا اس کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی اس طرح زرداد خان اس کے سامنے کھڑا تھا اسے اپنے بلکل قریب کر کے اسے یہ سب حقیقت نہیں بلکہ کوئی خواب لگ رہا تھا زرداد خان

نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اشنا کے منہ سے ہٹایا اس سے پہلے اشنا کچھ بولتی زرداد خان نے جھک کر اپنے ہونٹ اشنا کے ہونٹوں پر رکھ دیئے اور اپنی شدت لٹانے لگا اس وقت زرداد خان کا خود پر کوئی اختیار نہ تھا جبکہ اشنا زرداد خان کی ہلکی پھلکی سی شدت بھی برداشت نہیں کر سکی اور اسی کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔۔۔

اپنی من مانی کرتے زرداد خان نے اشنا کو مکمل طور پر اپنی باہوں میں اٹھایا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس بیڈ تک لا کر آرام سے بیڈ پر لٹایا خود بھی بے ہوش اشنا پر جھکا

میری ڈول۔۔۔۔۔مت کیا کرو ایسے مت ڈرا کرو مجھ سے پلیز ۔۔۔میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔۔۔میں تمہارا ہوں

ہمیشہ۔۔۔ تمہاری مجھے پل پل کی خبر ہے اور آج یہ دل نہیں مانا کے تمہیں دیکھے بغیر رہ سکوں۔۔۔۔اپنے جذبات اس کے کان میں انڈیلتا زرداد خان اشنا سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے وہ اسے سن رہی ہو۔۔۔۔

اسے اپنی نظروں کے حصار میں لئے دیوانہ وار کافی دیر تک دیکھتا رہا آخر دل پر پتھر رکھے اٹھا ایک پھیکی سی مسکان زرداد خان کے چہرے پر آئی گہری سانس خارج کرتا وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

آدھی رات کو اشنا کی آنکھ کھلی۔۔۔۔پہلے تو کچھ دیر چھت کو گھورتی رہی پھر ایک ایک منظر اس کی نگاہوں کے سامنے تھا

دھڑکتے دل کے ساتھ جلدی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور اٹھ کر بیٹھی پاس ہی اشفہ سو رہی تھی

شائد میں نے خواب دیکھا ہے۔۔۔دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھامے وہ مسلسل سوچ میں تھی

وہ مسلسل جزبز کا شکار تھی۔۔نہیں میں نے خود دیکھا تھا اسے محسوس کیا تھا۔۔۔دماغ اور دل کی آپس میں الگ جنگ چھڑ چکی تھی ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ وہ اٹھی اور کمرے میں ہی چہل قدمی کرنے لگی

بابااور زوریز بھائی کی اتنی سخت سکیورٹی میں بھلا کوئی کیسے آسکتا ہے یہاں اپنے کمرے کا اچھے سے جائزہ لیتے اس نے سوچا کھڑکی بھی اندر سے بند تھی

میں نے شائد واقعی خواب دیکھا ہے مگر۔۔۔وہ میرے بہت قریب تھا اشنا نے سوچا اور جھرجھری لی نماز کے بعد ویسے ہی طبیعت خراب محسوس ہو رہی تھی اسے پر اب خوف سے بیٹھی اپنا سر تھامے کوفت کا شکار ہو رہی تھی۔

اور ڑک میں بھی اسے خود پر کسی کی نگاہیں محسوس ہوئیں تھیں اور اسے اب سمجھ آرہی تھی وہ نگاہیں کسی اور کی نہیں زرداد خان کی ہی ہوں گی۔۔۔یعنی وہ مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہے مجھے یہ سب

بابا کو بتانا چاہئے وہ جلدی سے اٹھی مگر آدھی رات کو کون جاگ رہا ہوگا یہ سوچ کر وہ واپس بیٹھی شائد کوئی میری بات کا یقین نا کرے وہ بھی اس وقت سب کہیں گے خواب دیکھا ہوگا بے بس سی وہ سونے کی کوشش کرنے لگی

ادھر آؤ۔۔۔۔زوریز شاہ کا ہاتھ پکڑ کر میرم اسے اپنے ساتھ اپنے روم میں کھینچ لائی

بتاؤ اب یہ سب کیا ہے۔۔۔۔یہ جھٹ پٹ شادی ہاں کیسے ہوا یہ سب جلدی بتاؤ۔۔۔۔میرم نے ابرو اچکا کر زوریز شاہ سے پوچھا

بتاتاہوں بیٹھیں آپ پہلے۔۔۔۔میرم کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے زوریز شاہ خود بھی بیٹھا

بات یہ ہے کہ براق خان سے میری اچھی دوستی ہوگئ تھی اس دوران جب اشنا کے ساتھ وہ سب ہوا

باتوں باتوں میں اس نے بتایا کہ وہ کسی کو پسند کرتا ھے مگر اس سے شادی کرنا ناممکن ہے کیونکہ اس لڑکی کے گھر والے نہیں مانیں گے میں نے بہت زور دیا کہ مجھے بتائے آخر ایک دن اس نے بتادیا اور آپ کا نام لیا میں پہلے خاموش ہوگیا تھا غصہ بھی آیا تھا مگر میں صرف زرداد خان کی وجہ سے آپ کے لئے اچھا رشتہ

نہیں ٹالنا چاہتا تھا بہت سوچا اس بارے میں آخر حل یہ سوجھا کہ چھوٹے پاپا سے بات کروں۔۔۔جب انہوں نے یہ سب سنا تو سنتے ہی انکار کر دیا پھر میں نے سمجھایا انہیں کہ زرداد خان کی وجہ سے ہم ایسا سوچ رہے ہیں جبکہ براق خان کی طبیعت اس سے بلکل بھی میل نہیں کھاتی تب چھوٹے پاپا نے کچھ سوچا اور پھر ہم نے مل کر براق خان کے بارے میں ہر طرح کی تسلی کی پھر پاپا کو بتایا اور انہیں منایا مگر اس سب میں ہم نے ایک شرط رکھی ہے کہ شادی میں زرداد خان کی شرکت نہیں ہونی چاہئے براق خان کو مان گیا اور آگے سب کچھ آپ کے سامنے ہے اس بات

۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے اپنی بات پوری کی

ہم ۔۔۔۔ ٹھیک ہے پر ۔۔۔۔۔ دیکھ لو زوریز شاہ کہیں کوئی مسلہ نا ہو جائے میرم کا اشارہ زرداد خان کی طرف تھا

سمجھ رہا ہوں سب ۔۔۔ کوئی مسلہ نہیں ہے آپی آپ بے فکر رہیں ۔۔۔۔ اب ایسے بھی دن نہیں آئے شاہ ولا پر کہ ہم ان مسائل سے نا نمٹ سکیں ۔۔۔۔ تحمل سے کہتا زوریز شاہ اب کی بار مسکرایا

ویسے براق خان کے نام پر آپ بلش کرتی ہیں تو پیاری لگتی ہیں ۔۔۔۔ زوریز شاہ کے چھیڑنے پر میرم واقعی میں بلش ہوئی تھی

تم۔۔۔اٹھو یہاں سے جاؤ جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آیا تو میرم نے اسے جانے کو بولا

سوچ لیں یہاں سے جانے کے بعد میں نے کچن جانا ہے ۔۔۔۔زوریز شاہ کا اشارہ کافی کی طرف تھا جو کہ میرم کو بہت پسند تھی اس کے ہاتھ سے بنی ہوئی

زوریز۔۔۔کیا ہے میرے لیے بھی بنا دو پلیز۔۔۔میرم کو معصوم شکل بناتا دیکھ کر زوریز شاہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھا اور کچن کا رخ کیا جب کے میرم اب اپنی سوچوں کے الگ ہی جہان میں تھی۔

اشفہ ادھر آؤ بیٹا یہ وائیپر لگا دو زہرہ بیگم نے اشفہ کو آواز دی

لگاتی ہوں امی ایک تو آپ بھی ناکام پر کام دیے جاتی ہیں دو گھڑی سانس لینا بھی محال ہے اس گھر میں۔۔۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی اشفہ نے زہرہ بیگم سے وائیپر لیا

سن لی ہے میں نے تیری ساری بکواس چپ چاپ جو کام بولوں کیا کر تیرے ہی کام آئے گا اور تھوڑی دیر میں دودھ والا آنے والا ہے کچن میں شلف پر برتن رکھا ہے میں نے تین کلو دودھ لے لینا اس سے اور اس حلیے میں مت جانا آگے سائیڈ سے ہو کر لینا

۔۔۔۔زہرہ بیگم نے ہدایت دیتے ساتھ اس کے کندھے پر جھولتا دوپٹہ دیکھ کر کہا ورنہ جب سب مرد گھر پر ہوں دوپٹہ سہی سے لے کر گھومتی تھی

اچھا ٹھیک ہے امی۔۔۔بیزار سی شکل بنائے وہ چمچماتے فرش پر وائپر لگانے لگی جبکہ زہرہ بیگم اندر تھوڑی دیر آرام کی غرض سے گئیں

ادودھ والا تو آیا ہی نہیں اپنا کام ختم کرتی اشفہ نے سوچا اور وائپر سائیڈ پر رکھ کر اندر جانے لگی اسی وقت گیٹ پر بیل ہوئی

لو جی آ گیا۔ جلدی سے بھاگ کر کچن میں گئی اور دودھ والی بالٹی اٹھا کر واپس آئی جلدی سے وائپر اٹھایا اور اس کے ڈنڈے کے رخ پر بالٹی لٹکا کر خود سائیڈ پر ہوئی اور دروازہ کھول کر بالٹی سمیت وائپر آگے کیا

انکل امی نے کہا ہے آج تین کلو دودھ چاہئے آپ اس میں ڈال دیں۔۔۔۔

جیسے ہی گیٹ کھلا وائپر اور وائپر پر لٹکی بالٹی اس کے سامنے آئی پہلے تو زوریز شاہ حیران ہوا مگر اگلی بات پر وہ یہ آواز پہچان چکا تھا وائپر کو پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا

یہ کیا تین کلو دودھ سے زیادہ تو نہیں دے دیا پکڑا ہی نہیں جا رہا بالٹی بہت بھاری ہو گئی ہے اشفہ نے سوچا اور وائیپر اپنی طرف کھینچنے لگی مگر زوریز شاہ نے اب مزید زور لگا کر وائیپر کھینچا جس وجہ سے اشفہ وائیپر کے ساتھ ہی اس کے سینے پر آ لگی۔۔۔۔۔

ہاہ۔۔۔اشفہ زوریز شاہ کے سینے سے لگی اس قدر بوکھلائی کے پیچھے ہونا ہی بھول گئی جبکہ زوریز شاہ نے اس خود سے دور نہیں کیا بلکہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے کان پر جھکا

اس طرح کی حرکت کر کے تم من چاہی نہیں بن سکتی

۔۔۔۔زوریز شاہ کے الفاظ سن کر وہ مزید بوکھلاہٹ کا شکار

ہوئی آنکھوں میں آنسوں لئے پیچھے ہوئی تب تک زوریز شاہ کے پیچھے نور بھی اندر داخل ہو چکی تھی

ہائے۔۔۔اشفہ کو دیکھ کر نور نے ہاتھ ہلایا نور کو دیکھ کر اشفہ گم سم سی کھڑی رہی

یہ کون ہے۔۔۔۔نور نے مسکرا کر زوریز شاہ سے پوچھا

یہ میری کزن ہے۔۔۔دماغ سے تھوڑی کھسکی ہوئی ہے ۔۔۔کہہ کر زوریز شاہ آگے بڑھا ساتھ ہی پیچھے پیچھے نور بھی تھی

زوریز شاہ کے الفاظ سے تو تن بدن میں آگ لگی تھی اشفہ کو

۔۔۔۔۔۔ تم یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ یہ میری بیوی ہے۔۔۔اب

کی بار اشفہ کا سچ میں دل ٹوٹا تھا فطری جلن جو ایک بیوی کو ہوتی ہے

اپنے شوہر کے ساتھ کسی اور عورت کو دیکھ کر اشفہ نے محسوس کی

تھی اسکا دل کر رہا تھا وہ نور کو کچا چبا جائے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر

وہ بھی اندر گئی مگر یہ کا زوریز شاہ نور سے ہنس ہنس کر بات کر رہا

تھا اسے دیکھتے ہی وہ مزید نور کی طرف متوجہ ہوا جبکہ اشفہ کا چہرہ

سرخ ہو اپڑا تھا وہ خاموشی سے اس دل جلے منظر سے ہٹی۔

اب شادی کے ہنگامے شروع ہو چکے تھے آج مہندی تھی نور سے مل کر صبا بیگم نے اسے بھی فیملی کے ساتھ شادی پر انوائٹ کر دیا جو اشفہ کو بلکل اچھا نہیں لگا اشفہ نور کو پہچان چکی تھی اور نور کو اشفہ نے اپنا تعرف ٹھیک سے کروا دیا تھا اسی دن جب وہ زوریز شاہ کے ساتھ گھر آئی تھی واپسی پر موقع دیکھ کر اشفہ نور کے قریب کھڑی ہوئی اور مسکرا کر دیکھا

زوریز شاہ اپنی گاڑی کی چابی اندر ہی بھول گیا تھا اندر سے وہی لینے گیا تھا

اصل میں زوریز شاہ نے میرا تعارف تم سے پورا نہیں کروایا ۔۔۔میں مسز زوریز شاہ ہوں ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔اور

دماغ میرا نہیں ان کا کھسکا ہوا ہے۔۔۔۔جب وہ مجھ سے لڑتے

ہیں تو غصے میں آ کر جان بوجھ کر مجھے تپانے کے لئے الٹا سیدھا

بولتے ہیں خیر تم انجوائے کرو شادی پر ضرور آنا اوکے

۔۔۔۔دھوواں ہوتے چہرے کے ساتھ نور نے اشفہ کو واپس

لاؤنج میں جاتے دیکھا وہ جو دوبارہ سے زوریز شاہ کے بارے

میں سوچنے لگی تھی ایک دم اشفہ نے اسے ٹھکانے لگایا تھا خیر مجھے

کیا میری تو منگنی ہو چکی ہے۔۔۔۔کندھے اچکا کر وہ ادھر ادھر

دیکھنے لگی

خود کو شاباش دیتی اشفہ نے مسکرا کر زوریز شاہ کو باہر جاتے دیکھا

اس نے اپنی انسلٹ کا بدلہ لے لیا تھا اور نور کے قدم پہلے ہی

روکے لئے تھے کہ زوریز شاہ صرف اس کا وہ اس کے بارے میں سوچنے کی غلطی بھی نا کرے

جبکہ باہر جاتے زوریز شاہ نے چونک کر مسکراتی ہوئی اپنی بیگم کو دیکھا ساتھ ہی بڑبڑایا۔۔۔

پاگل کہیں کی عجیب دورے پڑتے رہتے ہیں اسے. پہلے رونی صورت بنا کر بیٹھی تھی اب ایسے دانت نکال رہی ہے جیسے کوئی قلع فتح کر کے آئی ہو اور سر جھٹکتا باہر نکلا

چلو جلدی کرو یار دیر ہو رہی ہے آپی کو پارلر لے جانا ہے

۔۔۔تم دونوں بھی ساتھ ہی رہنا جیسے آپی اور تم لوگ تیار ہو

جاؤتو مجھے کال کر دینا میں آجاؤں گا لینے ہارون شاہ نے اشفہ کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرا کر کہا جو اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی

چھوڑیں ہارون بھائی میں بھی اسے کب سے بلا رہی ہوں اور یہ ٹس سے مس نہیں ہوئی اسے جانا ہی نہیں ہے مہندی پر شائد۔۔۔۔منہ پھلا کر کہتی اشنا نے اپنی جیولری پیک کی جو اسے آج مہندی کے فنکشن پر پہننی تھی اور اب تیار ہونے پارلر جانا تھا مگر اشفہ سٹیچو بن کے بیٹھی تھی کافی دیر سے

جانا ہے یار پاگل ہو گیا او کے بھائی آتے ہیں ہم آپ جلدی سے گاڑی نکالیں۔۔۔کہتے ساتھ اشفہ اٹھی اور اپنی تیاری کرنے لگی

پارلر پہنچ کر پہلے میرم کو تیار ہونا تھا اس کے بعد ان دونوں کی باری آتی یلو اور گرین امتزاج کی فراک میں میرم بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اشفہ سے پہلے اشنا تیار ہو کر باہر ویٹنگ ایریا میں بیٹھی تھی جبکہ اشفہ اندر تیار ہو رہی تھی اور میرم اندر رہی اپنی چیزیں سمیٹنے میں لگی اشنا کو اندر گھٹن کا احساس ہوا تو وہ میرم کو بتا کر باہر آ کر بیٹھ گئی اس نے سوچ لیا تھا کو وہ اب ان حالات کا مقابلہ ڈٹ کر کرے گی اس طرح ڈر ڈر کر اسے زندگی نہیں گزارنی تبھی خود کو نارمل ظاہر کرتی شادی کے کاموں دلچسپی لے رہی تھی کہ امی اور بابا اس کی وجہ سے پریشان نا ہوں اب اپنی ہی سوچوں میں بیٹھی اسے تب احساس ہوا جب اس کے برابر میں کوئی آ کر بیٹھا

گردن گھما کر دیکھا تو وہیں فریز ہوئی

زرداد خان رف سے حلیے میں سرخ نگاہیں لیئے بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا اشنا کو اپنا آپ سنبھالنا مشکل لگا مگر اس بار وہ سوچ چکی تھی کہ زرداد خان سے دوبارہ کبھی سامنا ہوا تو وہ ڈرے گی نہیں بلکہ ہمت سے ڈٹ کر اسکا مقابلہ کرے گی چار و نچار ہمت کرتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی مگر اسے اپنی کانپتی ٹانگوں سے مزید الجھن محسوس ہوئی زرداد خان نے اس کے وجود کی کپکپاہٹ کو واضح طور پر محسوس کیا تھا ہلکا سا مسکرایا اور وہ بھی کھڑا ہوا

تت۔۔۔تم۔۔۔۔خبردار جو ایک قدم بھی آگے بڑھا دور رہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔انگلی اٹھاتے اسے وارن کیا

نہیں رہ سکتا اس بات کو تمہیں سمجھنا ہو گا زرداد خان بولا

نہیں سمجھوں گی۔۔۔ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے سمجھے تم ۔۔۔۔اب کی بار لہجے میں سختی تھی

یہ ہی تو میں چاہتا ہوں مت ڈرو مجھ سے میرے پاس آجاؤ میری ڈول کو میرے پاس ہونا چاہئے نا۔۔زرداد خان وارفتہ نگاہوں سے سامنے کھڑی اپنی پری کو دیکھ رہا تھا سینے پر ہاتھ باندھے وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہا کہیں وہ اس کے ڈر سے اندر نا بھاگ جائے

ہر گز نہیں مجھ نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں تم سے نکاح صرف میں نے اپنی عزت بچانے کے لئے کیا تھا

سمجھے تم اور کسی خوش فہمی میں مت رہنا تم کہ مجھے کبھی تم سے
محبت ہو گی نفرت کے سوا کچھ نہیں ہے میرے پاس تمہارے
لئے آئندہ میرا پیچھا مت کرنا اور نا ہی چھپ چھپا کر میرے گھر
میں قدم رکھنا اس سب سے جسٹ تم میری نظروں میں گرتے
جا رہے ہو۔۔۔۔۔اس نے پوری کوشش کی تھی کہ اس کا لہجہ
سخت سے سخت ہو اور وہ اس میں کامیاب ہوئی تھی

وہی بات منہ سے نکالو جسے تم بعد میں برداشت بھی کر سکو اور
اب پکاروں گی بھی تو میں نہیں آؤں گا صرف نفرت ہی کرو مجھ
سے کیونکہ میں اسی لائق ہوں اللہ حافظ۔۔۔۔۔اب کی بار زرداد
خان کو بھی غصہ آیا ایک آخری نظر اس پر ڈالتا وہ وہاں سے نکلا

زرداد خان کی آنکھوں سے نکلتے آنسوں اشنا نے دیکھ لئے تھے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ ڈسٹرب سی وہی بیٹھتی چلی گئی

اشنا کی باتوں سے وہ کافی ڈسٹرب ہوا تھا اس نے اپنی کوشش کی تھی بہت کوشش کی تھی کہ وہ مان جائے مگر اس سخت دل لڑکی کی باتوں سے آج زرداد خان ہرٹ ہوا اس نے اس لڑکی کی خاطر خود کو بدل لیا تھا وہ پہلے والا زرداد خان نہیں بننا چاہتا تھا کہ اس کی ڈول ڈرتی رہے اس سے مگر وہ اس بدلے زرداد خان کو بھی نہیں چاہتی یہی بات اسے چبھ رہی تھی اور اب اس نے ارادہ کر لیا تھا وہ اشنا سے بہت دور چلا جائے گا تا کہ وہ اس کے خوف کے بنا اپنی زندگی گزار سکے۔۔۔۔۔

ہمت کر کے اس نے بہت کچھ کہہ دیا تھا اسے۔۔۔۔ مگر اب اس کی سٹی گم ہو چکی تھی اشنا وہیں بیٹھی رونے لگ گئ کیا ہوا اشنا کیوں رو رہی ہو۔۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔۔ اشفہ نے ارد گرد دیکھتے روتی ہوئی اشنا کو اپنے ساتھ لگایا

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ اشفہ وہ رو رہا تھا۔۔۔۔ بھیگے لہجے میں بتاتے ساتھ وہ خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے گی

کون اشو کوئی نہیں ہے یہاں۔۔۔۔ اشفہ نے ایک بار پھر ارد گرد دیکھ کر اشنا کو تسلی دی

یار۔۔۔پلیز چپ کرو ناورنہ مجھے بھی رونا آجائے گا دیکھوا بھی

ہارون بھائی آتے ہوں گے اور پھپو بھی نکلنے والی ہیں تیار ہو

گئیں ہیں اب تمہیں اس طرح روتے دیکھیں گی تو پریشان ہو

جائیں گی اپنی مہندی والے دن یہ کوئی اچھی بات تھوڑی ہے بھلا

چلو شاباش نارمل کرو خود کو گھر جا کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اشفہ نے سمجھایا ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسوں صاف کئے

مگر جس طرح اشنا رو رہی تھی وہ خود بھی اندر سے کافی پریشان

ہو گئی تھی

ٹھیک ہے چلو اشفہ کی باتوں سے اس نے خود کو نارمل کیا وہ نہیں

چاہتی تھی کہ کوئی اس کی وجہ سے پریشان ہو مگر کچھ نا کچھ ایسا ہو

جاتا تھا کہ سب اس کے لئے پریشان ہو جاتے اور اب تو بات خود

اس کے دل کی تھی اس کا دل بھی پریشان تھا مگر کیوں بس سمجھنا باقی ہے۔۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن گھر پر ہی ارینج کیا گیا تھا لان کو برقی قمقموں اور پھولوں کی لڑیوں سے سجایا گیا تھا اس سب میں ساری محنت زوریز شاہ کی تھی کچھ ہی دیر میں براق خان کی فیملی مہندی لے کر آنے والی تھی اشفہ پریشان سی اشنا کے جوس لے کر جا رہی تھی تبھی زوریز شاہ اندر لاؤنج میں داخل ہوا اور اگلے ہی پل مبہوت سا اشفہ کو دیکھے گیا لائیٹ براؤن شرٹ اور فینسی غرارے میں وہ

بہت کیوٹ لگ رہی تھی اسے ہوش تو تب آیا جب زوار نے کسی کام کے لئے زوریز شاہ کو آواز لگائی

ھمم۔۔۔۔ ھنکارہ بھرتا وہ سگریٹ جلانے لگا مگر ارادہ ترک کرتے دوبارہ باہر نکلا اسے اب بلکل یاد نہیں تھا وہ کس کام کے لیے اندر آیا تھا یاد رہا تھا تو بس ایک کیوٹ سا چہرہ جو نظروں سے ہٹ نہیں رہا تھا

کیا مصیبت ہے۔۔۔ جھنجلا کر اس نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے پیشانی مسلی

سارا وقت اشفہ اشنا کے پاس تھی مہندی والے آ گئے کافی شور مچ چکا تھا

اشفا تھوڑا سائیڈ پر کھڑی ہو گئی مگر اس بار اس نے جو منظر دیکھا تھا وہ اس کے لئے کافی تکلیف دہ تھا نور زوریز شاہ پر جان لٹاتی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور زوریز شاہ بھی اس سے قہقہے لگا کر باتوں میں مگن تھا

کتنی ڈھیٹ ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔ کلس کر اس نے سوچا اشفہ کا دل چاہا زوریز شاہ کا سر پھوڑ دے اور ساتھ بیٹھی نور کو کچا چبا جائے مگر یہ دونوں کام ناممکن سے تھے زوریز شاہ لگ بھی بہت ہینڈسم رہا تھا اشفہ کے دل نے دھڑکنے میں رفتار پکڑی۔۔۔۔۔۔۔

اف ایک تو میں اس دل سے تنگ ہوں۔۔۔اپنے دل کی کہانی نظر انداز کرتی وہ منہ پھلا کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی نجانے کیوں اس کی آنکھیں بھیگی تھیں اشنا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اسے ہاتھ سے تھامے وہ دونوں لاؤنج سے ہوتی اپنے روم میں گئیں ساتھ ہی اشفہ کو سب جاننے کی جلدی تھی آخر اشنا کو کیا ہوا تھا وہاں۔۔۔۔۔۔

اشنا کا ہاتھ تھامے اندر جاتی اشفہ کو نور کے ساتھ باتوں میں مگن زوریز شاہ نے بڑی غور سے دیکھا اور اگلے ہی پل وہ نور سے الگ ہوا ایکسکیوز کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا زوریز شاہ اشفہ کو چڑا رہا تھا اور

وہ چڑ رہی تھی اچھے سے ایک دم زوریز شاہ کا چپ ہونا اور پھر وہاں سے اٹھ کر چلے جانا نور کو بہت چبھا تھا

جبکہ زوار شاہ اور ہارون شاہ نے خوب رونق لگا رکھی تھی ملے گلے میں کافی وقت بیت گیا بی جان نے کافی ڈھونڈا اشنا کو مگر انہیں ایک بار کے بعد وہ وہ نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ کشف نے جب اشنا کو دیکھا تو ایک پل کے لیے وہ مبہوت ہوئی تھی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی مگر اگلے ہی پل وہ نارمل ہوئی ایک جلن تھی جو اسے اشنا سے تھی مگر اب اسے جلن کا احساس بھی نہیں رہا اس نے دل پر پتھر رکھ کر زرداد خان کو بھلا دیا جو صرف اور صرف اشنا کا ہے یہ بات اسے دیر سے ہی سہی مگر سمجھ آ گئی تھی

اب بتاؤ اشنا اب مجھ سے صبر نہیں ہو رہا کیا ہوا کیوں رو رہی تھی تم کون رو رہا تھا کس کے رونے کی بات کر رہی تھی تم۔۔۔۔ایسا بھی کیا ہوا اچانک زرداد خان تو نہیں ہو سکتا سیکیورٹی ہی اتنی سخت ہے بھلا یہ ناممکن ہے پھر کس سے خوف زدہ ہو تم بتاؤ مجھے ۔۔۔۔کمرے میں آتے ہی اشفہ نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی

یہ تمہاری غلط فہمی کے زرداد خان نہیں آسکتا وہ آج دوسری بار آیا تھا وہاں پارلر میں اور پہلے اسی روم میں۔۔۔۔اشنا نے اپنا سر تھام کر کہا

کیا۔۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو تم مگر کیسے۔۔۔۔اشفہ کے چہرے سے پریشانی چھلکی

اشنا نے گہری سانس لے کر تمام بات بتادی۔۔۔۔

اشفہ ساری بات سن کر چپ سی ہو گئی

تو اب تمہیں پچھتاوا ہے اپنے کہے گئے الفاظ پر تم سے وہ روتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔۔۔۔اشفہ کافی دیر بعد بولی

میں نہیں سمجھ پارہی اپنی کیفیت وہ کہہ رہا تھا اب پکارو گی بھی تو نہیں آؤں گا مجھ سے نفرت کرو میں اسی لائق ہوں اشفہ کو بتاتے ہوئے اسے دوبارہ سے رونا آیا

یہ کیا ہو گیا اشنا۔۔۔۔وہ تم سے پیار کرتا ہے بے حد یہ میں جانتی ہوں وہ تمہیں بہت چاہتا ہے اپنے کئے پر شرمندا ہے بار بار بابا سے مافی مانگتا ہے مگر بابا نے کہا کہ جب تک تم معاف نہیں کرو گی کچھ نہیں ہو سکتا اور اسی لئے اس شادی پر بھی اسے آنے کی اجازت نہیں ہے جبکہ براق خان کزن ہے اس کا ایک گھر میں رہتے ہیں بی جان کے لیے کتنی تکلیف کی بات ہو گی یہ
۔۔۔۔۔اشفہ نے بھی اداسی سے کہا

میں تم سے ایک ہی بات بولوں گی اشنا تم خوش قسمت ہو کہ تم اپنے شوہر کی من چاہی ہو میری طرح ان چاہی نہیں۔۔۔۔یہ بات کرتے اس کی انکھوں سے آنسوں بہنے لگے وہ بھی تھک چکی تھی اب سب کچھ عجیب ہو رہا تھا جو اس کے بس سے باہر تھا زوریز شاہ اسے جلا رہا تھا اور وہ جل رہی تھی جبکہ وہ چاہتی تھی کہ اسے اس بات کی پرواہ بھی نہیں ہونی چاہئے مگر دل کا کیا کرتی جسے ہر بات کی پرواہ ہونے لگی تھی

اشنا کو گلے سے لگا کر اسے چپ کرانے لگی مگر کھڑکی سے باہر کھڑے زوریز شاہ نے ان دونوں کی باتوں کا ایک ایک لفظ سنا تھا

اچھا تم چپ کرو میں کھانا لے کر آتی ہوں بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔اشنا کو بول کر وہ اس سے الگ ہوئی اور کھانا لانے کے لئے روم سے باہر نکلی

زویز شاہ جا چکا تھا اپنے کمرے میں بیٹھا سگرٹ پر سگرٹ پھونکتا وہ صرف اشفہ کو سوچے گیا زرداد خان اس کے گھر آیا تھا اور وہ اس بات سے بلکل بھی انجان نہیں تھا حماد شاہ کے کہنے پر وہ خاموش تھا حماد شاہ جانتے تھے زرداد خان کسی نا کسی طرح اشنا سے ملنے کی کوشش کرے گا اور جب جب زرداد خان اشنا سے ملنے آیا یہ سب ان کے اور زوریز شاہ کے علم میں تھا زوریز شاہ چاہتا تو اشنا کے سائے کی بھی خبر نا ملتی زرداد خان کو مگر یہاں معاملہ کچھ الگ نوعیت کا تھا اشنا زرداد خان کی بیوی ہے یہ بات وہ اچھے سے قبول

کر چکے تھے اور حماد شاہ خود بھی یہی چاہتے تھے کہ اشنا کا کچھ ڈر خوف اترے مگر دوسری طرف زرداد خان ان سب باتوں سے انجان تھا کہ حماد شاہ اور زوریز شاہ سب جانتے ہیں کہ وہ ان کے گھر جا چکا ہے

مگر آج زوریز شاہ صرف اشفہ کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کا دلکش سراپا بار بار اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہا تھا وہ اداس سی سیدھی دل میں اتر رہی تھی اور وہ چاہتا آج وہ اسے سامنے بٹھا کر جی بھر کر دیکھے

کافی کی طلب محسوس ہوئی تو اپنے کمرے سے نکلا مگر اپنی اور اشنا کی بریانی کی پلیٹ بنا کر اسی کے روم کے آگے سے گزرنے لگی

کھلتا ڈور سیدھا اسے لگا اور لڑکھڑا کر گرنے لگی مگر تب تک زوریز شاہ نے اسے دونوں بازؤں سے تھام لیا آدھی بریانی پلیٹ سے گر چکی تھی مگر زوریز شاہ کے ہاتھ ڈھیلے ہونے کے بجائے اشفہ کی کمر پر مزید سخت ہوئے اور وہ آنکھیں پھاڑے اپنے اوپر جھکے زوریز شاہ کو دیکھے گئی جو صرف اور صرف اسے گھورنے میں مصروف تھا

ارادہ قتل کا ہے یا ہیں شکل کے مشتاق "
" وہ گھ-ورتے ہیں بہت سامنے بُلا کے مجھے

اشفہ انتظار میں تھی کہ کب وہ اسے چھوڑے اور وہ بھاگے یہاں سے مگر زویز شاہ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا باہر کسی آہٹ پر

وہ ایک دم سیدھا ہوا اور اشفہ کو چھوڑا جبکہ اشفہ دم سادھے آنکھیں میچیں اگلے مرحلے یعنی ڈانٹ کے لئے تیار کھڑی تھی زوریز شاہ نے دلچسپی سے یہ نظارہ دیکھا اور دیکھتا ہی رہا ایک ایک نقش وہ حفظ کر رہا تھا اشفہ نے اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے ساتھ اپنی ایک آنکھ ذرا سی کھول کر دیکھا مگر زوریز شاہ کو وارفتگی سے خود کو دیکھتے پا کر پہلے تو گڑبڑائی پھر بھاگنے کا سوچا اور اگلے ہی پل وہ اس میں کامیاب بھی ہوئی اور کمرے میں آکر دم لیا اشنا شائد واشروم میں تھی اس نے شکر کیا ورنہ وہ اس کی پھولی سانسیں دیکھ کر ضرور سوال کرتی

اشنا سے مل کر جب وہ نکلا تو بے انتہا غصے میں تھا۔۔۔۔۔۔

تم سمجھتی کیا ہو خود کو میں پاگل ہو رہا ہوں تمہارے لئے اور تم ہو کے مجھ سے نفرت کا اعلان کرتی پھر رہی ہو۔۔۔۔دور چلا جاؤں گا میں تم سے بہت دور اب واپس بھی نہیں آؤں گا

وہ خیالوں میں اشنا سے مخاطب تھا

اب زرداد خان اشنا کے لیے نہیں روئے گا اب بازی پلٹے گی اب اشنا زرداد خان کے لئے روئے گی اور وہ اسے نہیں ملے گا

۔۔۔۔۔وہ غصے میں تھا اسے نہیں پتا تھا وہ کیا بولے جا رہا ہے

گاڑی بے حد سپیڈ میں تھی اور زرداد خان کا غصہ اس سے بھی

زیادہ۔۔۔آنسوں اس وقت زرداد خان کے گالوں پر لڑھکے

۔۔۔۔۔

اور اگلے کچھ لمحوں زرداد خان سے گاڑی سنبھالنا مشکل ہوا تھا اور سیدھا کسی چیز سے گاڑی ٹکرائی

گاڑی کی بریک فیل ہوگئی تھی جس وجہ سے زرداد خان نے گاڑی بڑے سے درخت پر دے ماری اور نتیجہ یہ تھا کے وہ زخموں سے تیزی سے بہتے خون کے ساتھ کسی کو آواز بھی نہیں دے سکا اور آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہوئی تھیں

اس نے پھر غص◌ّے میں رکھا نہیں لفظوں کا خیال"

"میں نے بولا بھی تھا تیروں کی طرح لگتے ہیں

اشنا کے الفاظ زرداد خان کے دل کو لگے تھے وہ نفرت کرتی ہے اس سے یہ بات اسے چبھی تھی اور بری طرح چبھی تھی کہ اب زرداد خان خود اپنی ڈول سے ناراض ہو گیا تھا
اور اب اشنا کو واقعی زرداد خان کے لئے رونا تھا

مہندی کی رات ہی اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور آدھی رات تک وہ بے یارو مددگار خون سے لت پت اسی حالت میں اس ویرانے میں پڑا رہا

یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔۔میں نے اسے ہرٹ کر دیا ہے وہ ہر بار مجھ سے پیار سے بات کرتا ہے اور میں نفرت سے جواب دیتی آئی ہوں اسے کیا کروں کیسے بابا سے اس کا پوچھوں کتنا برا لگے گا ۔۔۔۔اپنی سوچوں میں بیٹھی اشنا نے خود کو کوساجب سے ساری حقیقت جانی تھی کہ زرداد خان کا نام لے کر اسے بد ظن کیا گیا ہے اس نے کوئی تشدد نہیں کروایا تب سے وہ کافی پر سکون تھی کہ باقی جو سب ہوا اس میں زرداد خان کا ہاتھ نہیں ہے وہ کب سے تیار ہو کر ایک ہی زاویے پر بیٹھی صرف اور صرف زرداد خان کو سوچے جا رہی تھی ارد گرد کا ھنگامہ بھی اس کی سوچوں کو توڑ نہیں سکا

برات آچکی تھی میرم اور براق خان کے نکاح کے بعد مبارک باد کا شور اٹھا تو وہ ہوش و حواس میں واپس لوٹی

میرم مہرون لہنگے میں بے حد پیاری لگ رہی تھی اور ہینڈ سم سا براق خان میرم کو بنا کسی کی پرواہ کئے جان لٹاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

چلو اشور خصتی ہونے والی ہے آؤ پھپھو سے مل لیں۔۔۔اشفہ نے پاس آکر اشنا سے کہا

کاش کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہو کہیں سے ہمیشہ کی طرح......اشنا کے دل میں خواہش جاگی مگر آج اسے ایسا کچھ محسوس نہیں ہوا یعنی وہ

روٹھ گیا ہے اس سے اداس اداس سی وہ اشفہ کے ساتھ سٹیج پر جانے لگی اسے اب زرداد خان کی توجہ چاہئے تھی مگر اب زرداد خان نے خود کو اشنا سے دور کر لیا تھا

کدھر جا رہی ہو تم دونوں۔۔۔؟ زہرہ بیگم نے ترچھی نگاہوں سے دونوں کو دیکھا

امی پھپھو سے ملنے۔۔۔اشفہ نے بولی

بی جان سے ملی ہو تم دونوں۔۔۔؟ خاص کر اشنا تم۔۔۔یہ تو نہیں سکھایا میں نے۔۔۔مانا کہ اس وقت تمہاری حالت ایسی نہیں تھی

مگر اب تم ٹھیک ہو چیزوں کو سمجھ رہی ہو اس سب میں بی جان کا کیا قصور ہے ہاں

۔زہرہ بیگم نے افسوس سے سر ہلایا اور اشنا کے خوب لتے لئے

سوری امی ابھی ملتی ہوں جا کر۔۔۔اشنا نے شرمندگی سے سر جھکا کر کہا

السلام علیکم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ ان کے قریب گئی۔۔۔

وعلیکم السلام میری گڑیا۔۔۔بی جان اشنا کو دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئیں

کہاں تھی بیٹا کافی دیر سے میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی

وہ آنٹی میں ۔۔۔۔۔۔ اشنا سے کوئی جواب نا بنا اب کیا بتاتی کے ان کے ہی بیٹے کی یادوں میں تھی

ارے چھوڑو ادھر آؤ میرے پاس ۔۔۔۔ بی جان نے اشنا کو اپنے پاس بٹھایا اور اس کا ماتھا چوما

آنٹی نہیں بی جان یا امی کہو بیٹا مجھے زیادہ خوشی ہوگی ۔۔۔۔

جی بی جان اشنا نے مسکرا کر کہا اشنا کو بی جان بہت پسند آئیں تھیں وہ کافی دیر ان کے پاس بیٹھی رہی۔۔۔۔اشنا کے خیال سے بی جان نے ایک بار بھی زرداد خان کا نام نہیں لیا جبکہ اشنا چاہتی تھی کہ وہ زرداد خان کے بارے میں باتیں کریں مگر کہہ نہیں سکی شرم جو آڑے آرہی تھی

وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ کہاں ہے وہ اس سے ملنا چاہتی ہے مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا

نفاست سے سجے سجائے کمرے میں بیٹھی میرم کب سے براق خان کا انتظار کر رہی تھی تازہ پھولوں کی مہک ایک الگ ہی سما

باندھ رہی تھی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسائے شرمائی لجائی سی میرم آہٹ پر سمٹ کر بیٹھی

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا براق خان بیڈ کر قریب پہنچ کر میرم کے پاس اپنی جگہ بتاتا بیٹھا میرم کے کپکپاتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیا اور ذرا سا جھک کر میرم کے ماتھے پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔۔ میرم کے حولے حولے لرزتے وجود کو اپنی باہوں میں قید کیا اور میرم کے سر کو اپنے سینے سے ٹکایا۔۔۔۔

آئی لویو۔۔۔۔ جذبات سے چور گمبھیر آواز میں براق خان نے جھک کر میرم کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔ میرم نے گھبرا

کر اپنی آنکھیں میچیں اور خود کو مکمل طور پر براق خان کے سپرد کیا۔۔۔۔دائیں ہاتھ سے لیمپ آف کرتے براق خان کے لبو کو ایک دھیمی سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔۔

صبح بڑی خوشگوار سی تھی میرم براق خان کے سینے میں منہ دیے سو رہی تھی جبکہ براق خان بڑی محبت سے اپنی شریک حیات کو دیکھ رہا تھا وہ بہت خوش تھا اس نے اپنی محبت کو پالیا آخر

آہستہ سے میرم کو خود سے الگ کیا کہیں اس کی نیند ناٹوٹ جائے اور خود اٹھ کر واشروم میں گھسا۔۔۔

مسلسل بجتے موبائل کی رنگ ٹون سے میرم کی آنکھ کھلی مندی مندی آنکھو سے ارد گرد دیکھا براق خان کہیں تھا مگر واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی

وہ اٹھ کر بیٹھی اور براق خان کا موبائل اٹھا کر دیکھا تو نمبر سیو نہیں تھا وہ اسی کشمکش میں تھی کہ کال اٹینڈ کرے یا نہیں مگر تب تک براق خان خود واشروم سے باہر آگیا میرم کو اپنا موبائل پکڑے دیکھا اور مسکرا کر آگے بڑھا

وہ آپ کا فون بج رہا تھا تو میری آنکھ کھلی۔۔۔۔ براق کے ہاتھ میں اس کا موبائل تھماتے میرم نے اپنے بال پیچھے

ھمم۔۔۔۔ٹھیک ہے تم بھی فریش ہو جاؤ پھر نیچے چلتے ہیں بی جان ناشتے پر انتظار کر رہی ہو نگی۔۔۔۔۔نرمی سے اس کے گال کو چھوتے براق خان نے میرم سے کہا تو وہ بلش کرتی پلٹی اور واشروم میں گھسی

کال تب تک دو بار بج کر بند ہو گئی تھی اور اب تیسری بار کوئی کال کر رہا تھا انجان نمبر دیکھ کر براق خان نے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔جی کون۔۔۔۔؟

مگر آگے جو کچھ سناپل بھر میں براق خان کی رنگت بدلی تھی وہ جلدی سے باہر نکلا بنا کسی کو بتائے گاڑی سٹارٹ کی اور یہ جا وہ جا ----

جبکہ کشف ---- براق خان کو اس طرح جلدی میں جاتے دیکھ کر ارے --- ارے ہی کرتی رہ گئی وہ بی جان کا پیغام لے کر آئی تھی کہ ناشتہ تیار ہے مگر براق خان سب کچھ نظر انداز کرتا جلدی سے باہر بھاگا

کیا ہوا کشف کہاں گیا براق --- بی جان نے کھڑکی سے دیکھ لیا تھا کے براق خان کتنی جلدی میں باہر نکلا ہے

پتا نہیں بی جان میں تو خود حیران ہوں بھائی نے میری طرف دیکھنا تو کیا میری ایک بھی نہیں سنی آخر کیا ہو گیا ایسا۔۔۔وہ بھی پریشان سی بولی

ہائے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے کشف فون کرو بیٹا براق کو کہیں زرداد کو تو کچھ نہیں ہو گیا کل سے نظر نہیں آ رہا ہے۔۔۔۔مجھے بتا کے بھی نہیں گیا۔۔۔۔رات سے ہی عجیب وسوسوں میں گھری تھی میں مگر اب لگ رہا مجھے کچھ اور ہی۔۔۔۔بی جان نے دل پر ہاتھ رکھا اور رونے لگیں

اللہ خیر کرے گا بی جان آپ پریشان مت ہوں پلیز۔۔۔۔میں کال کرتی ہوں براق لالہ کو آپ بس روئیں مت بھابھی نے آپ

کو روتا دیکھ لیا وہ بھی پریشان ہو جائیں گیں۔۔۔۔ کشف نے بی جان کو تسلی دی مگر وہ ماں تھیں ان کے دل کے لئے یہ تسلی ناکافی تھی

کب سے وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی

کیا پک رہا اب تمہارے دماغ میں۔۔۔؟ دیکھو اب اگر تم نے کوئی فضول حرکت کی نا تو میں بلکل بھی تمہارا ساتھ نہیں دینے والا سمجھی زوار شاہ نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا کافی دیر سے بیٹھا

وہ اشفہ کو پورے روم کے چکر لگاتے دیکھ رہا تھا زیادہ دیر رہا نا گیا تو بول پڑا

چپ کرو تم سوچنے دو مجھے کچھ۔۔۔۔۔۔اشفہ کو اس کی مداخلت بلکل پسند نہیں آئی

دیکھو میری بات سنو۔۔۔۔۔جو فضول حرکت تمہارے ذہن میں بن رہی ہے مجھے پہلے ہی بتاؤ تا کہ میں اپنا راستہ الگ کروں ۔۔۔۔۔زوار شاہ نے اب مزید اس کا ساتھ دینے سے انکار کیا

تو تم پہلے کونسا میری فوج بن کر کھڑے ہوتے تھے ساتھ سب سے پہلے تم بھاگتے ہو مجھے اس ہلاکو خان کے پاس چھوڑ کر اور ایسا

کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہے ہو میں تو بس اس جل ککڑی کے بارے میں سوچ رہی تھی دیکھا تھا تم نے وہ کیسے چنگیز خان کے ساتھ فرینک ہو رہی تھی اور وہ جلاد بھی پوری توجہ دے رہا ہے اسے ۔۔۔۔ ہونہہ ۔۔۔ سمجھتا ہے جل جاؤں گی میں آیا بڑا میری بلا سے جو مرضی کرے ۔۔۔۔۔ اشفہ پہلے ہی جلی بیٹھی تھی جبکہ زوار نے ایک ہی بندے کے ایک وقت میں تین نام سن کر کانوں کو ہاتھ لگائے

توبہ توبہ ۔۔۔۔ ویسے جلنے کی بدبو آ رہی ہے مجھے زوار شاہ نے آنکھیں مٹکا کر کہا

تم۔۔۔۔ تمہیں تو میں بتاتی ہوں ٹٹ پونجیئے کہیں کہ میرے ساتھ ہو یا اس جلاد کے ساتھ۔۔۔۔اشفہ نے صوفے پر چڑھ کر زوار شاہ کے بال اپنی مٹھی میں جکڑے

ہائے امی۔۔۔ پلیز مری مدد کریں چڑیل چمڑ گئی ہے مجھے ۔۔۔زوار شاہ نے کچن سے نکلتی صبا بیگم کو دیکھ کر دہائی دی

اشفہ یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔صبا بیگم کچھ بولتیں اس سے پہلے ہی زہرہ بیگم بول پڑیں

امی یہی طریقہ ہے اس مگرمچھ کو سیٹ کرنے کا آیا بڑا ناساں چوڑا ۔۔۔میری سائیڈ چھوڑ کر یہ اپنے جلاد بھائی کا ساتھ دینے کا

سوچ بھی کیسے سکتا ہے۔۔۔اشفہ پر زہرہ بیگم کی گھوری کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا

چھوٹی امی مجال ہے جو میں نے بھائی کی سائیڈ لی ہو بس یہی کہا تھا جلنے کی بو آرہی ہے تو آگے آپ دیکھ لیں میرے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اس گھر میں۔۔۔۔زوار شاہ اپنے بالوں کی رہائی چاہتا تھا جلد سے جلد مگر اسے ناممکن لگا کیونکہ اشفہ نے مزید زور لگایا تھا زوار شاہ تلملا کر رہ گیا

چھوڑ اسے میں کہتی ہوں دیکھ نہیں رہی بچا درد سے بلبلا رہا ہے چہرہ سرخ ہو گیا ہے اسکا۔۔۔زہرہ بیگم کے ہاتھ اپنی چپل کی طرف گئے

جبکہ صبا بیگم کو اشفہ کا ذہنی توازن بگڑا ہوا محسوس ہوا

چھوڑ اسے۔۔۔۔زہرہ بیگم نے اپنی چپل سے اشفہ کا نشانہ لیا

نہیں۔۔۔امی۔۔۔چیخ مار کر صوفے سے اترتی وہ زوار شاہ کو اپنے آگے کر گئی اور چپل سیدھی زوار شاہ کے سینے پر لگی اب تو زوار شاہ سچ میں بلبلایا تھا مگر کچھ کہہ نہیں سکتا تھا آج تو اشفہ نے اپنے اگلے پچھلے سارے بدلے ایک ہی بار میں لئے تھے اشفہ بھاگ کر کمرے میں بند ہو چکی تھی اور زہرہ بیگم زوار شاہ کا سر سہلا رہی تھیں جہاں سے اشفہ نے اس کے بال پکڑے تھے

تھوڑی دیر بعد آہیستہ سے دروازہ کھول کر اس نے سر نکالا

۔۔۔۔۔

ویسے تمہارے ساتھ ہونا یہی چاہئے ناساں چوڑے

۔۔۔۔ایک بار پھر اشفہ زوار شاہ کو چڑا کر کمرے میں بند ہوئی تھی جبکہ زہرہ بیگم کا غصہ دیکھنے لائق تھا

ایک بار آجائے آج اس کا باپ اس کا تو میں علاج کرتی ہوں

۔۔۔زہرہ بیگم بڑبڑائیں جبکہ زہرہ بیگم نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھاما ہوا تھا

کھانا کھانے کے بعد سب سوچ ہی رہے تھے کہ میرم سے ملنے جاتے ہیں ولیما تو دو دن بعد کا تھا اور براق خان نے ناشتا لانے سے منع کیا تھا کیونکہ ان کے خاندان میں یہ رواج نہیں تھا کے شادی سے اگلے دن دلہن والے دلہا کے گھر ناشتہ لے جائیں تو بہروز شاہ اور حماد شاہ کو میرم کو بہت یاد آ رہی تھی تبھی سب نے حامی بھری بہروز شاہ نے سب کو تیار ہونے کا آرڈر دیا

حماد شاہ ابھی براق خان کو کال کر کے بتانے والے تھے کہ وہ سب اس کی طرف جانے کے لئے نکل رہے ہیں مگر براق خان کو ہی لاؤنج میں دیکھ کر سب حیران ہوئے براق خان کے چہرہ بے حد سرخ تھا اور وہ بہت جلدی میں لگ رہا تھا

زرداد خان کا بہت بری طرح ایکسینٹ ہوا ہے میں ہاسپٹل جا رہا ہوں جلدی چلیں میرے ساتھ۔۔۔۔ براق جس جلدی میں نکلا تھا زوریز کو کال کر کے انفارم کرنا بھول گیا راستے میں ہی شاہ ولا دکھا تو جلدی سے ان سب کو بتانے آیا

نہیں۔۔۔۔ یہ کیسے ہو گیا۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔ پلیز اسے بچا لیں وہ دور چلا جائے گا مجھ سے۔۔۔ اشنا نے جیسے سنا چیخنے لگی اور حماد شاہ کو جھنجھوڑ کر بولنے لگی جبکہ اشنا کی یہ حالت دیکھ کر سب ہی چونکے تھے کہاں وہ زرداد خان کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی تھی اور اب یہ سب

یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔زہرہ بیگم صوفے پر ہی ڈھے گئیں جو بھی تھا جیسے بھی تھا زرداد خان آخران کا داماد ہے

اشنا بھی ساتھ جانے کی ضد کرنے لگی مگر حماد شاہ ایسا نہیں چاہتے تھے۔۔۔اشنا جو ابھی صرف خبر سن کر ہی قابو میں نہیں آ رہی تھی وہ اگر زرداد خان کی دیکھ لیتی تو مشکل ہو جاتا سنبھالنا

زوریز شاہ نے ہارون شاہ کو اشارہ کیا اور خود براق خان کے پیچھے بھاگا ہارون شاہ اشارہ سمجھ کر اشنا کو قابو کرنے لگا جو چیختی جا رہی تھی اور تھوڑی ہی دیر بعد بے ہوش ہو گئی

وہ مجھ سے دور چلا جائے گا امی مجھ اس کے پاس جانا ہے

۔۔۔۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد جب وہ ہوش میں آتی تو بس یہی

کہتی جبکہ زہرہ بیگم نے اپنے آنسوں صاف کیئے یہ وقت ان کے

لئے بھی مشکل تھا کیوں کہ ان کی بیٹی ازیت میں تھی

زخموں سے چور پڑے زرداد خان کو کسی مہربان ہاتھوں نے اٹھایا

اور اپنے ٹرک میں ڈالا وہ ایک ٹرک ڈرائیور تھا اپنا کام ختم کر کے

گھر کو جارہا مگر راستے میں اسے زرداد خان اپنی گاڑی سمیت نظر

آیا تو وہ فوراً اس کی مدد کو لپکا اور اسے ہاسپٹل پہنچایا۔۔۔۔۔

گاڑی کے باہر گرا زرداد خان کا موبائل بھی چکنا چور ہو چکا تھا ڈاکٹر فیصل بھی پریشان تھے کہ کیسے اس کے گھر والوں کو انفارم کرے آخر انھوں نے سوچا پولیس کی مدد لی جائے مگر اس سے پہلے ہی نرس نے آکر بتایا کے ایکسیڈنٹ والے لڑکے کو تھوڑا بہت ہوش آیا ہے

پٹیوں میں جکڑے زرداد خان سے بہت مشکل سے ڈاکٹر فیصل نے براق خان کا نام سنا زرداد خان کے لئے بولنا مشکل تھا مگر ٹوٹے الفاظ میں براق خان کا نمبر کہا تو ڈاکٹر فیصل نے ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگائی اور براق خان کو کال کی اور اب براق خان سمیت حماد شاہ اور زوریز شاہ بھی موجود تھے باقی سب بھی

پہنچنے والے تھے زرداد خان ایک بار ہوش میں آکر دوبارہ سے

سے بے ہوشی میں جاچکا تھا

جی پیشنٹ ابھی خطرے سے باہر ہے مگر چوٹیں شدید آئیں ہیں

ان کا بے حد خیال رکھنا ہوگا ہر وقت ان کے پاس کسی کا ہونا

ضروری ہے اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں انہیں دشواری ہوگی تو

اس بات کا خاص خیال رکھیں باقی میڈیسن بھی ٹائم پر انہیں دیتے

رہیں تو جلدی ریکور کریں گے۔۔۔۔

ڈاکٹر فیصل نے بی جان کو دیکھ کر کہا

بی جان جب سے آئیں تھی مسلسل رو رہیں تھیں براق خان بھی کافی پریشان بیٹھا تھا جبکہ حماد شاہ اور بہروز شاہ ایک سائیڈ پر بینچ پر بیٹھے تھے جبکہ زوریز شاہ ایک بار پھر ڈاکٹر سے مکمل ڈیٹیل لے رہا تھا

اچانک بی جان اٹھیں اور سیدھا حماد شاہ کے سامنے جا کر کھڑی ہوئیں حماد شاہ بھی ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے

بھائی صاحب یہ دیکھیں میرے جڑے ہاتھ۔۔۔۔۔بی جان نے ہاتھ جوڑے

آپ لوگ نکاح کی اہمیت کو اچھے سے جانتے ہیں اشنا زرداد خان کی بیوی اور میری بہو ہے اب جو حالت زرداد خان کی ہے ابھی ڈاکٹر سب بتا گیا ہے تو اس کی بیوی کا اس کے پاس ہونا ضروری ہے جو ہر پل ہر لمحہ اس کے پاس موجود ہو میری بوڑھی ہڈیوں میں اب اتنی جان کہاں اور براق بھی اب اپنی فیملی والا ہے اس نے بزنس بھی ساتھ ساتھ دیکھنا ہوتا ہے وہ کب تک دیکھ بھال کرے گا بھلا آپ لوگ پلیز ہمیں اشنا کی رخصتی دیں یہی سہی وقت ہے باقی ولیما ہم زرداد خان کے ٹھیک ہو جانے پر دھوم دھام سے کر لیں گے۔۔۔۔

ارے بی جان یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔ حماد شاہ کے کچھ بولنے سے بھی پہلے براق خان اٹھا اور بی جان کے جڑے ہاتھوں کو تھام کر چوما

حماد شاہ نے بہروز شاہ کو دیکھا تو بہروز شاہ نے اثبات میں سر ہلایا اشنا کی جو حالت وہ لوگ دیکھ کر آرہے تھے انہیں بھی بی جان کی بات ٹھیک ہی لگ رہی تھی

ٹھیک ہے زرداد خان کو شفٹ کروا کر آپ لوگ کل ہی آ کر اپنی امانت لے جائیں اس کام میں اب مزید دیر ٹھیک نہیں۔۔۔ مگر میری بیٹی کا بہت خیال رکھیے گا وہ بہت حساس ہے میں نے دل پر پتھر رکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ذہن میں

رکھیں گے آپ لوگ کے میری بیٹی لاوارث نہیں ہے حماد شاہ نے بی جان کی بہت بڑی مشکل آسان کی تو وہ خوشی سے کھل اٹھیں جبکہ براق خان نے بھی شکر کا سانس لیا کہ اب وہ بھی زرداد خان کو اس اجڑی حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا

بہت شکریہ بھائی صاحب۔۔۔آپ نے موقع کی نزاکت کو سمجھا

حماد شاہ نے سر ہلایا اب وہ کیا کہتے ان کی اپنی اشنا اب زرداد خان کے پاس آنے کی ضد میں تھی اور اشنا کو اب مزید تکلیف میں دیکھنا ان کے بس سے باہر تھا

چلو جی اشو۔۔۔۔ تمہارا معاملہ تو ہوا سیٹ۔۔۔۔اشنا کو تیار کرتی اشفہ نے اشنا کو چھیڑا

اشنا ابھی خود بھی مکمل ٹھیک نہیں تھی کل سے بار بار بے ہوش ہوئی تھی اور ساتھ میں تیز بخار اس کے اثرات ابھی باقی تھے نکاہت زدہ سی وہ بس زرداد خان کے پاس جانے پر خوش تھی وہیں افسردہ بھی کہ وہ اس گھر سے جا رہی ہے۔۔۔۔۔ یہ کیسی رخصتی تھی جس میں لہا پٹیوں میں جکڑا بیڈ ریسٹ پر تھا اور وہ باقی بڑوں کے ساتھ اس کے گھر جائے گی ذہن میں یہ سب باتیں گردش کر رہیں تھی جبکہ دل صرف زرداد خان کا نام لے رہا تھا وہ

روایتی دلہنوں کی طرح تیار نہیں ہوئی تھی گرین رنگ کے لان کے پرنٹڈ سوٹ میں اونچی پونی ٹیل بنائے ہلکی سی پنک لپ اسٹک لگائے آنکھوں میں کاجل زبردستی اشفہ نے لگایا تھا اشفہ تو اسے پورا سجانا چاہتی تھی پر اشنا کے منع کرنے پر چپ رہی مگر جتنا اسے تیار کیا تھا وہ لگ بہت پیاری رہی تھی زرداد خان واقعی خوش ہو جاتا اسے دیکھ کر اشفہ نے سوچا

زہرہ بیگم اور حماد شاہ نے ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ اسے رخصت کیا بی جان کے ساتھ براق خان اور میرم نے اشنا کو لینے آئے تھے

اشنا کے جانے کے بعد گھر کا ماحول کافی افسردہ سا تھا زوریز شاہ اشنا کے ساتھ اس کا ضروری سامان خود چھوڑنے گیا تھا

اشفہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ زہرہ بیگم کو چپ کروائے یا حماد شاہ کو یا اپنے آنسوں صاف کرے۔۔۔ بہروز شاہ بھی آج روئے تھے اور صبا بیگم کو بھی چپ سی لگی تھی مگر سب کی دل سے ہی یہ دعا تھی کہ اشنا زرداد خان کے ساتھ خوش رہے سب جانتے تھے یہ رخصتی تھوڑی عجیب ہے مگر وقت کا تقاضا یہی تھا کہ اشنا کو زرداد خان کے پاس ہونا چاہئے۔۔۔۔

میرم نے حماد شاہ کو بہت تسلی دی تھی کہ وہ وہاں اشنا کا بہت خیال رکھے گی حماد شاہ کو بھی اسی بات سے سکون تھا کہ میرم پر انہیں بے حد بھروسہ ہے

مگر بیٹی کی رخصتی بڑے سے بڑے حوصلے والوں کی آنکھیں نم کر دیتی ہے۔۔۔۔۔یہی دنیا ہے اور یہی دنیا کا دستور۔۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے اس کے کمرے میں قدم رکھا تھا زرداد خان دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھا اسے اس طرح زخمی حالت میں پٹیوں میں جکڑے میں دیکھا تو تڑپ کر آگے بڑھی مگر بلکل اس کے پاس جانے کی ہمت نا کر سکی وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی روتے روتے اس ہچکی بندھ چکی تھی وہ کیا تھی

اور کیا ہو گئی اس کی زندگی میں بہت بڑا چیلنج آیا تھا اس کا دل بہت ڈر گیا تھا کہ کہیں وہ واقعی اس سے دور نا چلا جائے اور زرداد خان کی اس حالت کی ذمہ دار وہ خود کو سمجھتی تھی

لیڈیز پرفیوم کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی اسے رونے کی آواز آ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی کافی دیر تک وہ چھت کو گھورتا رہا اور اس آواز کو پہچاننے کی کوشش میں اٹھنا چاہا پر وہ خود سے نہیں اٹھ سکتا تھا اسے کسی سہارے کی ضرورت تھی

پپ۔۔۔ پانی۔۔۔ زرداد خان نے ٹوٹے الفاظ میں پانی مانگا

اشنا نے ایک دم سر اٹھایا اور اٹھ کر جلدی سے بیڈ تک پہنچی سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور جلدی سے زرداد خان کے منہ سے گلاس لگانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر اشنا کو دیکھ کر وہ لیٹے لیٹے فریز ہوا تھا وہ حیران تھا اپنی قسمت پر ایک بار پھر وہ اس کا امتحان بنی اس کے سامنے تھی ماتھے پر تیوری لئے زرداد خان نے اشنا کو دیکھ کر اپنا منہ دوسری طرف کر لیا جس کا مطلب تھا اسے نہیں پینا۔۔۔۔

تت۔۔۔ تم۔۔۔ کک۔۔۔ کیا کر رہی ہو یہاں جاؤ اپنے گھر واپس۔۔۔ رک رک کر زرداد خان نے الفاظ ادا کئے

میں۔۔۔۔وہ کچھ پل رکی۔۔۔میں نہیں جاؤں گی میرا گھر یہی ہے بھیگی آواز لئے اشنا نے کہا وہ زرداد خان سے ایسے رویے کی امید ہر گز نہیں رکھتی تھی وہ تو سمجھی تھی اسے دیکھ کر وہ خوش ہو گا مگر یہاں عجب ہی سب چل رہا تھا

میں نے کہا جاؤ یہاں سے۔۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو بی جان کو بھیجو میرے پاس اس کمرے سے کیا اس گھر سے بھی چلی جاؤ میرا منحوس سایا تمہیں برباد نا کر دے کہیں پلیز چلی جاؤ یہاں سے اپنی زندگی کی نئی شروعات کرو میرے ڈر کے بنا اب میں تمہارے کسی راستے میں تمہیں نہیں ملوں گا۔۔۔تم چاہوں تو میں تمہیں۔۔۔طلا۔۔۔۔

ہاہ۔۔۔۔۔نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔اشنانے زرداد خان کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا

نہیں پلیز۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔ایسا کچھ مت کہنا مم میں جاتی ہوں اس کمرے سے باہر بی جان کو بھیجتی ہوں پر تم ایسا کچھ مت کہنا پلیز کچھ مت کرنا ایسا۔۔۔ بھیگی آواز میں کہتی وہ زرداد خان کو دیکھے گئی جو اسے نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اس سے مکمل دور جانے کی بات کر رہا تھا اشنا بے یقینی سے زرداد خان کو دیکھا یہ وہ زرداد خان تو بلکل نہیں تھا جو جو اشنا پر اپنی جان چھڑکتا تھا یہ زرداد خان تو بلکل انجان بن رہا تھا اس سے بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتی اس کمرے سے باہر نکلی اور سیدھا بی جان کے کمرے میں جا کر بیڈ پر

بیٹھی بی جان سے لپٹ گئی۔۔۔اس کا وجود ہچکیوں سے ہل رہا تھا

بی جان ایک دم گھبرائیں

کیا ہوا میرا بچہ۔۔۔۔۔اشنا کو سیدھا کر کے اس کے چہرے بال

ہٹاتے پوچھا

بی جان۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔ مجھ سے روٹھ گئے ہیں۔۔۔ کہہ

کر پھر سے رونے لگی

ٹھہر جا اس کا تو میں علاج کرتی ہوں تم دل چھوٹا نا کرو۔۔۔میں

دیکھتی ہوں اسے بی جان خود حیران تھیں آخر زرداد خان کو کیا

ہوا وہ تو اشنا کے لئے پاگل تھا اسے سامنے دیکھ کر زرداد کو خوش

ہونا چاہئے تھا نا کہ روٹھ کر بیٹھ جائے بی جان اپنی ہی سوچوں میں غلطاں زرداد خان کے کمرے میں گئیں بی جان نے اپنی طرف سے یہ سب زرداد خان کے لئے سرپرائز رکھا تھا زرداد خان کچھ بھی نہیں جانتا تھا بی جان سمجھیں تھیں کہ اس طرح سرپرائز دینے سے وہ بے انتہا خوش ہو گا اور جلدی جلدی ٹھیک ہو گا مگر سب کچھ توقع کے خلاف تھا

یہ کیا کیا تم نے زرداد۔۔۔کیا کہا ہے اس معصوم بچی کو یہ سب میں نے تمہاری خاطر کیا ہے دیکھو آ گئی ہے تمہاری ڈول تمہارے پاس تم یہی چاہتے تھے نا۔۔کیوں روٹھ کر بیٹھے ہو اس سے ہاں بی جان نے زرداد کے پاس آتے ہی سوال پر سوال کیا

آپ نے یہ سب کیا کیا بی جان مجھ سے پہلے پوچھتیں تو آپ کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔زرداد خان نے شاکی نظروں سے بی جان کو دیکھا جو اسے گھورے جا رہیں تھیں

واہ بہت خوب کہی بیٹا تم نے۔۔۔۔سارا شہر جانتا ہے کہ زرداد خان کیا چاہتا ہے اس کی چاہت صرف اور صرف اشنا ہے اور یہ فیصلہ مجھے تم سے پوچھ کر کرنا چاہئے تھا اب ایسے دن آگئے بھی جان نے بھی دوبدو جواب دیا

اب بہت کچھ بدل چکا ہے بی جان وہ صرف مجھ سے نفرت کرتی ہے زرداد خان بدل گیا ہے بی جان اشنا زرداد خان کی چاہت نہیں رہی اس نے زرداد خان کو خود سے دور کر دیا ہے بی جان اور اب

اگر وہ یہاں آبھی گئی ہے ہمدردی یا گھر والوں کے دباؤ میں آکر اس نے یہ فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔وہ بھی ضبط کے ساتھ بولا

بی جان یہ جھوٹ بول رہے ہیں میں کسی کے دباؤ میں آکر یہاں نہیں آئی میری اپنی مرضی شامل ہے اس میں اور آپ انہیں ڈانٹیں مجھے طلاق کا بول رہے ہیں۔۔۔ایک دم اشنا سامنے آئی جو بی جان کے پیچھے ہی سب سن رہی تھی اب رہا نا گیا روتے روتے کہا

اشنا کو اس طرح دیکھ کر زرداد خان نے ایک بار پھر اپنا رخ موڑا

ہائے میں مر گئی تجھے شرم نہیں آئی یہ الفاظ منہ سے نکالتے ہوئے بی جان نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا

بی جان اسے کہیں پوری بات بتائے میں نے کہا ہے اگر یہ ایسا چاہتی ہے تو رخ موڑے ہی جواب آیا

چپ بلکل چپ۔۔۔۔ کوئی بکواس کی تو بی جان تیرے لئے سمجھ مر گئی

زرداد خان تڑپ کر سیدھا ہوا

بی جان۔۔۔اس سے پہلے کے زرداد خان کچھ بولتا بی جان نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید کچھ کہنے سے روکا جبکہ اشنا اپنی کپکپاتی ٹانگوں کے ساتھ وہی بی جان کے پہلو میں بیٹھی زرداد خان نے ترچھی نگاہوں سے اشنا کو دیکھا پہلے دور جانا چاہتی تھی اب جب وہ اسے دور کرنا چاہ رہا ہے تو یہ بھی برداشت نہیں مگر اشنا کا یوں پھوٹ پھوٹ کر رونا اسے ڈسٹرب کر رہا تھا اس کی محبت اسے ایسا کرنے سے روک رہی تھی مگر اس بار وہ دل کی نہیں دماغ کی سن رہا تھا

بی جان اشنا کو سمجھا بجھا کر اپنے روم میں گئیں تو وہ وہیں صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو گئی

زرداد خان رخ موڑے ہی رہا یہاں تک کہ ہچکیوں کی آواز بند ہوئی تو وہ سیدھا ہوا

رویا رویا سا چہرہ مٹے مٹے سے آنسوں اسکی دلکش کو بڑھا گئے وہ یک ٹک اپنی ڈول کو دیکھے گیا ایک بار پھر سے یہ وجود اس کے لئے امتحان بنا تھا اس کے وجود سے نظر ہٹاتا وہ اب ایسا انجان بنا کے جیسے اس کے علاوہ اس کمرے اور کوئی نہیں ہے آہستہ سے کروٹ بدلتا وہ دوبارہ سے سونے لگا

صبح وہ زرداد خان سے پہلے اٹھ گئی تھی

نماز ادا کر کے اس نے بی جان کے کمرے کا رخ کیا نماز پڑھتی بی جان کے پاس ہی بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگی

تو کمرے سے کھٹ پٹ کی آواز آئی وہ جلدی سے اٹھ کر زرداد خان کے پاس پہنچی وہ بیڈ سے اترنا چاہ رہا تھا پر اسے تکلیف کا سامنا تھا اشنا نے جلدی سے آگے بڑھ کر زرداد خان کو سہارا دینا چاہا پر زرداد خان نے اس کے نازک سے ہاتھ کو جھٹک دیا اور اپنی تکلیف برداشت کرتے خود ہی واشروم گیا

زرداد خان کا یوں جھٹکنا اشنا کی آنکھوں میں آنسوں لے آیا تھا وہ چپ چاپ اپنے آنسون پیتی صوفے جا کر بیٹھ گئی کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا لڑکھڑاتے ہوئے واپس بیڈ پر پہنچا

کہا نا دور رہو مجھ سے خاص طور پر میرے ہر کام سے میں خود کر سکتا ہوں سب مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔۔۔۔بھاری لہجے میں الفاظ ادا کئے گئے

اب کی بار اشنا کو بھی غصہ آیا۔۔۔وہ ایک دم اٹھی اور زرداد خان کے سرہانے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے آپ کے کام کرنے کا آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں میں آپ سے سوری کر رہی ہوں اور آپ ہیں کے نخرہ دکھا رہے ہیں۔۔۔شوق سے کریں اپنے سارے کام میری

بلا سے روٹھے سے لہجے میں کہتی اشنا نے ایک بار پھر سے اپنے آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکا

بس اتنی برداشت تھی تمہاری لگ نہیں رہا تم اپنی مرضی سے آئی ہو۔۔۔ بات بات پر تمہارے آنسوں نکل آتے ہیں اور باتیں دیکھو اپنی ذرا۔۔۔ ابرو اچکا کر کہا گیا

آپ کو اس سے کیا۔۔۔ میں جیسے بھی آئی ہوں بس آگئی ہوں نا غنیمت جانیں۔۔۔ وہ واقعی رونے لگی تھی

بہت بڑا احسان کیا آپ نے مجھ اشنا حماد شاہ ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتا زرداد خان اشنا کو مزید تپا گیا

جی نہیں اشنا زرداد خان او کے آئی سمجھ اپنے بھیجے میں یہ بات بٹھا لیں۔۔۔۔ ساتھ ہی اٹھ کر وہ اس کے قریب آئی اور اس کے سر پر دو انگلیاں مارتے ہوئے بولی۔۔۔اس کا نازک سراپا اب زرداد خان کے بلکل سامنے تھا مگر اسے نظر انداز کر تابی جان کو آواز دینے لگا

زرداد خان کے اس طرح کرنے سے اشنا ایک دم چپ ہوئی زرداد خان کا اگنور کرنا اسے تکلیف دے رہا تھا

اشنا نے رات سے کچھ نہیں کھایا تھا وہ منہ پھلا کر اٹھی اور میرم کے پاس جا کر زبردستی نوالے لینے لگی دماغ صرف اور صرف

زرداد خان پر لگا تھا مگر وہ اس کی پرواہ بلکل نہیں کر رہا تھا اشنا حساس طبیعت کی مالک تھی زرداد خان کا اگنور کرنا اسے کھل رہا تھا اسے بات بات پر رونا آرہا تھا وہ کرے تو کیا کرے آخر میرم سے نگاہیں چرا کر اشنا نے اپنے آنسوں صاف کیے۔۔۔اور اشفہ کو سے بات کرنے کا سوچا میرم کو وہ بلکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی مگر میرم بھی اس سب سے انجان نہیں تھی میرم چاہ رہی تھی اشنا اپنی زندگی میں خود آگے بڑھے اپنی ذاتی سوچ کے ساتھ تاکہ اسے آگے جا کر کوئی مسلہ نا ہو زرداد خان کے ساتھ زندگی گزارنے پر۔

وہ کب سے بیٹھی زوار شاہ کا سر کھا رہی تھی

او میری ماں جان چھوڑو میری۔۔۔ فضول بک بک کئے جا رہی ہو ایسا کچھ نہیں جب بھائی کا نکاح تم سے ہو چکا ہے تو وہ کیوں باہر منہ ماریں گے یہ غلط فہمی ہے تمہاری اور اس کے سوا کچھ نہیں

۔۔۔۔۔

۔زوار شاہ نے سر پکڑ کر کہا

ٹھیک ہے مت مانو تم میری بات۔۔۔پر ہو گا یہی کچھ
۔۔۔۔اب مجھے نہیں پتا مجھے لے کر چلو میری دوست کی برتھ
ڈے ہے آج لے چلو گے نا۔۔۔منہ بناتی اشفہ نے کہا

اچھا ٹھیک ہے ماسی مصیبتے لے چلوں گا پہلے میرے براؤن والے
کپڑے پریس کر دو شاباش جلدی سے۔۔۔۔
زوار شاہ نے بھی ٹھنک کر کہا تو اشفہ نے اسے ایک زبردست
گھوری نوازا

میری پیاری بہن پلیز۔۔۔۔
اب کے زوار شاہ نے معصوم سی شکل بنا کر اشفہ کی منت کی

بل بتوڑے لگ رہے منہ سیدھا کرو اپنا۔۔۔

صوفے سے کشن اٹھا کر اس پر مارتی وہ اس کے کپڑے پریس کرنے کے لئے اٹھی جبکہ زوار شاہ نے کشن کیچ کرتے اپنی بتیسی کی نمائش کی

وہ گفٹ لینے کے لئے شاپ میں گھسی تو زوار شاہ نے تپ کر اسے دیکھا

پہلے سے ہی اس کا بندوبست کر کے بیٹھنا تھا نا تم نے صرف دوست کے گھر تک کی بات کی تھی۔۔۔اب ایک گھنٹہ تو ادھر ہی لگا لو گی تم میرے میچ کا کیا ہو گا۔۔۔وہ سچ میں بھنایا

چپ کرو تم۔۔۔۔میں نے بھی تمہارے دو ڈریس پریس کیئے ہیں زیادہ بنو مت میچ کل کھیل لینا شان بے نیازی سے کندھے اچکاتی آگے بڑھی جبکہ زوار شاہ نے دانت پیسے

تمہاری کوئی بات نہیں ماننی ہی چاہیے بلکل سہی ٹکرا ہے تمہیں وہ ہلاکو خان وہ تمہیں سیدھا کر کے رکھے گا ان کے سامنے تو ایک لفظ نہیں نکلتا منہ سے تمہارے ویسے بڑی بہادر بنی پھرتی ہو ۔۔۔۔زوار شاہ اب کہاں چپ رہنے والا تھا اس کا میچ جو برباد ہو گیا تھا اشفہ کی وجہ سے

ان کی نوک جھوک جاری تھی کہ اشفہ جھٹکا کھا کر رکی

شش۔۔۔چپ کر وہ دیکھو۔۔۔اشفہ کا لال انگارہ چہرا دیکھ کر زوار شاہ نے بھی اسی کی سیدھ میں دیکھا جہاں اشفہ دیکھ رہی تھی

زوریز شاہ پاس ہی فوڈ پوائنٹ سے کچھ پیک کروا رہا تھا مگر ساتھ ہی نور کھڑی تھی اور نور کے ساتھ ایک اور لڑکا تینوں کسی بات پر ہنس رہے تھے مگر اشفہ کو یہ منظر دیکھنے میں ذرا دلچسپی نہیں تھی بے انتہا بگڑے موڈ کے ساتھ وہ شاپ سے باہر نکلی اور زوار شاہ کو بھی اشارہ کیا بنا گفٹ خریدے زوار شاہ کو گھر چلنے کا کہا ۔۔۔جبکہ زوار نے بہت کہا گفٹ لو اور برتھڈے پر چلو مگر اشفہ نے کوئی رسپونس نا دیا چار و نچار زوار شاہ کو واپس گاڑی گھر کی طرف موڑنی پڑی

غصے اور جلن کی ملی جلی کیفیت میں گھر پہنچی تو رات کو ایک اور جھٹکا اسے لگا سب بڑے اس کی رخصتی کی بات چھیڑے بیٹھے تھے اور میرال نے بتایا کے سب زوریز شاہ کی مرضی سے ہو رہا ہے ۔۔۔ باقی کی بات وہ نہیں سن سکی دھواں دھواں چہرہ لئے ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگی

ایسا تو میں ہر گز نہیں ہونے دوں گی ۔۔۔ ایک دم فیصلہ کیا اور تن فن کرتی زویز شاہ کے سر پر پہنچی

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو ۔۔۔ ایک طرف آپ مجھے پسند نہیں کرتے دوسری طرف آپ رخصتی کے لئے ہاں کر چکے ہیں اور

ایک طرف سے نور کے ساتھ بھی چکر چلا یا ہوا ہے میں نہیں رہوں گی آپ کے ساتھ آپ اپنی نور سے ہی شادی کریں مجھے ابھی کے ابھی طلاق چاہیے۔۔۔۔۔۔سنا آپ نے۔۔۔۔۔وہ زویز شاہ کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر پھٹ پڑی مگر اگلے ہی پل زوریز شاہ کا ہاتھ اٹھا اور ایک زناٹے دار تھپڑ اشفہ کے منہ پر مار اوہ تھکا ہارا آیا تھا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اشفہ اس کے سامنے طلاق کا مطالبہ لئے کھڑی تھی زوریز شاہ کا دماغ گھوما

اشفہ گنگ سی کھڑی رہ گئی

طلاق چاہیے تمہیں۔۔۔آؤ میں تمہاری یہ خواہش بھی پوری کرتا ہوں۔۔۔۔بیوی ہو نا میری تم۔۔۔نکاح ہوا ہے نا ہمارا

۔۔۔۔تو طلاق تو میں تمہیں دے دیتا ہوں پہلے مجھے میرا حق دو

۔۔۔۔

وہ بولتا جارہا تھا اور ساتھ ساتھ اشفہ کو گھسیٹتے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لا کر بیڈ پر پٹخا اشفہ کے تو سچ مچ چھکے چھوٹے تھے

طلاق چاہئے نا تمہیں۔۔۔۔۔زوریز شاہ کھڑکیاں اور ڈور بند کرتا ساتھ ہی اپنی شرٹ اتارتا اس کی جانب پلٹا اور اس کو بازو سے دبوچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

زوریز شاہ کی سخت آہنی گرفت سے وہ مچلی

نئی۔۔۔۔ مم۔۔۔۔مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔ط۔۔ طلاق آنکھوں سے بہتے آنسوں اور خوف سے زوریز شاہ کو دیکھتی وہ ٹوٹے لہجے میں بولی

نہیں۔۔۔۔اب۔۔۔ تو طلاق تمہیں منہ دکھائی کے گفٹ میں ملے گی۔۔۔ ضرور ملے گی مگر اس سے پہلے اپنی تعریف تو سن لو اپنے شوہر سے۔۔۔۔ آج زوریز شاہ کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔اس سے پہلے اشفہ کچھ کہتی زوریز شاہ نے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھے اور اسے مزید بولنے سے روکا اشفہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں میں زوریز شاہ کی ملتی سانسوں کو

اچھے سے محسوس کر رہی تھی زوریز شاہ کی شدت تھی یا غصہ اشفہ کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا دو پل کے لیے وہ رکا اشفہ نے شکر کیا مگر اگلے ہی پل دوبارہ سے وہ اس پر جھکا اپنی شدت لٹانے لگا جبکہ اشفہ کو لگا وہ دوبارہ سانس نہیں لے سکے گی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر اس چکر میں وہ مزید قریب ہوئی تھی اور اسی وقت زوریز شاہ نے اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا تنگ کیا اشفہ کی مزاحمت اب دم توڑ چکی تھی ہار کر اس نے خود کو زوریز شاہ کے حوالے کیا۔۔۔۔

دھیرے دھیرے گزرتی رات میں زوریز شاہ مکمل طور پر اشفہ میں کھو چکا تھا

صبح اس کے آنکھ کھلی تو خود کو مکمل طور پر زوریز شاہ کے قبضے میں پایا

وہ بڑی محویت اسے تک رہا تھا اشفہ اس کی باہوں میں قید تھی زور لگا کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا مگر زوریز شاہ کی گرفت سے اس کا کوئی مقابلہ نا تھا

ھمم۔۔۔۔تو طلاق چاہیے تمہیں۔۔۔۔؟ گمبھیر لہجے میں کہتا وہ اس کی بیوٹی بون پر جھکا اشفہ تڑپ کر رہ گئی رات کافی نہیں تھی جو صبح بھی اپنی من مانیوں سے باز نہیں آرہا اشفہ نے سوچا

نہیں۔۔۔۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔اور ایک بار پھر زور لگا کر اٹھنے کو کوشش کرنے لگی

کیوں۔۔۔۔چاہتی تھی ایسا آخر تم جواب دو۔۔۔۔پھر جا سکتی ہو ۔۔۔۔بھاری لہجے میں کہتا اب اس کا ٹاگٹ اس کے بال تھے اس کے بالوں میں منہ دیے وہ جواب کا منتظر تھا اشفہ کو بے حد شرم آرہی تھی زوریز شاہ کے اس قدر قریب ہونے کو وہ کبھی نہیں سوچ سکی تھی مگر رات زوریز شاہ نے بیچ کی ساری حدیں پار کر کے دوریاں ختم کی تھیں

اس سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا وہ گھبرا رہی تھی بوکھلا رہی تھی اور وہ تھوڑا سا پیچھے ہو کر سگریٹ جلا کر پھونکنے لگا

بتاؤ۔۔۔اس پر ایک بار پھر جھکتے اشفہ کے چہرے پر سگرٹ کا دھوواں چھوڑتا زوریز شاہ بولا تو اشفہ نے ناراضگی سے اس کی طرف دیکھا

کیوں کہ آپ کو میں پسند نہیں۔۔۔آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے میں آپ کی من چاہی نہیں۔۔۔آپ کے سر پر زبردستی تھوپی گئی ہوں۔۔۔اور آپ۔۔۔۔اس کا لہجہ بھر آیا

اور آپ اس نور کو چاہتے ہیں۔۔۔۔اب کی بار اسی کے سینے میں
منہ دے کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔زوریز شاہ نے
ایک گہری سانس لی اور اسے رونے دیا کافی دیر رونے کے بعد
اسے اپنی حرکت کا احساس ہوا تو ایک دم پیچھے ہوئی اب زوریز شاہ
کی گرفت ڈھیلی تھی وہ جلدی سے اٹھی اور اس کمرے سے بھاگی
جبکہ زوریز شاہ خلا میں سگریٹ کا دھواں چھوڑتے کسی گہری
سوچ میں گم تھا

پاگل ہے میری بیگم بدگمانیاں پال رکھی ہیں محترمہ نے
۔۔۔۔۔آنکھیں موندے زوریز شاہ نے سوچا

جبکہ دوسری طرف اشفہ اپنے کمرے میں پہنچ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی زوریز شاہ کے سامنے اپنا آپ کھول کے رکھ دیا تھا اسے اب شرمندگی ہو رہی تھی وہ کیا سوچے گا اس کے بارے میں کہ میں پاگل ہو رہی ہوں اس کے پیار میں جل رہی ہوں۔۔۔۔وہ مسلسل رونے کے شغل میں مصروف تھی روتے روتے نجانے کب اس کی آنکھ لگی اسے کوئی ہوش نا تھا

اشفہ۔۔۔۔اٹھو بیٹا جانا نہیں ویسے پر۔۔۔۔زہرہ بیگم پریشان ہوئیں کوئی تیسری بار تھا جو وہ اسے اٹھانیں آئیں تھیں صبح سے دوپہر اور دوپہر سے اب شام ہونے کو تھی مگر وہ گھوڑے گدھے بیچے سوئی ہوئی تھی زہرہ بیگم کو الجھن ہوئی آج سے پہلے اشفہ اتنی دیر تک نہی سوئی تھی تو پریشانی تو بنتی ہے

اٹھو۔۔۔۔اشفہ اب کی بار زہرہ بیگم نے اسے اچھا خاصا جھنجوڑا

۔۔۔۔تو ہڑ بڑا کر اٹھی آدھی کھلی آدھی بند آنکھوں سے سامنے

دیکھا تو زہرہ بیگم تھی

کیا ہو گیا۔۔۔ہے کیوں اتنی دیر تک سوئی پڑی ہو طبیعت تو ٹھیک

ہے نا میرا بچہ۔۔۔زہرہ بیگم نے اشفہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر

دیکھا مگر بخار کے کوئی اثرات نہیں تھے

نہیں امی ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔وہ بس میرم پھپو کی شادی کے

ہنگاموں میں میری نیند پوری نہیں ہوئی تو آج دیکھیں پوری

ہو گئی ہے۔۔۔۔اشفہ نے بہانہ بنایا اب انہیں کیا بتاتی اس دشمن

نے ساری رات سونے نہیں دیا صرف اور صرف اپنی من مانیاں کی تھیں اسے اب زوریز شاہ کے سائے سے بھی بچنا تھا وہ بلکل ہمت نہیں کر پا رہی تھی کہ زوریز شاہ سے سامنا ہو وہ کیسے نگاہیں ملائے گی

اور اب جانا بھی ضروری تھا اشنا سے بھی ملنا تھا ورنہ وہ ناراض ہو جاتی

اف۔۔۔۔ کیا مصیبت ہے۔۔۔۔ اپنے کپڑے نکالتی وہ واشروم میں گھسی اور تیاری کرنے لگی

تیار ہو کر وہ روم سے باہر نکلی تو زوار شاہ ہاتھ ایک شادی کارڈ لئے بیٹھا تھا

کس کی شادی کا ہے یہ کارڈ۔۔۔۔زوار کے قریب جا کر پوچھا

خود ہی دیکھ لو۔۔۔۔زوار شاہ نے کارڈ اس کے ہاتھوں میں تھمایا کچن کے دروازے میں کھڑے زوریز شاہ نے اشفہ جانچتی نگاہوں سے دیکھا

جیسے جیسے وہ کارڈ پڑھتی گئی اس کے ہاتھوں کے طوطے کبوتر سب ہی اڑے۔۔۔وہ بس اس کارڈ کو دیکھ رہی تھی جس پر نور کا نام لکھا تھا

تم شائد سو رہیں تھی۔۔۔نور کے پاپا آئے تھے کارڈ دے کر چلے گئے بہت اچھی طبیعت ہے ان کی کافی ہنس مکھ ہیں زوار شاہ اپنی ہی چھوڑے جارہا تھا جبکہ اشفہ نے شرمندگی سے آنکھیں جھکائیں

زوریز شاہ کی گھوریاں وہ اچھے سے پہچانتی تھی تو اب کیسے ناجانتی کے دو پر شوخ نگاہیں کب سے اسے اپنے حصار میں لئے ہوئے ہیں

اس کا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے وہ واقعی بہت جلد باز ثابت ہوئی تھی اور اسی جلد بازی میں کہے گئے الفاظوں نے

زوریز شاہ کو غصہ دلایا تھا اور وہ سب ہوا جو کم از کم اشفہ کے گماں میں بھی نہیں تھا

سارے راستے اس نے زوریز شاہ کی نگاہیں خود پر محسوس کی تھیں اور یہی بس نہیں ہوتی پورے فنکشن میں زوریز شاہ کی نگاہوں نے اس کا سانس لینا محال کیا ہوا تھا جبکہ وہ چاہتی تھی ان نظروں سے وہ کسی طرح چھپ جائے شرمندگی سے سر ہی نہیں اٹھا پا رہی تھی بس خاموش خاموش سی ان نظروں کی تپش محسوس کر رہی تھی۔

خبر دار جو کچھ بولے آپ چاپ یہ سوپ پی لیں۔۔۔۔ہر طرح سے وہ کوشش کر چکی تھی مگر زرداد خان اس کے ہاتھ سے نا کچھ کھا رہا تھا نا اس کی طرف دیکھ رہا تھا اب اشنا کو غصہ آنے لگا تھا برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اس نے زبردستی زرداد خان کا منہ کھول کر اسے سوپ پلایا اشنا کے اس طرح کرنے سے وہ کافی بدمزہ ہوا

کیا ہے تمہیں۔۔۔بار بار آجاتی ہو میرے سامنے کتنی بار کہا ہے بی جان کے ہاتھ سے کھانا کھاؤں گا میں تم فضول میں اتنی محنت مت کرو سمجھی۔۔۔۔

زرداد خان مزید بھی کچھ بولتا مگر اشنا نے سوچ لیا تھا اب وہ زبردستی سارے کام کرے گی تو جلدی سے اور زبردستی سے وہ

اس کی باتوں پر دھیان دیے بغیر اسے سوپ پلا رہی تھی جیسے اس کا مقصد اس کام کے سوا کچھ نا ہو

زبردستی سوپ پینے کے بعد زرداد خان اشنا کو گھورنے گا

کیا ہے۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں پتا ہے مجھے میں بہت پیاری لگ رہی ہوں آخر زرداد خان کی ڈول ہوں۔۔۔۔آنکھیں مٹکا کر اس کی گھوری کی پرواہ کئے بغیر اشنا بولی

ان اداؤں پر ہی تو فدا ہوا تھا وہ بےبسی سے سرد آہ کھینچتا نگاہوں کا رخ بدلا

میری نگاہوں میں تمہارے لئے سرد مہری کے سوا کچھ نہیں ہو گا ۔۔۔ برائے مہربانی اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ روکھے لہجے میں کہتا وہ ٹی وی کا ریموٹ اٹھا کر چینل چینج کرنے لگا زرداد خان کی بات سے اشنا کے چہرے کی رنگت بدلی وہ بہت نظر انداز کر رہی تھی اس کی جلی کٹی باتوں کو مگر کوئی نا کوئی بات اس کے دل کو لگتی تھی اور پھر سے دل برداشتہ ہو کر رونے لگتی

اتنے میں بی جان اندر آئیں

ارے۔۔۔یہ کیا۔۔۔ کیا ہوا اشنا میری پیاری بیٹی کیوں رو رہی ہے۔۔۔بی جان کے آتے ہی اشنا نے اپنے آنسوں صاف کرنے چاہے پر بی جان کی نظر پڑ چکی تھی

کچھ نہیں۔۔۔بی جان بس وہ امی اور بابا کی یاد آ رہی تھی اشنا نے جھوٹ بولا تو زرداد خان نے ترچھی نگاہیں کر کہ اسے دیکھا

ارے تو اس میں کیا پریشانی ہے آج براق خان کا ولیمہ ہے بیٹے تیاری کرو شاباش امی بابا بھی آنے والے ہونگے تو مل لینا ۔۔۔گڑیا اداسی کم ہو جائے گی میں کشف کو بھیجتی ہیں تیاری میں مدد کر دے ہی تمہاری۔۔۔۔بی جان نے پیار سے کہا

امی پلیز۔۔۔جسے تیار ہونا ہے اس کمرے سے باہر جا کر تیار ہو مجھے سونا ہے ابھی۔۔۔۔زرداد خان بی جان کی بات کاٹ کر بولا

بی جان نے ایک زبردست گھوری کے ساتھ اسے نوازا تو زرداد خان نے نگاہیں چرائیں

جبکہ اشنا جلدی سے زرداد خان کے پاس سے اٹھی اور تیاری کرنے لگی

اشنا کے واشروم میں گھستے ہی بی جان نے زرداد خان کو اپنی طرف متوجہ کیا

کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں نظر نہیں آرہا معصوم بچی تیرے لئے ہلکان ہو رہی ہے۔۔۔کیوں کر رہے ہو تم ایسا ۔۔۔بی جان کو اب غصہ آرہا تھا

میں نے کیا کرنا ہے بی جان۔۔۔۔ میرے دماغ میں کچھ نہیں چل رہا آپ بس اپنی معصوم بچی کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے جائیں مجھے سونا ہے لائیٹ آف کر جایئے گا۔۔۔۔۔ خود ہی ایک ہاتھ سے کمبل سیٹ کرتا سر تک تان کر لیٹا جبکہ بی جان نے دانت پیسے زرداد خان کو کسی اور وقت سیٹ کرنے کا سوچا ابھی انہیں بہت کام تھے

اشنا روئی روئی سی واشروم سے نکلی۔۔۔۔ اور زور سے دروازہ بند کرتی میرم کے پاس گئی زرداد خان نے دروازے کی آواز پر چہرے کمبل ہٹا کر دیکھا اور گہری سانس لی

نیند تو اسے آرہی نہیں تھی اور ولیمے میں شرکت وہ اس طرح اس حال میں پٹیوں میں جکڑے کر نہیں سکتا تھا بوریت کا احساس مزید بڑھا تو بیڈ سے اتر کر لڑکھڑاتا ہوا کھڑکی کے پاس پہنچا پردہ ہٹا کر اسے ڈھونڈا جو اس کے دل راحت تھی کچھ دیر کی مشقت کے بعد وہ اسے آخر نظر آہی گئی جو اشفہ سے باتوں میں مگن تھی ولیما گھر میں ہی ارینج کیا گیا تھا پچھلے لان میں ساری تیاری کی گئی تھی اور اب زرداد خان اپنی تکلیف اپنا درد بھلائے چھپ کر اسے دیکھے گیا جس کے لیے وہ پاگل تھا اور پاگل ہے ۔۔۔۔ جہاں جہاں وہ جا رہی تھی زرداد خان کی نگاہیں اس کے تعاقب میں تھیں ایک دو بار اشنا کسی احساس سے ادھر ادھر دیکھا مگر ایسا کوئی اسے نظر نہیں آیا جو اسے دیکھ رہا ہو اپنا وہم سمجھتی وہ آگے بڑھی

جہاں بی جان اپنے جاننے والوں سے اسے ملا رہیں تھی اس کا تعارف کروا رہی تھیں

وہ آدھی رات تک ایسے ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کے فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا مگر وہ اندر نہیں آئی اس کا انتظار تھا کے ختم ہونے کا نام ہی نا لے رہا تھا جبکہ دوسری طرف اشنا زرداد خان کے ڈسٹرب ہونے کے خیال سے بی جان کے پاس ہی سو گئی بی جان نے بھی کچھ نہیں کہا انہیں پتا جو تھا زرداد خان نے اشنا کو رلا رلا کر پاگل کیا ہوا ہے۔۔۔۔ تبھی اشنا اس سے اجتناب برت رہی ہے۔

Don't copy paste without my permissionجاری ہے ⊘⊘✕✕

#دلدارم

از قلم امتل روب #

سیکنڈ لاسٹ ایپیسوڈ

2nd last episode

کافی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا وہ اپنے اور اشفہ کے بارے میں سوچ گیا اشفہ کو اس سے کافی بدگمانیاں تھیں جن کو دور کرنے کے لیے وہ کافی کچھ سوچ بیٹھا تھا اسے یاد تھا بچپن میں اشفہ اور اس کی کافی اچھی دوستی تھی اور وہ چاہتا تھا بس اشفہ اس کی دوست رہے اور کسی سے بات چیت یہاں تک کہ کھیلے بھی نہیں بظاہر تو زوریز شاہ خاموش طبیعت کا مالک تھا کھیلنا کودنا شور شرابا اسے بچپن سے پسند نہیں تھا مگر اشفہ اسے بہت پیاری لگتی تھی وہ اسے معصوم سی باربی کہتا تھا ٹک ٹک کرتی وہ حماد شاہ کے پاس ہارون اور زوار کی شکایت لے جاتی اور کبھی کبھی بہروز شاہ سے سب کی شکایت لگا رہی ہوتی وہ اسے منع کرتا تھا کے میرے ساتھ بیٹھا کرو صرف کسی اور کے ساتھ مت کھیلو اس لئے تمہیں سب

مارتے ہیں ساتھ رہو گی تو کوئی تمہیں ہاتھ نہیں لگائے گا پر اشفہ کان سے سنتی کھیلنے کودنے والی بچی زوریز شاہ کی بات ایک دوسرے سے نکال دیتی تو زوریز شاہ آہستہ آہستہ اس پر غصہ کرنے لگا ایسے نا کرو ایسے کرو اشفہ آخر بات اشفہ نے زوریز شاہ کی ہی ماننی ہوتی تھی پر پہلے کوئی نا کوئی گڑ بڑ کر کہ زوریز شاہ اکثر دیکھتا بہروز شاہ صرف اشفہ کو توجہ زیادہ دیتے ہیں باقی سب کی نسبت اشفہ جو کہے گی جو کرے گی وہ سہی ہو گا باقی سب غلط اور اسی طرح اشفہ کی باتیں مان مان کر ان کو سب بلا وجہ کی ڈانٹ پلاتے معصوم سی باربی اب اسے اب زہر لگنے لگی تھی وہ اس کا وقت بھی لے گئی جو بہروز شاہ کو اسے دینا چاہیئے تھا بہروز شاہ کو بیٹیاں بہت پسند تھی تب میرال بھی پیدا نہیں ہوئی تھی اس حساب سے اشفہ گھر کی پہلی بیٹی تھی جو سب کا لاڈ پیار بٹورتی تھی

اشفہ کے بعد اشنا جب ہوئی تو زوریز شاہ نے اسے دیکھتے ہی گڑیا کا
خطاب دیا وہ خود بخود اشنا کی جانب متوجہ ہوا ایک بڑے بھائی کی
طرح وہ اس کا خیال رکھتا اس کی ساری باتیں مانتا اور اشنا بھی
زوریز شاہ کی باتیں مانتی اس دوران اشفہ اور اس کے بیچ کافی خلا
پیدا ہو گیا تھا رعب دبدبہ اس کے مزاج کا حصہ تھا جیسے جیسے سب
بڑے ہو رہے تھے اشفہ کی زوریز شاہ سے ٹھنتی جا رہی اشفہ نے
اسے کافی نام دے دیے جس وہ انجان نہیں تھا مگر وہ غلط بات سننا
برداشت نہیں کرتا تھا اسے ہر وقت ہلہ گلہ مچائے رکھنے سے چڑ
تھی اور اشفہ اتنا ہی پورا گھر سر پر اٹھائے پھرتی وقت کیسے بیتا کچھ پتا
نہیں چلا مگر اشفہ زوریز شاہ کی معصوم باربی اس کے دل میں
موجود تھی یک طرفہ محبت وہ اس سے بچپن سے کرتا آرہا تھا بس
اس کی بات نا ماننا اسے غصہ دلاتا تھا اور وہ اس چکر میں اکثر ڈانٹ

کھاتی اور جیسے جیسے بڑی ہوئی ساتھ ہی اوٹ پٹانگ حرکتوں میں بھی اضافہ ہوا شناور سے جب اشفہ کی شادی کی بات چلی تو اس کا دل کیا تھا سب کچھ تہس نہس کر دے اور انہی دنوں میں شناور نے اسے چھوا تھا زوریز شاہ نے اس کا ہاتھ تک توڑ کے رکھ دیا تھا باہر گلی کے غنڈے کے چھیڑنے پر اس کے سر بھوت سوار ہو گیا تھا اسے اتنا بھونا کے اگر ہارون شاہ نہیں بچاتا تو شائد وہ مر جاتا زوریز کی برداشت سے باہر تھا اشفہ کو کوئی چھوئے یا اس کی طرف دیکھے بھی وہ اپنی خاموش محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا مگر ایک بار بھی اپنے کسی عمل سے ظاہر نہیں کیا کہ وہ اشفہ سے محبت کرتا ہے شائد یہی وجہ بنی اشفہ کی بدگمانیوں کی زوریز شاہ اس سے اپنی محبت کا اظہار نا کر سکا اور وہ بدگمان ہوئی جب پہلی بار زوریز شاہ نے اشفہ پر ہاتھ اٹھایا تھا تو کافی دن تک سکون کی نیند سو نہیں پایا وہ

جانتا تھا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے وہ معزرت کرنے کا ارادہ رکھتا

تھا مگر اسی دوران اشنا اغوا ہو گئی اور وہ سب بھول گیا اس نے ایک

بار پھر سوچا کے اشفہ سے بات کرے مگر اسی دن اشفہ نے اسے

اس رات وہ کافی دیر ریجیکٹ کیا تھا نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی وہ

بلاوجہ سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا اسے اشفہ پر بے انتہا غصہ آیا تھا کہ

وہ بس اپنا سوچ جا رہی ہے چھوٹے پاپا کی کنڈیشن نہیں دیکھ رہی

کہ وہ کس ازیت سے دوچار ہیں جب نور سے ملا تو اس نے سوچا

ایک بار دیکھتا ہوں وہ جلتی بھی ہے کہ نہیں مگر اشفہ تو جل بھن کر

پاگل ہوئی پڑی تھی تب زوریز شاہ نے اسے جلایا اور بار بار جلایا

اسے اچھا لگ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کسی اور کو برداشت نہیں

سکتی۔۔۔اور اس بار تو بدگمانی اتنی بڑھی کے وہ اس سے طلاق کا

مطالبہ کرنے لگی بنا سوچے سمجھے کہ وہ کیا بول رہی ہے ایسا بھی کیا

کہ وہ اس سے الگ ہونے کا سوچنے لگی تب ایک بار پھر اس کا ہاتھ اٹھا اور بے انتہا غصے میں وہ سب ہوا جو وہ کم از کم پہلے کرنے کا سوچتا بھی نہیں۔۔۔۔وہ اس کی بیوی ہے ایسا ہو بھی گیا تو وہ کسی کو جواب دہ نہیں اس نے اپنا حق لیا تھا مگر اس کا جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو ہر پہلو سے سوچ رہا تھا اور سوچ سوچ کر آخر ایک نتیجے پر پہنچا وہ تھک چکا تھا اس سب سے اب اسے اپنی زندگی سکون سے گزارنی تھی جس کے لئے یہ سب کرنا ضروری تھا

جیب سے موبائل نکالا اور میرم کو میسج کر کے چند ضروری ہدایات دیں اگلے چند میسج ہارون شاہ اور زوار شاہ کو کئے تھے

تینوں طرف سے اوکے کا جواب ملتے ہی وہ پر سکون ہوا

اگلے چند گھنٹوں میں وہ وہاں موجود تھا بس کسی کا انتظار تھا جو وہ کافی دیر سے کر رہا تھا زوریز شاہ کو انتظار سے نفرت تھی مگر آج وہ کڑوا گھونٹ بھرے یہ سب کرنے پر مجبور تھا آخر اس کی زندگی کا اہم دن تھا

دن پر دن گزر رہے اور اشنا جی جان لگا کر زرداد خان کی خدمت میں لگی تھی۔۔۔وہ اسے موقع دیکھ کر اسے جلی کٹی سناتا رہتا اور اشنا چپ چاپ سنتی جاتی۔۔۔۔اور کبھی ایسا جھنجلاتی کہ کمرے سے باہر نکل جاتی اور کافی دیر تک اس کے پاس جانے سے

کتراتی جبکہ زرداد خان جان بوجھ کر ایسا کر رہا تھا وہ بس اشنا مسلسل اپنے ارد گرد رکھنا چاہتا تھا وہ اپنے ٹھیک ہونے کے انتظار میں تھا اشنا کی توجہ سے وہ بہت تیزی سے ریکور کر رہا تھا اور اب بھی اشنا کا انتظار کرتے کرتے جھنجلا گیا اسے اشنا بس ہر وقت بس اپنی آنکھوں کے سامنے چاہئے تھی۔۔۔زیادہ دیر صبر نا ہوا تو ۔۔۔اشنا کو آوازیں دینے لگا

کیا ہوا ہے۔۔۔۔اس طرح کیوں چلا رہے ہیں۔۔۔وہ میرم کے ساتھ اس کی پیکنگ کروا رہی تھی کل ان کی دبئ کی فلائٹ تھی براق خان اور میرم ہنی مون پر جا رہے تھے زرداد خان کی آواز سن بھنا کر اس کے سر پر پہنچی۔۔۔۔

تمہیں کچھ احساس ہے۔۔۔۔ شوہر بیمار پڑا ہے کوئی بھی چیز چاہیے ہوتی ہے کسی وقت اور تم کمرے سے باہر ہو مزے کر رہی کوئی فکر نہیں کوئی احساس نہیں۔۔۔۔ زرداد خان نے روٹھے لہجے میں کہا

ایسا بھی کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ اور آپ اب بھلے چنگے ہو گئے چل پھر سکتے ہیں زخم بھی ختم ہو رہے ہیں۔۔۔۔ بس مجھے تنگ کرنا ہوتا ہے کسی طرح کوئی باتیں سنانی ہو نگی۔۔۔۔ وہ بھی منہ بسور کر بولی

اور سارے ہی تو کام کرتی ہوں میں آپ کے سب چیزیں موجود ہیں کمرے میں کیا چاہئے آپ کو۔۔۔۔بتائیں دیں تی ہوں۔۔۔۔

کمر پر ہاتھ رکھے اب سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

تم چاہیے ہو۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زرداد خان نے کہا وہ جو اتنے کونفیڈینس سے کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی ایک دم گڑبڑائی

بب۔۔۔بی جان بلا رہیں ہیں شائد مجھے۔۔۔۔۔رخ موڑ کر وہ بھاگنے کے چکروں میں تھی

کوئی نہیں بلا رہیں۔۔۔مجھے کوئی آواز نہیں آ رہی۔۔۔ تمہارے کان بج رہے ہیں۔۔۔ویسے صاف کہو بھاگنا چاہ رہی ہو مجھ سے

زرداد خان نے اشنا کا سراپا اپنی نظروں کے حصار میں لیا اشنا تو پہلے ہی اس کی بدلتی نگاہیں محسوس کر رہی تھی اور اب اس کی جان پر بنی تھی

جی نہیں۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔آپ کو ویسے ہی فضول قسم کے الہام ہوتے ہیں۔۔۔۔ادھر ادھر دیکھتے اس نے کہا

اچھا۔۔۔ بڑی خدمت گزار بیوی بنی ہوئی ہو۔۔۔۔ شوہر کے اور بھی حقوق ہوتے ہیں جن سے تم انجان بن رہی ہو۔۔۔۔

انہیں پورا کرنے کا خیال نہیں تمہیں۔۔۔؟ گمبھیر لہجے میں کہتا وہ اٹھ کر اس تک آیا اور اس کا بند جوڑا کھولا

کک۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹی

پیار کر رہا ہوں اپنی ڈول کو نظر نہیں آرہا کیا۔۔۔۔ زرداد خان کی بھاری ہوتی آواز سے اشناب سچ مچ بوکھلائی تھی

نن۔۔۔ نہیں ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔ بہانا بناتی پیچھے ہوئی

ہاہاہا۔۔۔۔اشنا کے چہرے پر ہوائیاں اڑے دیکھ کر زرداد خان نے قہقہہ لگایا

جاؤ بی جان تمہیں بلا رہی ہیں۔۔۔۔ہاتھ سے اشارہ کرتے زرداد خان نے اشنا سے کہا تو بنا اس کی طرف دیکھے جلدی سے باہر نکلی

دبئی کی فلائٹ سے پہلے میرم کو زوریز شاہ کا دیا کام مکمل کرنا تھا وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتی اپنی پیکنگ مکمل کر کے براق خان کے ساتھ شاہ ولا کے لئے نکلی براق خان کو آفس میں ضروری کام تھا وہ سب سے مل کر واپسی پر کھانے پر رکنے کا وعدہ کرتا دوبارہ آفس

کے لئے نکلا دبئی جانے سے پہلے کچھ ضروری کام تھے جو اس نے نمٹانے تھے

باتوں باتوں میں میرم نے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

کیا ہوا پھپو۔۔۔۔اشفہ نے پوچھا

اشفہ میں نے بازار سے کچھ چیزیں لینی ہیں جو بہت ضروری ہیں کل تو ویسے ہی نکل جانا ہے اور براق بھی رات کو آئیں گے تم چلو گی میرے ساتھ بازار۔۔۔۔؟میرم نے سوالیہ نگاہوں سے اشفہ کو دیکھا

یار۔۔۔پھپو۔۔۔۔ بلکل دل نہیں چاہ رہا۔۔۔۔ منہ بسورتی اشفہ نے ٹشو سے اپنی ناک صاف کی۔۔۔اسے ہلکے بخار کے ساتھ نزلہ تھا اور پیچھلے ایک ہفتے سے بستر پر تھی زوریز شاہ سے اس کا دوبارہ سامنا نہیں ہوا تھا نا ہی وہ ایسا چاہتی تھی وہ دل ہی دل میں اس سے خفا تھی

اشفہ ضروری سامان نا ہوتا تو میں تمہیں ہر گز نہیں کہتی ۔۔۔۔مجھے پتا ہے تمہاری طبیعت خراب ہے پر میں اکیلے کیسے جاؤں۔۔۔؟میرم بولی

پھپھو۔۔۔زوار گھر پر ہی ہے نا۔۔آپ اسے کہیں وہ آپ کو لے جائے گا۔۔۔۔میری بلکل ہمت نہیں ہے پلیز۔۔۔۔کمبل میں منہ دیے وہ چڑ چڑے پن سے بولی

حد کرتی ہو اشفہ ویسے تم۔۔۔۔تم نے کرنا ہی کیا بس صرف ساتھ جانا ہے زوار ہی لے کر جائے گا مگر وہ آج کے دن میرے ساتھ مال کے اندر نہیں جائے گا گاری میں ہی بیٹھا رہے گا اور تمہیں پتا ہے میں نے اس طرح اکیلے کبھی شاپنگ نہیں کی ۔۔۔۔۔۔میرم بضد تھی اشفہ کے ساتھ جانے پر

ایسا کیا ہے آج جو وہ نواب آپ کے ساتھ مال میں نہیں جائے گا ٹھہریں میں بتاتی ہوں اسے۔۔۔۔ابھی سیدھا کرتی ہوں کیسے نہیں جائے گا۔۔۔۔بال سمیٹی وہ اٹھ کر بولی

آج انڈیا پاکستان کا میچ ہے۔۔۔۔جاؤ کر لو ٹرائی تم بھی ۔۔۔۔میرم نے اب ناراضگی سے کہا

اف۔۔۔۔ایک یہ اور اس کے میچ۔۔۔اشفہ نے اپنا ماتھا پیٹا

اچھا ٹھیک ہے چلیں۔۔۔۔۔مگر جلدی جلدی ہر خریداری کرنی ہے آپ نے۔۔۔میں زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔بہت

سستی ہو رہی ہے۔۔۔۔پہلے ہی بخار ہے۔۔۔۔اشفہ نے منہ بنا کر کہا

او کے ٹھیک ہے۔۔۔میرم نے حامی بھری

وہ اسی طرح رف سے حلیے میں جانے کو تیار تھی میرم نے بہت کہا کپڑے تبدیل کر لو پر وہ نا مانی۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی۔۔۔۔میرم نے زوار شاہ کو او کے کا اشارہ دیا جبکہ اشفہ سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی۔۔۔اس دن کے بعد سے وہ کافی ڈسٹرب تھی اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا چڑ چڑا پن تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا

وہ گاڑی میں سو گئی تھی۔۔۔۔مال پہنچتے ہی میرم نے اشفہ کا کندھا ہلایا تو وہ آنکھوں میں سرخی کے ڈورے لئے اٹھی اور گاڑی سے باہر نکلی

میرم نے جتنا شور مچا رکھا تھا اس حساب سے میرم کی شاپنگ صفر تھی۔۔۔۔۔ابھی چند چیزیں خریدیں ہی تھیں کہ میرم نے بھوک لگنے کا شور مچا دیا

پتا نہیں کیا ہو گیا ہے پھپھو کو آج ابھی تو گھر سے اتنا کچھ کھا کے نکلی ہیں پھر سے بھوک۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں غلطاں میرم کے پیچھے پیچھے تھی

مال سے نکل کر چند فٹ کی دوری پر ایک بڑا شاندار سا ریسٹورنٹ تھا جہاں اکثر وہ شاپنگ کے پیٹ پوجا کیا کرتی تھی اشنا اور زوار کے ساتھ مل کر۔۔۔ جا کر اپنی مخصوص اور پسندیدہ ٹیبل پر بیٹھنے لگی کے میرم نے ٹوکا۔۔۔

یہاں نہیں اشفہ یہ ٹیبل بک ہے اوپر چلتے ہیں۔۔۔

کہہ کر میرم رکی نہیں سیڑھیاں چھڑنے لگی چار و ناچار اسے بھی میرم کی پیچھے پیچھے جانا پڑا

میرم اپنی مرضی کا ٹیبل سلیکٹ کرتی چیئر گھسیٹ کر بیٹھی اور اشفہ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا نیچے کی نسبت اوپر رش نا ہونے کے برابر تھا اکا دکا لوگ تھے وہ بھی اٹھنے کو تھے

اشفہ بیٹھو تم میں ابھی آئی آرڈر دے کر آتی ہوں۔۔۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی میرم نظر نہیں آئی تو اشفہ نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا مگر میرم نظر نہیں آئی تبھی ایک ویٹر چلتا ہوا اس کے قریب آیا

میم آپ کو دوسری میڈم وہاں بلا رہیں ہیں۔۔۔۔ ساتھ ہی ہاتھ سے دوسری جانب اشارہ کیا تو اشفہ سر ہلا کر اٹھی اور اس ویٹر کے پیچھے پیچھے چلنے لگی

یہ کوئی الگ ہی جہاں تھا۔۔۔ ویٹر نجانے کدھر غائب ہو گیا تھا انتہائی خوبصورت ڈیکورشن تھی گلاب کے تازہ پھولوں کی مہک اندر تک سرشار کر گئی تھوڑا آگے ہوئی تو ٹیبل پر کیک پڑا تھا ساتھ ہی شائد کوئی وشنگ کارڈ تھا ہاتھ بڑھا کر دیکھنا چاہا مگر جیسے وہ ایک دم ہوش کی دنیا سے واپس لوٹی

اف کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔۔۔ شائد میں کہیں اور آ گئی ہوں
۔۔۔۔ پتا نہیں میرم پھپھو کہاں چلی گئیں ہیں یہ کوئی طریقہ ہے

اس طرح کرنے کا پتا بھی تھا ان کو میری طبیعت خراب ہے ۔۔۔اشفہ کو اب غصہ آیا بڑبڑاتی ہوئی وہ پلٹی مگر سامنے دیکھ کر اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا پھیلی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑ سوٹڈ بوٹڈ زوریز شاہ کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے پر شوخ نگاہوں سے اشفہ کو ہی دیکھ رہا تھا

ہیپی برتھ ڈے مائی لو۔۔۔مائے ڈئیر وائف بھاری ہوتے لہجے کے ساتھ وہ دو قدم کا فاصلہ مٹاتا اس کے بلکل پاس آکر کھڑا ہوا ااور اس کے کان کے پاس جھک کر اسے وش کیا

جبکہ اشفہ کی پھیلی آنکھیں مزید پھیلیں تھیں وہ بلکل اسپیکٹ نہیں کررہی تھی یہ سب اسے میرم اور زوار شاہ کی چلاکی اب سمجھ آئی تھی یوں ہی ہونک پن سے وہ زوریز شاہ کو دیکھے گئی

دیکھ لو دیکھ لو بہت پیارا الگ رہا ہوں نا میں۔۔۔وہ شوخ ہوا اور اشفہ کو لگا وہ مزید اپنی ٹانگوں پر کھڑی نہیں رہ سکے گی زوریز شاہ اور یہ لب ولہجہ اور یہ انداز وہ بس بے ہوش ہونے کو تھی

آں۔۔ہاں۔۔۔ابھی نہیں میری جان۔۔۔پہلے کیک تو کاٹو پھر گرنے کا سوچنا وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسے ٹیبل تک لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کیک کاٹا۔۔۔چھری سے کیک کاٹ کر اسے زبردستی کھلایا کیونکہ اشفہ ابھی تک نارمل نہیں ہوئی تھی

یہ سب کچھ تمہارے لیے ہے۔۔۔یہ بھی۔۔زوریز شاہ نے وہ کارڈ اٹھا کر اسے تھمایا جو پہلے اٹھا کر دیکھنے لگی تھی مگر دیکھا نہیں

اشفہ نے نا سمجھی سے اس کارڈ کو دیکھا زوریز شاہ کے اشارہ کرنے پر کھولا تو اس بار پہلے سے بھی زیادہ ورطہ حیرت میں ڈوب چکی تھی کیوں کہ اس کارڈ میں زوریز شاہ کی طرف سے
دل سے سوری۔۔۔۔تمہارا چنگیز+ہلاکو خان لکھا تھا
اسے لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے اور کچھ ہی دیر میں یہ خواب ٹوٹ جائے گا

بے فکر رہو یہ خواب نہیں ہے۔۔۔یہ زوریز شاہ کی فیلنگز ہیں

زوریز شاہ جیسے اس کا چہرہ پڑھ رہا تھا

آئندہ کبھی دور جانے کی بات مت کرنا۔۔۔طلاق اللہ کے

نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے اس بات سے اللہ خوش نہیں ہوتا

۔۔۔آنکھوں میں محبت لیے وہ بولا

اور اللہ اس بات سے بھی ناراض ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیگم پر ہاتھ

اٹھائے۔۔۔روانی بولتی میں وہ شکوا کر گئی

اس کے لئے سوری کرتا ہوں ۔۔۔ تم غصہ مت دلایا کرو
۔۔۔ زوریز شاہ نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور اشفہ کو
اپنے بازو کے حصار میں لیا تو اشفہ سٹپٹائی

کوئی نہیں آئے گا یہاں ۔۔۔ وہ اس کے گال پر جھکتا بولا اور نرمی
سے اس کے اس گال کو چھوا جہاں اس نے تھپڑ مارا تھا

اشفہ دم سادھے اس کا یا پلٹ پر حیران تھی زوریز شاہ نے اسے
اپنی پوکٹ سے رنگ نکال کر پہنائی اور اس ہاتھ کو چوم کر اپنے
دل کے مقام پر رکھا تو اشفہ جھینپ سی گئی

اب اسے کھولو۔۔۔زوریز شاہ نے سائیڈ پر پڑے گفٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اشفہ اشتیاق سے وہ گفٹ کھولنے لگی وہ ایک پرانی ڈائری تھی اشفہ نے زوریز شاہ کی طرف دیکھا

پڑھو اسے۔۔۔۔ایک بار پھر سے سینے پر بازو باندھے اسے محویت سے تکتے کہا

اشفہ نے اس ڈائری کو کھولا۔۔۔اور پہلے پیج سے پڑھنا سٹارٹ کیا پڑھتے پڑھتے اس کی چہرے کی رنگت بدلنے لگی زوریز شاہ فل ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گیا

اشفہ کو تو آج سچ میں اپنی زندگی کوئی خواب لگ رہی تھی اور یہ ڈائری اس کی اب تک تمام برتھ ڈے گفٹ میں سب سے خاص گفٹ بن چکی تھی کیونکہ اس میں اس کے کھڑوس کی محبت کا نام اور تمام باتیں لکھیں تھیں جو کہ وہ خود اشفہ زوریز شاہ تھی

وہ بچپن سے اسے پسند کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے یہ سب بہت نیا تھا بہت دلچسپ تھا وہ اپنے آپ کو ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی اس وقت۔۔۔۔۔

میں نا اسی لیے ڈائری لکھنے کے خلاف ہوں اتنا سب کچھ آپ لکھنے کے بجائے مجھے پہلے ہی کہہ دیتے تو یہ سب ہوتا ہی نہیں

۔۔۔ڈائری پڑھ کر وہ روانی میں بولی مگر اگلے ہی پل زوریز شاہ کی زبردست گھوری کا سامنا کیا۔۔۔اس کے سارے گلے شکوے ختم ہو چکے تھی اور ساری غلطی زوریز شاہ کی بھی نہیں تھی اس بار تو غصہ اسی نے دلایا تھا

ہاہاہا۔۔۔پگلی۔۔۔۔زوریز شاہ نے سر جھٹکا زوریز شاہ نے قہقہہ لگایا تو وہ بھی مسکرانے لگی سچ میں آج اس کے زندگی کا سب سے حسین دن تھا وہ اپنے کھڑوس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی اور وہ جان لٹاتی نظریں لئے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔

زوار شاہ نے. دور سے کھڑے یہ منظر اپنے موبائل کے کیمرے میں قید کیا ان کے ولیمے پر انہیں گفٹ بھی تو دینا تھا زوریز شاہ کا حکم بس اشفہ کو یہاں تک پہنچانے کا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنا۔۔۔بنا میرم کی کوئی بات سنے بس ایک ایسے موقع کی تلاش میں تھا جب دونوں مسکرا رہے ہوں اور وہ موقع اسے مل چکا تھا

میرم نے اسے ایک لگائی اور ساتھ ساتھ بڑبڑانے لگی شرم تو آتی نہیں ہے تمہیں بدتمیز انسان۔۔۔۔

زوار شاہ اور میرم انہیں ایک دوسرے گم چھوڑتا گھر کے لئے واپس نکلے۔

جی امی بہت خوش ہوں میں۔۔۔۔۔آپ بتائیں سب ٹھیک ہیں گھر میں۔۔۔۔زہرہ بیگم سے بات کرتی ساتھ ہی زرداد کے کپڑے ایک ساتھ سے لاکر صوفے پر رکھتے وہ مصروف سے انداز میں تیار ہوتے زرداد خان کو بہت خاص لگی

اچھا ٹھیک ہے اشفہ سے کہئے گا میری جو جیولری اس گرین والے ڈبے میں پیک کی تھی وہ تو سامان کے ساتھ آئی ہی نہیں ۔۔۔زوار بھائی کے ہاتھ بھجوادے مجھے چاہیے میں نے ہر چیز سیٹ کر کے رکھنی ہے۔۔۔۔۔جتنا سامان وہ اپنا ساتھ لائی تھی سب سیٹ کر کے رکھ چکی تھی پہلے زرداد خان کی تیمارداری میں ایسا کھوئی تھی کہ اپنا کوئی ہوش ہی نہیں رہا اب تفصیل سے اپنا

سامان سیٹ کر رہی تھی تو باقی رہ جانی والی چیزیں یاد آرہی تھیں تبھی زہرہ بیگم کو ہر دو منٹ بعد فون کر کے یاد دلا رہی تھی کہ یہ رہ گیا وہ رہ گیا جبکہ یہ سارا منظر زرداد خان نے بڑی دلچسپی سے دیکھا تھا اپنے کمرے پر اشنا کے قبضے سے وہ دل ہی دل میں خوش تھا کے اس کی ڈول اس کے پاس آچکی ہے اپنی مرضی سے پہلے تو وہ سمجھا تھا وہ جسٹ بڑوں کے فیصلے کی لاج رکھتے ہوئے اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہے مگر اشنا کے انداز اسے صاف بتاتے تھے کہ وہ بھی اسی کی طرح محبت میں گرفتار ہو چکی ہے

وہ ہلکا سا مسکرایا

دو دن بعد ولیما تھا زرداد خان اور زوریز شاہ نے ایک ساتھ ولیما کرنے کا سوچا جس میں سب بڑوں نے حامی بھری کہاں اب الگ الگ فنکشن کا جھنجٹ پالتے انہیں ایک ساتھ ہی ولیما کا آئیڈیا بہت پسند آیا اور جھٹ پٹ تیاری سٹارٹ ہو چکی تھی

یہ سب چھوڑو۔۔۔۔دلہن بننے کی تیاری کرو میں مزید انتظار نہیں کر سکتا مجھے اپنی ڈول کو دلہن کے روپ میں دیکھنا ہے ۔۔۔۔والہانہ پن لئے وہ اشنا کے بلکل پاس آ کر کھڑا ہوا

دو دن بعد ہے فنکشن میں ابھی سے تیار ہو کر بیٹھ جاؤں دماغ کھسک گیا ہے آپکا کیا ہٹیں راستے سے مجھے بہت کام پڑے ہیں

۔۔۔زرداد خان کے ایک دم پاس آکر بولنے سے وہ ایک دم گڑبڑائی

توکیا ہوا دو دن ہی ہیں دو سال تو نہیں۔۔۔زرداد خان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پکڑ کر کان کے پیچھے کیا

آپ دور رہ کر بھی بات کر سکتے ہیں۔۔۔زرداد خان کو آنکھیں دکھاتی وہ بولی

نہیں ہر گز نہیں اب مزید دوریاں نہیں۔۔۔کہتے ساتھ وہ اشنا کے مزید قریب ہوا اور جھک کر ایک پیاری سی جسارت کر دی جبکہ اشنا کے اوسان خطا ہوئے

ہٹیں نا۔۔۔۔پھپو آجائیں گی۔۔۔۔۔ کسمسا کر پیچھے ہوئی

اشنا کے لال ہوتے گال دیکھ کر زرداد خان کھل کر مسکرایا اور آفس جانے کے لئے اپنا کوٹ پہنتا روم سے باہر جانے لگا ڈور تک پہنچ کر گھوم کر واپس مڑا۔۔۔۔اور اشنا کی طرف مسکرا کر دیکھا

ویسے پھپو تو براق لالہ کے ساتھ ہنی مون پر جاچکی ہیں ۔۔۔۔۔ کہہ کر آنکھ ماری اور نکلتا چلا گیا

جبکہ اشنا بری طرح سٹپٹائی صبح سب سے مل کر وہ کپل ہنی مون کے لئے نکل چکا تھا

وہ کافی دیر سے زرداد خان کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آئی بجتے فون سے اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا انجان نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑیں وہ بری طرح گھبرائی تھی نا چاہتے ہوئے بھی اسے کال اٹینڈ کرنی پڑی

ہیلو۔۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔جی کون۔۔۔۔؟ بے حد آہستہ آواز میں بولی جبکہ جانتی تھی کہ آگے کون ہو گا

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔جانتی تو اچھی طرح کون ہوں میں تیرا شوہر گھر سے باہر نکلا ہے ابھی ابھی۔۔۔۔بتا ماردوں۔۔۔۔۔؟ ہاہاہا فارس نے قہقہہ لگایا

نن ۔۔۔ نہیں تم ایسا کچھ نہیں کرو گے سمجھے تم تمہیں جتنے پیسے چاہئے میں تمہیں دوں گی ۔۔۔۔ اشنا نے روتے ہوئے کہا

ہاہاہا ۔۔۔ اب آئی ہو نا تم سیدھا لائن پر اتنے دن سے خوار کروا رہی تھی ہمیں پہلے ہی مان جاتی ۔۔۔ فارس نے خباثت سے بولا

تت ۔۔۔ تمہیں پیسے مل جائیں گے دوبارہ کال مت کرنا ۔۔۔ میرے شوہر سے دور رہو اسے کچھ نہیں ہونا چاہئے سمجھے تم گھٹیا انسان ۔۔۔ اشنا بری طرح روتے ہوئے چلائی

ہاں ہاں پتا ہے۔۔۔۔ کل وہاں پیسے لے کر پہنچ جانا ابھی میسج بھیجتا ہوں سمجھی۔۔۔ کوئی ہوشیاری نہیں چلے گی ورنہ تو جانتی ہے کیا ہو گا۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ آخر میں ایک بار قہقہہ لگاتے فارس نے کال کاٹی جبکہ اشنا بری طرح کانپ رہی تھی

کیا کروں کہاں سے لاؤں اتنے پیسے۔۔۔۔ یہ ساری پریشانیاں میری زندگی میں ہی کیوں ہیں ابھی تو میں نے اپنی نئی زندگی کی شروعات ہی نہیں کی اور پہلے موت سر پر منڈلا رہی تھی ۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی موبائل پر فارس کا میسج موصول ہوا تو وہ اسے پڑھنے لگی پیسے اور جگہ کا نام لکھا تھا عین اسی وقت زرداد خان کمرے میں داخل ہوا اشنا کی حالت دیکھ کر وہ

جلدی سے اس کی طرف بڑھا اشنا نے جلدی سے موبائل پیچھے کیا کہیں زرداد خان موبائل ہی نا دیکھ لے

کیا ہوا اشنا۔۔۔ کیا ہو گیا میری ڈول کو میں ابھی تو تمہیں ٹھیک ٹھاک چھوڑ کر گیا تھا کیا برا لگا تمہیں میرا اس طرح تمہیں پیار کرنا ۔۔۔ہاں۔۔۔ بولو۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ ایسے چپ مت رہو۔۔۔ کیا ہوا رو کیوں رہی ہو۔۔۔ تم جیسے کہو گی میں ویسے کروں گا ۔۔۔ تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں بلکل ہاتھ نہیں لگاؤں گا ۔۔۔ مگر رو تو مت پلیز میری ڈول۔۔۔۔ زرداد خان زمین پر ہی اشنا کے پاس بیٹھا بے پریشانی لئے بولا جبکہ اشنا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

زرداد خان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اشنا اس طرح رو رہی تھی وہ اسے سینے سے لگانا چاہتا تھا مگر اشنا کو برا نا لگ جائے شائد وہ اسی لئے رو رہی ہے وہ اپنی جگہ پریشان ہوا مگر اگلے ہی لمحے اسکے تڑپتے دل کو سکون ملا کیونکہ اشنا اس کے سنے سے سر ٹکائے آنسوں بہائے جا رہی تھی زرداد خان نے جلدی سے اسے اپنی باہوں میں سمیٹا

کیا ہوا۔۔۔بتاؤ نا۔۔۔ گر گئی ہو۔۔۔چوٹ۔۔ لگی ہے کہیں ۔۔۔ہم۔۔۔جانچتی نظروں سے اس کا جائزہ لیتا زرداد خان بولا

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ بس۔۔۔۔ گھر یاد آرہا تھا امی لوگ سب ۔۔۔ سوں سوں کرتے اشنا نے بتایا

اوہ۔۔۔ میری ڈول۔۔۔۔اتنی سی بات تھی بس۔۔ چلو لے چلتا ہوں تمہیں پہلے بتاتی اس میں اتنا رو کر خود کو ہلکان کرنے والی کیا بات تھی بھلا پہلے ہی اتنی نازک سی ہو صحت دیکھی ہے اپنی ۔۔۔۔ وہ اسکے نازک سے سراپے کو خود میں سموتا بولا جبکہ اشنا بس زرداد خان کے سینے سے سر ٹکائے خود کو نارمل کرنے کو کوشش میں تھی وہ بس زرداد خان کو سن رہی تھی جو اس کی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا اشنا اب آنکھیں بند کر کے بھی یقین کر سکتی تھی کہ زرداد خان اشنا سے بے پناہ محبت کرتا ہے

آپ۔۔۔ تو آفس کے لئے نکلے تھے۔۔۔؟ زرداد خان اس کے صاف کر رہا تھا تو اس نے پوچھا

ہاں میں۔۔۔۔ اپنی ایک ضروری فائل بھول گیا تھا براق لالہ جو دے کر گئے بس وہی لینے واپس آیا تھا۔۔۔۔ زرداد خان نے اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا

وہ۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ ابھی کہیں بس ولیمے پر مل لوں گی سب سے اس کے بعد گھر جاؤں گی۔۔۔۔ اشنا منمنائی

تو اتنا رونا کیوں ڈالا ہوا تھا۔۔۔ پاگل کہیں کی اس کے سر پر ہلکی سی چت لگاتا وہ نارمل سا بولا جبکہ وہ اندر سے بے حد پریشان تھا اشنا کے لئے

اچھا ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔۔۔۔ میں آپ کے لئے آج کچھ خاص بناؤں گی کھانے میں۔۔۔۔۔ اشنا نے اب ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

او کے۔۔۔۔ مائی ڈول۔۔۔۔ اس کے گال تھپتھپاتا آرام سے خود سے الگ کرتا وہ جانے کے لئے نکلا مگر آفس نہیں سیدھا زوریز شاہ کے پاس۔۔۔۔۔

وہ صرف اس بات کے لئے تو ہرگز نہیں رو رہی ہو گی کہ امی کی یاد یا گھر والوں کی یاد آرہی تھی اسے جبکہ وہ دن رات جب اس کا دل کرے گھر بات کرتی ہے واٹس ایپ پر بھی سب آپس میں کنیکٹڈ ہیں وجہ کوئی اور ہے جو وہ نہیں بتا رہی۔۔۔۔۔۔۔ زرداد خان نے پر سوچ انداز میں کہا

اس کے علاوہ کوئی ایسی بات جو مشکوک ہو۔۔۔۔ یا تمہیں وہ نارمل فیل نا ہوئی ہو۔۔۔؟ زوریز شاہ کی بھاری آواز گونجی

ہاں ابھی میرے یہاں آنے سے پہلے تو یہ ہوا جب میں واپس روم میں گیا تو اس نے مجھے دیکھتے ہوا اپنا موبائل سائیڈ پر کیا تھا۔۔۔ اسے لگا کہ وہ وہ یہ حرکت مجھ سے چھپا سکتی ہے مگر میری

نظروں نے سب سے پہلے ہی یہ بات نوٹ کی تھی

۔۔۔۔زرداد خان کچھ دیر کے لئے رکا

اوراس کے علاوہ۔۔۔دو تین بار ایسا ہوا ہے کہ وہ کافی پریشان

ہو جاتی تھی اچانک سے مگر وجہ کیا ہے مجھے یہ سب نہیں آرہی

۔۔۔۔زرداد خان نے اپنی پیشانی مسلی

ھمم۔۔۔ٹھیک ہے مجھے بات کچھ کچھ سمجھ آرہی ہے وقت سے

پہلے کچھ کہنا بہتر نہیں تم ایسا کرو۔۔۔زوریز شاہ اسے اپنا پلان

بتاتا گیا زرداد خان بہت غور سے زوریز شاہ کی بات سن رہا تھا اور

اب اسے اس بات پر عمل کرنا تھا

جبکہ دوسری طرف اشنازرداد خان کے جاتے ہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔آخروہ کرے تو کیا کرے فارس کی دھمکی سے وہ ڈر گئی تھی زرداد خان کی دوری وہ بلکل برداشت نہیں کر سکتی تھی جبکہ فارس نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی خوف سے وہ ادھر ادھر نگاہیں دوڑا رہی تھی اتنے سارے پیسوں کا انتظام وہ کیسے اور کہاں سے کرے گی آخر پہلے اس نے سوچا کہ اشفہ کو بتائے مگر وہ پریشان ہو جائے گی یہ سوچ کر اس نے ارادہ ملتوی کیا ۔۔۔۔

آخر کیا کروں میں۔۔۔اشانے اپنا سر تھاما

جب تک زرداد خان گھر سے باہر تھا اس کی جان پر بنی تھی وہ نظروں کے سامنے رہے یہی بہتر ہے اسی میں اس کے دل کو سکون تھا

نے چینی سے ادھر سے ادھر چکر کاتی آخر جب وہ تھکی تو بیڈ پر لیٹ کر زرداد خان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔انتظار کرتے کرتے اس کی آنکھ لگ گئی

زرداد خان جب آفس سے تھکا ہارا آیا تو سیدھا بی جان کے پاس گیا ۔۔۔۔۔

کہاں ہے آپ کی بہو نظر نہیں آرہی۔۔۔۔۔ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے زرداد خان نے پوچھا

سوگئی ہے۔۔۔۔ کھانا بھی نہیں کھایا کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی تھی بی جان نے مسکرا کر کہا تو زرداد خان کے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔ جبکہ بی جان نے زرداد کو مسکراتے دیکھ کر دل سے خوش رہنے کی دعا دی اور جانتیں تھیں اس کی خوشی صرف اور صرف اشنا ہے

وہ کمرے میں آیا تو بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹی اشنا نے اس کے بیڈ پر مکمل قبضہ کیا ہوا تھا وہ شوخ نگاہیں لئے اس تک پہنچا مگر وہ گہری نیند میں تھی کافی زیادہ رونے سے اس کی آنکھیں سوجھ گئیں

تھیں جبکہ سوتے میں وہ بے حد معصوم لگ رہی تھی اس سے پہلے کہ زرداد خان کا خود پر کنٹرول برداشت سے باہر ہوتا وہ اس دلکش وجود سے نگاہیں چراتا صوفے پر جا کر بیٹھا اور ساری اسی سوچ میں گزاری کے اس کی ڈول ڈسٹرب ہے تو آخر کیوں۔۔۔۔۔وہ سب جاننا چاہتا تھا زرداد خان نے بیڈ پر سکون سے سوتی اشنا کو دیکھا جو اسے بے سکونی میں ڈال چکی تھی ساری رات نیند زرداد خان سے روٹھ چکی تھی وہ مسلسل سوچوں میں تھا دور کہیں سے فجر کی اذان سنائی دی تو وہ وضو کے لئے اٹھا۔۔۔ نماز پڑھ کر واپس صوفے پر براجمان ہوا اب جا کر نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی اور وہ آہستہ آہستہ گہری نیند میں چلا گیا

صبح کافی دیر بعد اشنا کی آنکھ کھلی تو دیکھا زرداد خان اس کی جگہ پر لیٹا گہری نیند میں تھا وہ جلدی سے بیڈ سے اتری اور زرداد خان کا کندھا ہلایا مگر ٹس سے مس نہیں ہوا شائد بہت گہری نیند میں ہے ۔۔۔ سوچ کر وہ بیڈ سے کمبل اٹھا کر اس پر پھیلانے لگی اس کام سے فارغ ہوتے ہی اشنا نے واشروم کا رخ کیا اس کے فون کی میسج ٹون بجی اشنا کی بدلتی رنگت اور ساتھ ہی جسم پر کپکپی طاری ہوئی

گھبراہٹ سے بنا میسج پڑھے وہ باہر نکلی تو بی جان سے اس کا سامنا ہوا۔۔۔

اٹھ گئی میری بیٹی۔۔۔۔یہاں آؤ۔۔۔بی جان کے پاس بلانے پر وہ ان کے پاس گئی تو انہوں نے اس کے ماتھے پر پیار کیا

کیا ہوا ہے پریشان لگ رہی ہو اتنی صبح صبح سب ٹھیک کہیں زرداد نے تو نہیں ڈانٹا۔۔۔؟بی جان کی زیرک نگاہوں سے اشنا کی گھبراہٹ نا چھپی

نہیں نہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں اشنا نے جلدی سے کہا

تو پھر کیسا ہے بیٹی۔۔۔؟کل ولیما ہے اتنا بڑا فنکشن ہے گھر کا اور تمہارے چہرے پر ذرا سی بھی خوشی نہیں ہے نا ہی کوئی خاص طور یاری دیکھی میں نے۔۔۔بی جان نے اشنا کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا اور سوال کیا

نہیں بی جان ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔بہت خوش ہوں میں
۔۔۔ساری تیاری تو مکمل ہی ہے بس پارلر جاکر تیار ہی ہونا ہے یہ
تو پھر کل کی بات ہے نا۔۔۔اشانے اپنی طرف سے انہیں
مطمئین کیااور ابھی آئی کہہ کر جلدی سے اٹھی

کمرے میں آئی تو موبائل بج بج کر خاموش ہوچکا تھااور زرداد
خان بھی شائد واشروم گیاہے تھااشانے جلدی سے اپناموبائل
اٹھایاتوایک بار پھر سے بیل بجی اشابدلتی رنگت کے ساتھ کال
اٹینڈ کی مگر آگے کی بات سن کر وہ گم سی کھڑی تھی اسی دوران
زرداد خان واشروم سے باہر نکلااور اشاہوش میں آئی اور جلدی
سے کال بند کی مگر تب تک زرداد خان اس کے سر پر پہنچ چکا تھا

کیا چھپا رہی ہو کس کی کال تھی۔۔۔دکھاؤ مجھے۔۔۔ماتھے پر تیوری لئے زرداد خان نے ہاتھ آگے بڑھا کر پکڑنا چاہا مگر اشنا نے پھرتی سے اپنا موبائل والا ہاتھ پیچھے کیا اشنا کے ہوش اڑ چکے تھے مگر ساتھ ہی زرداد خان کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا

نن۔۔۔نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔اشنا نے نفی میں سر ہلایا

کیا نہیں نہیں لگا رکھی ہے تم نے۔۔۔سیدی طرح بتاؤ کیا بات ہے میں بچہ نہیں ہوں جو سمجھ نہیں پاؤں گا کے تمہیں کوئی پریشانی ہے اور تم سب ٹھیک ہے کا نعرہ لگاؤ گی تو میں بہل جاؤں گا

۔۔۔زرداد خان دھاڑا زرداد خان کے اس طرح کرنے سے وہ گنگ ہوئی

بتاتی ہو یا میں جاؤں تمہارے گھر اور بتاؤں انہیں سب کہ تم اپنے شوہر سے کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔۔زرداد خان چلایا

نہیں۔۔۔۔آپ کہیں نہیں جائیں گے پلیز۔۔۔۔۔آپ گھر سے باہر قدم نہیں رکھیں گے۔۔۔کہتے ساتھ اشنا زرداد خان سے لپٹی

زرداد خان کے تاثرات میں تبدیلی آئی مگر اس نے ہمت نا ہاری

کیوں آخر ایسا کیا ہے۔۔۔۔۔وہ برہم ہوا

آپ کو جتنا غصہ کرنا ہے کر لینا مگر باہر مت جانا وہ آپ کو مار دے گا۔۔۔اشنا زرداد خان سے لپٹی رونے لگی جبکہ اشنا کی بات سن کر زرداد خان کے غصے میں مزید اضافہ ہوا

بس۔۔۔۔۔بہت ہوا۔۔۔زرداد خان نے اشنا کو خود سے الگ کر کے اسکے دونوں بازو اپنی آہنی گرفت میں جکڑے

بتاؤ کون مارے گا مجھے۔۔۔اشنا۔۔۔بتاؤ یہ میں آخری بار تم سے پوچھ رہا ہوں اس کے بعد میں حماد شاہ کو بلاؤں گا اگر تم کچھ نا بولی زرداد خان پھٹ پڑا

مم۔۔۔میں بتاتی ہوں۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ آپ کا دوست فارس اس کے پاس میری ویڈیو ہے وہ کہتا ہے پیسے پیسے لے کر آؤ ورنہ وہ وڈیو نیٹ پر لگا دے گا اور آپ کو بھی مار دے گا۔۔۔۔۔میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر مگر میرے پاس بہت زیادہ پیسے نہیں ہیں۔۔۔۔۔روانی میں کہتی اشنا نے زرداد خان کو دیکھا جو بے یقینی سے اشنا کو دیکھ رہا تھا اشنا پر زرداد خان کی گرفت ڈھیلی پڑی

کیسی ویڈیو۔۔۔۔۔زرداد خان نے یہ الفاظ نجانے کیسے ادا کئے تھے

جب۔۔۔۔وہ سب ہوا مجھے اغوا کیا گیا تھا آپ کے آنے سے پہلے آپ کے دوست میرا دوپٹہ کھینچ رہے تھے مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کر رہے تھے میں اپنے آپ کو بچا رہی تھی اوپر نیچے بھاگ رہی تھی اس وقت وہاں کیمرے بھی لگے ہوئے تھے یہ بات آپ کے دوست نٹ مجھے کال کر کے بولی اور مجھے بلیک میل کیا وہ کہتا ہے وہ اسے رقم نہیں ملی تو وہ ویڈیو نیٹ پر جائے گی اور آپ کو جان سے مار دے گا۔۔۔۔آپ پلیز مت جائیں کہیں بھی

خوف سے اشنا کا چہرہ زرد ہو چکا تھا جبکہ زرداد خان کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ فارس اتنا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔زرداد خان نے لب بھینچے اور اشنا کو سینے سے لگایا اب صرف اشنا نہیں ساتھ وہ خود بھی رو رہا تھا اس کی وجہ سے یہ معصوم سی لڑکی اتنی ازیت میں تھی صرف اور صرف اس کے انتقام کے بھینٹ

چڑھی تھی اسی کی محبت اتنا سب کچھ وہ اس کے لئے برداشت کر رہی تھی اور اس سے دور بھی ہونا نہیں چاہتی تھی زرداد خان ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا

تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ تمہیں پہلے ہی مجھے بتانا چاہیے تھا اور تمہیں لگتا ہے کہ زرداد خان اس سب کا مقابلہ نہیں کر پاتا تم نے زرداد خان کو اتنا کمزور سمجھ لیا۔۔۔۔؟
اب وہ اس سے سوال کر رہا تھا

نہیں۔۔۔ مجھے بس آپ کو نہیں کھونا اور میں کچھ نہیں جانتی بھیگے لہجے میں کہتی وہ سیدھا زرداد خان کے دل میں اتری تھی اسے وہ وقت یاد آیا جب یونیورسٹی میں کھڑے ہو کر اس نے حماد شاہ کو

دیکھتے سوچا تھا کہ اشنا خود زرداد خان کی بنے گی اپنی مرضی سے اور
آج وہ وقت پورا ہوا زرداد خان کی کہی خود سے وہ بات پوری ہوئی

تم بس دیکھتی جاؤ اس فارس کا کیا انجام ہو گا مگر تمہیں مجھ پر
بھروسہ کرنا چاہئے تھا مجھے پہلے ہی سب بتانا چاہیے تھا اس کے
کان پر جھکا ساتھ ہی اپنا موبائل نکالے جلدی جلدی زوریز شاہ کو
چند میسج کئے اور پر سکون ہوا اشنا سے غصے سے بات کر کے بات
اگلوانے کا آئیڈیا زوریز شاہ کا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا اشنا غصہ
برداشت نہیں کر پاتی اور زرداد خان نے ویسا ہی کیا اب ساری
بات اس کے سامنے کھل کر آ چکی تھی

زوریز شاہ ایک سیکرٹ ایجنٹ آفیسر تھا اور کچھ دیر بعد ہی فارس زوریز شاہ کے شکنجے میں اپنی آزادی کے لیے تڑپ رہا تھا جو کہ اب ناممکن تھی فارس سے وہ ویڈیو حاصل کر کے ڈیلیٹ کر دی گئی تھی

اشنا کو خود سے لگائے وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا جس سے اشنا کو نیند آنے لگی اشنا بند ہوتی آنکھیں دیکھ کر زرداد خان اس پر جھکا

اوں ہوں۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔ اب اپنی نیندوں کو ٹاٹا بائے بائے کہہ دو اب بہت ہو چکا۔۔۔ کہتے ساتھ زرداد خان نے اشنا کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا زرداد خان کی بے انتہا شدتیں

اشنا کے بس سے باہر . ہو رہیں تھیں مگر آج زرداد خان کچھ کہنے سننے کے موڈ میں نہیں تھا جیسے جیسے اس کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا اشنا بھی اتنا ہی شرمائے جا رہی تھی اور اشنا کا شرمانا مزید زرداد خان کو اٹریکٹ کر رہا تھا اب وہ چاہتا بھی تو خود کو کنٹرول نہیں کر سکتا تھا اشنا کی بے قابو ہوتی سانسوں میں اپنی سانسیں شامل کرتا اشنا میں کھو چکا تھا

اشنا کے گرد زرداد خان کے بازوؤں کا گھیرا مزید تنگ ہوا تو اشنا نے بھی بنا کسی مزاحمت کے خود کو زرداد خان کے حوالے کیا

آج ولیما کا دن تھا سب ہی وقت پر شادی حال میں موجود تھے اور اب صرف دونوں کپلز کا انتظار باقی تھا

اور تھوڑی ہی دیر بعد یہ انتظار تمام ہوا اشفہ اور اشناد دونوں ہی وائٹ اور گولڈن امتزاج کی گھیر دار فراک پہنے دلہن بنیں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہیں تھیں دونوں پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا اور ساتھ ہی ان کے دلہے ان کے ساتھ کی گئ میچنگ ڈریس میں میں موجود ان کا ہاتھ تھامے آہستہ آہستہ سٹیج کی جانب بڑھ رہے تھے جبکہ براق خان صرف اور صرف میرم پر نظر رکھے ہوئے تھا جو اس کی سنگت میں بے انتہا خوش اور مزید نکھرتی جا رہی تھی جبکہ زرناب اور میرال ایک طرف بیٹھی اپنی

باتوں میں مصروف تھیں ان کی آپس میں اچھی دوستی ہو چکی تھی
باقی رہ گئے بڑے وہ سب بھی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے
ہر طرف خوشی کا سماں تھا زرداد خان نے اشنا پر اور زوریز شاہ نے
اشفہ پر ایسے نگاہیں رکھیں ہوئی تھیں کہ دونوں بے حد بلش کر
رہیں تھیں زوار شاہ ان سب فوٹو گرافر بنا ہوا تھا جبکہ ہارون شاہ
گتھنے بیٹے کو اٹھائے اسے چپ کرانے میں اپنے چھوٹے سے گل
لگا ہوا تو گلا پھاڑے رونے میں مصروف تھا اور حیا بھی ہارون کا
ساتھ دے رہی تھی اسے چپ کرانے میں۔۔۔۔۔ فنکشن کا
اختتام ہوا تو سب اپنے اپنے گھروں کو نکلے۔۔۔۔ زرداد خان تو
کب سے ویٹ کر رہا تھا کہ کب اسے اشنا اکیلی ملے مگر اس کا باقی
گھر والوں سے ملنا ملانا ہی ختم نہیں ہو رہا تھا وہ اچھا خاصا جھلا گیا

تک ایک بار گھر تو چلو تمہیں میں قید کروں گا اپنی باہوں میں ۔۔۔زرداد خان نے جھک کر اشنا کے کان میں اپنے دل کا حال سنایا تو بلش کرتے ادھر ادھر دیکھنے لگی زرداد خان بھی مسکرایا بی جان نے دونوں کو خوش دیکھ کر دل سکون اترتا محسوس کیا جبکہ دور کھڑی کشف براق خان کے آئے دوست کی نگاہوں کے حصار میں بری طرح گھبرا رہی تھی اسفند خان نے بیٹے کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیے تھے اور سب سے معافی مانگ کر ان کی خوشیوں میں شریک تھا حماد شاہ نے دل سے سب کے خوش رہنے کی دعا کی۔

دو دن بعد

زوار شاہ، ہارون شاہ، میرال اور حیا کے ساتھ مل کر اشفہ نے بھی خوب دھمال چوکڑی مچا رکھی تھی سب مل کر کرکٹ کھل رہے تھے جبکہ زوریز شاہ اندر بیٹھا اپنے ماتھے کو مسلتا تپ رہا تھا وہ کب سے اشفہ کا انتظار کر رہا تھا دو گھنٹے سے زیادہ ہونے کو تھے وہ کمرے میں نہیں آئی تھی بس کھیلنے میں مصروف تھی اب زوریز شاہ کا پارہ ہائی ہوا اور وہ تن فن کرتا اس کے سر پر پہنچا

تمہیں میں نے کب سے کہا تھا میرے کپڑے پریس کر دو مگر تمہیں اچھل کود سے فرست ملے تو تمہیں کچھ یاد آئے

۔۔۔زوریز شاہ نے دانت پیس کر کہا اور بغیر اشفہ کی سنے بنا کسی کی پرواہ کیے اشفہ کو کندھے پر اٹھایا اور چلتا بنا جبکہ ہارون شاہ اور

زوار شاہ کی ہوٹنگ اچھے سے اس کی کانوں کو ٹکرائی تھی اشفہ نے منہ بنایا

ایک تو میرا یہ کھڑوس کبھی نہیں سدھرے گا نہیں بدلنے والا یہ چنگیز خان اپنی سوچوں میں تھی وہ کہ زوریز شاہ نے لا کر اسے بیڈ پر لٹایا اور بنا اشفہ کی سنے اس پر جھک چکا تھا

ہلاکو خان کہیں کے۔۔۔اشفہ کی سرگوشی زوریز شاہ کے کانوں میں پڑی تو وہ بھی دھیرے سے مسکرایا

اشفہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی زوریز شاہ اتنا رومینٹک ہو گا ہر وقت غصہ ناک پر دھرے وہ جس زوریز شاہ کو جانتی تھی اصل

میں وہ بے حد رومینٹک اور کم گو تھا بہر حال وہ توزوریز شاہ کے ہر انداز پر مر مٹی تھی جبکہ اشفہ توزوریز شاہ کی بچپن کی محبت تھی اور وہ اس بات کا اظہار بہت بار کر چکا تھا زوریز شاہ دیوانہ وار اس کی آنکھوں کو چومتا بے حد پر سکون ہوا کیوں کہ شور شرابے کی اصلی جڑ اب اس کی باہوں میں قید تھی جو اس کے شدتوں پر بے حد گھبراتی شرماتی اسے اپنا دیوانہ کیے رکھتی

ختم شد